

الضلالة المضلة الفقرة لما مریت کشف من الناس فی هذا الزمان جعلوا بعض القبور
 حواریهم وکرموا علی سائرهم حسب من الناس انهم یقولون کونوا کونوا
 کلا وکان یصلون عندها ویدبحون القریان ویصلونهم افعال واقوال لا یتق باهل
 سمانا ای کرموا علی سائرهم اور قریباں دیکھ کر کہیں اور دوسری وہ افعال اور اقوال پیدا ہوئی ہیں جو اہل ہادیوں کو
 الایمان فامروہ ان ایتین ما ورنہ به الشرع فی هذا الشان حتی یتیر الحق من الباطل عند
 سلاوہ جس اہل حق سے پیدا ہو کر جو اس میں سے حکم سرے ہی کہ وہ خیال کر دے تاکہ حق باطل سے جدا ہو جائے
 من لیرید تصحیح الایمان والخلاص من کید الشیطان والنجاة من عذاب النیران والدخول
 اوسکر کرادوہ دینی ایمان کا اور اس کے کفر سے رستگار ہونا اور اگر کسی کو عذاب سے بچنا ہو
 فی دار الجنان واللہ المہادی وعلیہ التکوان ولہ ابال ما فیہ من التکرار لما وقع فی
 جانی کا ہر اور اللہ رست دیکھ کر یوں لای اور دیکھ کر ہر دوسرا اور کفر
 نصیحة الابراہ وانبہ ما فیہ من الاحوال الذی یسمیہ الناس الخیر والشر والطبرة والقال
 رستگاروں کی نصیحت میں ہر بات کا اور اس حالات سے بیکار ہونا تو کہ ہر اور شر اور نیک اور افعال کے بارے میں
 وسمیتہ مجالس الابرار وصالک باخیار ومخائف البدع ومقاہم الاشرار ومرتبتہ
 اور اس کا نام میں مجالس الابرار وصالک باخیار و مخائف البدع ومقاہم الاشرار اور
 علی مائتہ مجلس المجلس الاول فی غنیل من بدکر بہ ومن لم یدکر بہ بالحق والمیت وفی بیان
 سو مجلسوں پر مرتبہ کیا پہلی مجلس امثال بیان کر کے میں اس شخص کو یاد کرتا ہوں کہ اس میں بدکرنا اور بدکرنا سے بچنا اور دوسری کی یاد
 معرفة ذکر اللہ تعالی المجلس الثاني فی بیان فضیلة الذکر من کل احوال البر وبنیان اقسامہ
 معرفت ذکر خدا تعالیٰ کی دوسری مجلس میں اس فضیلت کے ذکر کے احوال حسہ اور اور اس کا اقسام کے بیان میں
 المجلس الثالث فی بیان فضیلة الایمان ومن امن المجلس الرابع فی لزوم محبة النبو صلی
 تیسری مجلس میں اس فضیلت کے بیان کے اور ان میں کی چوتھی مجلس
 اللہ علیہ وسلم من زیادۃ من ولادہ والناس اجمعین المجلس الخامس فی لزوم الایمان
 اللہ علیہ وسلم کی زیادہ ایمان کا باب اور فہم اور اس کو کوسا
 بما جاءہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا یجز المخالفة فیہ المجلس السادس فی بیان من
 سامع ہو کہ کدہ اور کوسری صلی اللہ علیہ وسلم اور میں جائز کی مخالفت اور میں
 مرضی باللہ ربنا وبالا سلام دینا ونحور صلی اللہ علیہ وسلم نبیا ذاق طعم الایمان المجلس
 کو صلی ہوا اس کی سب سے پہلی اور اسلام کی دوسری پہلی اور
 السابع فی بیان عزم من بہ وبنیان لزوم الایمان یہ اجلا علی الاحقر وفضیلا عند البعض
 سب سے اول جزو کہ کہ بیان کیا جاوے اور اس کے سب سے اول میں بیان کر کے میں اس کے سب سے اول
 المجلس الثامن فی بیان من یدخل الجنة ومن لا یدخلها من الطیغ المسلم علیہ السلام والمخالفة
 مجلس آٹھویں میں بیان کر کے میں اس کے سب سے اول
 المجلس التاسع فی لزوم الاتباع للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فبا جاء بہ وفیہ تحقیق المجلس العاشر
 میں مجلس میں بیان کر کے میں اس کے سب سے اول

کرموا علی سائرهم

اور کفر

اور کفر

اور کفر

اور کفر

اور کفر

اور کفر

اور کفر

اور کفر

اور کفر

اور کفر

میں نے اپنے بڑے بھائی کو

مے
صلوہ عاریہ
رجح کی پہل
نامہ کی شہ
میں بعضی پرستی
ہیں جماعت کی
وہ بدعت ہی
۲۴
عسہ خواہ
غل ہر خواہ
فرض ہو نامہ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

فی بیان فضیلة تأخیر السجود ولتجلیل الاطعام و غیرة المجلس الثالثون فی بیان غائبة من
 سج بیان فضیلة تأخیر سجراتی اور جلوس کر ل اطعام کی اور غیر اویکی مجلس تیسویں سج بیان غائبة من
 فطر یومامن رمضان فیما یجب فیہ الکفارة للمجلس الحادى والثلاثون فی بیان سببه
 کہ فطر کر کے یا نہ رمضان میں اور حال میں کہ واجب سوا میں لغایہ سفہ مجلس کوسویں سج بیان غائبة من
 الاعتکاف وطلب لیلۃ القدر فیہ وفضیلۃ المجلس الثانی والثلاثون فی بیان صدق
 اعتکاف کی اور طلب کر کے سب قدر کی اوس میں اور فضیلت اویکی مجلس بیسویں سج بیان صدق
 الفطر و احکام العیدین و بیان البدع فیہ للمجلس الثالث والثلاثون فی بیان فضیلة
 فطر کی اور احکام عیدین کی اور بیان بدعتوں کی عیدین مجلس تیسویں سج بیان فضیلت
 صوم شوال و عدم جواز التشاءم به للمجلس الرابع والثلاثون فی بیان فضیلة
 روزوں شوال کی اور بدعت شوال کی و غیرہ میں بی مجلس چوتھویں سج بیان فضیلت
 ایام العشر الاول من ذی الحجة للمجلس الخامس والثلاثون فی بیان فضیلة هرقة
 اول دہر ہرقہ عبد کی مجلس بیسویں سج بیان فضیلت ہرقہ
 دم القربان فی ایام الخروجه وکیفۃ ذبحہ للمجلس السادس والثلاثون فی بیان
 چرن قربانی کی ایام قربانی میں اور بیان اقسام قربانی کی اور کیفیت ذبح کی مجلس چھتویں سج بیان
 فضیلة شهر الله المحرم و صوم یوم عاشوراء للمجلس السابع والثلاثون فی بیان فضیلة
 فضیلت مہینہ شہاد کی کہ حرم میں اور بیان روز کا روز عاشوراء کی مجلس سبتریں سج بیان فضیلت
 یوم عاشوراء و بیان ما یفعل فیہ من البدع المکروهة للمجلس الثامن والثلاثون فی بیان
 روز عاشوراء کی اور بیان ان بدعات مکروہہ کا جو آدمین کجاتی ہیں مجلس اسیسویں سج بیان فضیلت
 فی بیان عدم سرایۃ المرض و عدم جواز الطیرة و عدم وجوب الغزل للمجلس التاسع والثلاثون فی بیان
 سج بیان نہ گد جانی بیمار کی کسی کسکو اور نہ جائز ہونی شگون بد کی اور نہ ہونی جزون کی مجلس اسیسویں سج بیان فضیلت
 فی ذم الطیرة و الفاعل المذموم و اقسامہا و مدح فال السنون و انزاعہ للمجلس الاربعون فی بیان
 شگون اور فال بد کی بیان میں اور اویکی اقسام میں اور فال سنون کی سج اور اویکی اقسام میں جالیسویں مجلس
 فی بیان استحسان التاتی فی عمل الدنیادون عمل الاخرة للمجلس الحادى والاربعون فی بیان
 بدین میں خرفا بدعت کر کے کی و بنا کی کہ بدین میں سواء عمل آخرت کی کہ اسیسویں مجلس
 بیان سبب نزول البلیات و سبب دفعہا من التوبة و الدعوت للمجلس الثانی والاربعون فی بیان
 بیان میں سبب ہاؤن کی اور تاتی کا اور بیان میں سبب اویکی دفع کی جو توبہ اور دعویٰ جالیسویں مجلس
 فی بیان دفع الدعاء بالبلاء حین نزول البلاء و بعد النزول للمجلس الثالث والاربعون فی بیان
 اس بیان میں کہ دعا رکھ دیتی ہی جاگو اور تاتی وقت اور بعد اورتی کی تفت سوتیں مجلس
 فی بیان مسنونۃ الصلوة عند ظهور الایة المخوفة و الاشتغال بالامور للدافعة للمجلس
 اس بیان میں کہ سنون ہی نماز جب کوئی امر خوفناک ظاہر ہو اور مسنون ہو یا ایسی امین جزو رک دی
 الرابع والاربعون فی بیان صلوۃ الکسوف والخسوف و ظهور الامور المخوفة للمجلس الخامس
 چوتھویں مجلس بیان میں نماز سورہ کہن اور جلتی میں کی اور ظہور امور خوفناک کی

مجلس تیسویں سج بیان غائبة من
 مجلس بیسویں سج بیان صدق
 مجلس چوتھویں سج بیان فضیلت
 مجلس سبتریں سج بیان فضیلت
 مجلس اسیسویں سج بیان فضیلت
 مجلس اسیسویں سج بیان فضیلت
 مجلس اسیسویں سج بیان فضیلت

مجلس چھتویں سج بیان فضیلت
 مجلس سبتریں سج بیان فضیلت
 مجلس اسیسویں سج بیان فضیلت
 مجلس اسیسویں سج بیان فضیلت
 مجلس اسیسویں سج بیان فضیلت
 مجلس اسیسویں سج بیان فضیلت
 مجلس اسیسویں سج بیان فضیلت

وفضيلة الاستزجاع عندها المجلس الثاني والستون في بيان تحقيق قول عليه السلام
أرضيت الله ما لا يحبون بطريقين في أدبوت ^{بمستوفين مجلس} بيان من تحقيق اس حديث كى

أغتنم خمسا قبل خمس الحديث وما يفرع عليه المجلس الثالث والستون في بيان محاسبة
غنيمة ما نزل من كمال ^{بمستوفين مجلس} بيان من حساب

العبد يوم القيمة والمناقشة في الحساب المجلس الرابع والستون في بيان محاسبة تعليم
بند كى قيامت كى ^{بمستوفين مجلس} بيان من حساب بند كى

نفسه قبل ان يحاسب ويناقش في هذا المجلس الخامس والستون في بيان حلالمة
ابن ذات سى ^{بمستوفين مجلس} بيان رجعت له في امر كى

على التوبة ووجوبها على الفور وتحقيقها بالمعاني الثلاثة المجلس السادس والستون
توبه ^{بمستوفين مجلس} بيان من حساب

في بيان قول عليه الصلاة والسلام ان الله يقبل توبة العبد ما لم يفرغ المجلس السابع
بيان ^{بمستوفين مجلس} بيان من حساب

الستون في بيان حال الكيس وحال الاحمق المجلس الثامن والستون في بيان فضيلة
بيان حال ^{بمستوفين مجلس} بيان من حساب

التقوى وحسن الخلق وحقيقتها المجلس التاسع والستون في بيان لزوم طلب
تقوى ^{بمستوفين مجلس} بيان من حساب

كسب الحلال وأنه الحبيب من المكاسب وأقيم منها المجلس السبعون
حلال ^{بمستوفين مجلس} بيان من حساب

في بيان حرمة الاحتكار وسائر ما يتعلق به من الاحكام الشرعية
بين ^{بمستوفين مجلس} بيان من حساب

المجلس الحادى والسبعون في بيان اى تاجر يحشر يوم
المستوفين مجلس ^{بمستوفين مجلس} بيان من حساب

القيمة فاجدا وأنه صادق المجلس الثاني والسبعون
قيمة كونا ^{بمستوفين مجلس} بيان من حساب

في تحريض التاجر على ملازمة الصدق والامانة في جميع اقواله
امارة كرى ^{بمستوفين مجلس} بيان من حساب

واقعاه المجلس الثالث والسبعون في بيان حقيقة الربو
وافعال ^{بمستوفين مجلس} بيان من حساب

واحكام غوائله المجلس الرابع والسبعون في بيان حقيقة السلم واحكامه
دراوسكى نقصان كى ^{بمستوفين مجلس} بيان من حساب

غيره من انواع العقود المجلس الخامس والسبعون في بيان سوال الحرام والوعيد
دروا اسكى انواع عقود ^{بمستوفين مجلس} بيان من حساب

فيه وفي اى موضع يجوز المجلس السادس والسبعون في بيان حقوق المسلم اليك
اور كس مقام پر جائز ہے مجلس چتر دین

على الملوك وغيره من الاحكام المجلس السابع والسبعون في بيان حرمة اللواطه
والكذب اور سوا اسكى جوا احكام ہیں مجلس ستر دین

وعقوبتها وغيرها المجلس الثامن والسبعون في بيان حرمة الخمر وبين عقوبتها
اور اسكى عذاب كى اور سوا اسكى مجلس اچتر دین

وسائر المنكرات المجلس التاسع والسبعون في بيان حرمة القتل ووجوب التمسيم
اور حرمه عموما كى بيان ہیں مجلس اسی

بين الغائبين المجلس العاشر في بيان ظهور الفتن وما ياتى الف الشرح وكيف يعمل حينئذ
فتنوں كى طوبى كى بيان ہیں اور جو وقت شریع ہى اور كس طرح كيا جاوے اور اس

المجلس الحادى والثمانون في بيان احكام القضاء واخذة بالرشوة وحكمه
مجلس اسی

بشهادة الزور المجلس الثانى والثمانون في بيان من يجوز له الودع للناس ومن لا يجوز
چھوٹا گواہ ہونى مجلس بیاسى

والتفرع عليه المجلس الثالث والثمانون في بيان ان الله تعالى بيعت هذه الاممة
اور اسكى تعريضات مجلس ترمسى

على راس كل سنة من يحدد الدين المجلس الرابع والثمانون
پر سو برس كى شروع پر اور اس كى حد كى تازہ كرى دین مجلس چتر دین

في بيان كيفية السلام وافضلية من بدأ به المجلس الخامس والثمانون
بيان بین كیفیت سلام كى اور پہلى پہلى سلام كرنى كى مجلس چتر دین

في بيان هجاء اخيه المسلم فوق ثلثة ايام المجلس السادس والثمانون
بيان بین ترك كرنى كسى مسلمان بھائی كى تین روزہ كى زيادہ مجلس چتر دین

في بيان التحذير من سوء الظن وهى التجسس المجلس السابع والثمانون
ذرائع كى بيان ہیں اور اس كى حلال كى نكاح مجلس ستر دین

في بيان النهي عن المصاحبة والمواكلة مع الفاسق المجلس الثامن والثمانون
اس بيان بین كرموع ہى مصاحبت اور كھانا فاسق كى ساتھ مجلس اسی

في بيان افضل الاعمال المحب في الله والبغض في الله
اس بيان بین كرموع ہى اعمال محبت خدا كى راہ میں اور بغض خدا كى راہ میں مجلس اسی

المجلس التاسع والثمانون في بيان لزوم متابعة
اس بيان میں كرموع ہى متابعت مجلس اسی

الرسول عليه السلام في الاصر والنهي ولا يجوز المخالفة المجلس التسعون
رسول صلوات اللہ علیہ كى امر ونہى میں اور نہی جاز ہى مخالفت مجلس ترمسى

چتر دین
ستر دین
اچتر دین
بیاسى
ترمسى

في بيان يسبق رحمة الله وغلظته اعل غضبه واهيته **المجلس الحادي والتسعون** في بيان رحمت التي كانت اودعها في كل من غضب
 ان الشيطان يجري من الانسان مجرى الدم **المجلس الثاني والتسعون** في بيان عدم المزاخ
 كسيفطان يهزاي انسان بين سماي حرك كل مجلس باورين اس بيان من كدوسه كا مواخذه

بالوسوسة فلو نعمل بها او نتكلم **المجلس الثالث والتسعون** في بيان ان للشيطان له
 نعيم جنتك اكسير على عري يا مونسك على مجلس عزائين اس بيان من كسيفطان كوقرب هوتاي

بابن آدم والملائكة له **المجلس الرابع والتسعون** في بيان ظهرك لاسلام غريبا وسبع
 بي آدم ك ساهد اور شدة كوقرب هوتاي مجلس چترانين اس سان من ك اسلام سيد هوتا عريب اور بهر هوجا

غريبا كما ظهر **المجلس الخامس والتسعون** في بيان نعمة الصحة والفرغ وبيان مغيبه
 غريب جيسا ظاهر هوتا مجلس پکاوتين بيان من نعمت سردستی اور فراغت ك اورض من هوتا

صاحبها **المجلس السادس والتسعون** في بيان نهي من اكل ما فيه رائحة كرهه من دخول المسجد
 صحيح وناظر ك مجلس چيانين اس بيان من كرجو شخص كهادي اليسى جرج من دلو هودي قوسجد من زجادی

المجلس السابع والتسعون في بيان لزوم ترك ما لا يعنيه من القول والفعل **المجلس الثامن**
 مجلس ستانين اس بيان من ك لاندی ترك بيفانده قول اور فعل كا مجلس پچانين

والتسعون في بيان الرخصة في حق النساء حال المعاشرة بهن **المجلس التاسع والتسعون**
 پنج بيان وصيت ك عورتان ك حق من اورا ك ساهت كذا ك حالت مجلس پچانين

في بيان تحقيق قوله عليه السلام استوصوا بالنساء خيرا الى اخره **المجلس المائة** في بيان لزوم
 حضرت صلى الله عليه وسلم ك قول ك تحقيق من ك استوصوا الخ مجلس سونين اس بيان من ك لاند

رعاية حق الزوج على زوجته وبيان الوعيد عند عدمها **المجلس الاول** في بيان تمثيل من
 حق شناسی اپنی خاوندگی بلای کو اور بیان سزا کا جبکہ یہ یہودی پہلی مجلس پنج مثال بیان کرتی اور شخص

بينكم ربه ومن لم يدركه بالحى والميت وفي بيان معرفة ذكر الله تعالى قال
 كراچی ہبی یا كرتا ہی اور جواد كی یاد نہیں كرتا ساهت رندہ اور مردہ ك اور بیان من ك لاند ك

الله صلى الله عليه وسلم مثل الذي يدكره والذي لا يدكره كمثل الحى والميت هذا الحديث
 خدا صلى الله عليه وسلم ك حال اور شخص كا كی یاد كرتا ہی اورا ك شخص كا جوابی صك ك یاد نہیں كرتا جیسى رندہ اور مردہ یہ حدیث

من صحاح المصابير راه ابو موسى الاشعري فانه عليه السلام جعل فيه الذكر مثل الحى مع
 مصابيح ك صحاح من ہی ابو موسى اشعري ك روایت سی سون شير صلى الله عليه وسلم اسمين یا كرتا ہی كو مانند رندہ ك پڑایا باج

كونه حيا لان المراد بالحى من له حيرة حقيقة ابدية وهى انما تحصل بذكر الله تعالى لان
 وه رندہ ہی پڑایا ہی ك رندہ ہی مراد ہی چكو حقیقی اور دائمی زندگی حاصل ہی اور ایسی زندگی بجز یاد الهی ك حاصل نہیں ہوتی كیونکہ

الذكر يحيى قلوبنا كرين ويوجب لهم الاستعداد لمعرفة رب العالمين والوصول الى الحق الا
 كذا كرين كا دلون ك رندہ كرتا ہی اور بالقول اور كی ك سامان رب العالمين ك معرفت ك تیار كرتا ہی اور بشت ك حیات الہی ك حق بنا دیتا

في ذم النعيم ومن كان خاليا عن الذكر فهو عيالة الميت لكونه خاليا عما يحيى قلبه وعما يجب
 اور جو شخص یاد الهی نہیں كرتا - وه مردہ ك مانند ہی كیونکہ اورا ك بات سی خالی ہی جس سی دل رندہ ہوئی اور فعلی

المعرفة والحكمة الابدية لان شرف الانسان وفضيلته التي بها فاق جميع اصناف الخلق

معرفة اوراني ذنكريد ايو كيو كسان كي شرفت اور فضيلت جسي تمام اقسام غزوات پرفاني پوراني

ليكن الاستعداد لمعرفة الله تعالى وانما يستعد لمعرفة الله تعالى بقلبه لا بجوارحه من

بهم استعداد معرفتي كيهي اور استعداد معرفتي كيهي

جوارحه بل الجوارحه له اتباع وخدم يستخدمها استعداد المالك للراعي ويستعملها الاستعداد

اعضائي كچھ علاقہ نہیں بگہ تمام اعضا دل کی تابع اور خدمت كدر اور ان اعضا کی اسطور كار ليتا جیسی اور تادہ ویت سی اور ایسی برتائی

السيد العبد وهو انما يطمئن بذكر الله تعالى كما قال الله تعالى الا بذكر الله تطمئن

جیسی مول غلامت كو اور دل كو مطمئن معرفت یاد كيهي سی ہوتی كی چنانچہ اللہ تعالی فرمائی یاد كی اللہ سے كی كی دل جین پائی

القلوب افضل الذکر علی ما ورد فی الحديث لا اله الا الله فلا بد للعبد المكلف ان يشتغل

اور سب سے بہتر ذكر موافق حضور حسرت كی لا اله الا اللہ ہی اب بندہ عاقل بالغ كو ضروری كس ذكر كی

بهذا الذكر حتى يطمئن قلبه ويستعد لمعرفة الله تعالى لكن قبل اشتغاله به يجب عليه

مستعمل كی تا كہ اور سدا اور مطمئن پڑی اور معرفت كيهي كی استعداد حاصل كری لیکن اس مشغول سی پہلے اور سب سے واجب كی

ان يحصل من علم الكلام ما يصح به اعتقاده على مذهب اهل السنة والجماعة وما يجترز

كنا علم عقاید سیکھی حسن سی اسکا اعتقاد موافق اہل سنت و جماعت كی ٹھیک ہر جاوی اور

به عن شبه المبتدعة لان القلب ما دام مكذباً بظلمة البدعة الاعتقادية لا يبين انوار

اہل جماعت كی شبہات سی صح جاوی كیونكہ جیكہ دل اعتقادی بدعت كی تاریكی میں كدر رہتا سی تو ازمین طاعت كی بعضی نہیں پہنچتی

الظلمة ويجب عليه ايضا ان يحصل من علم الفقه ما يصح به اعماله على وفق الشريعة المطهرة

اور اظہار سب سے واجب كی كنا علم فقہ سیکھی كی حسن سی اس كی اعمال موافق شریعت كی ہر كی

والا فالتقدم لمعالي الامور قبل تقان وصولها وضبط طرفها اعلمه شيطانية وشهوة نفسا

اور نہیں تو مری کام کریشیا بیہ حکم كی اصول كی اور ٹھیک دریافت كی طریقوں كی سیٹائی جیٹ اور فانی شہوت میں

توجب لصاحبها الفضيحة في الدنيا والاخرة اذ قد يغتر صاحبها بالتعديلات الفانية

داخل ہی جو ایسی شخصكو دنیا اور آخرت دونوں دیکر کرچوری سی اس كی كیسیا جابل کسی غریب میں اگر نانا سی خیالات نفسانی

والتلبیسة الشيطانية ويظهر اكرامات وهي في الحقيقة استدراج وزيادة له في الزناح

اور شبہات شیطانی كو كرامت تصور كیسیا اور اصل میں وہ استدراج ہوتا سی اور اس كی جین طرح كی

الضلالات لان من يشتغل بالذكر والريضة قبل ان يحصل من علم الكلام ما يصح به الاعتقاد

كمری زیادہ ہوتی كی كیونكہ جو شخص متذكر اور ریاضت كا اختیار كرتا سی بدون سیکھی علم عقاید كی كچھ نہیں اور اسكا اعتقاد

على مذهب اهل السنة والجماعة وما يجترز به عن شبه المبتدعة ومن علم الفقه ما يصح

اہل سنت و جماعت كی مذهب پر صحیح ہر جاوی اور بدعتیوں كی شبہات سی صح جاوی اور جٹك سیکھی علم فقہ كی جتنی میں

به اعماله على وفق الشريعة المطهرة لا يقر له كشف حتى لبعض الاشياء او امر خاسر في

اس كی اعمال مطابق شریعت كی كام صح اور ذرت ہر جاوی كی كیونكہ بعضی عسلات كا كشف ہوتی كی كیونكہ بے گارت كی

من خوارق العادات بمقتضى الرياضة او امرأة الشيطان كما حكى كثير من ذلك عن بعض الكفرة

شرف عادات میں سی ریاضت كی موافق یا شیطانی دكھی سی ہر جاوی چنانچہ ایسی بدعت كہا جاتی

الرضا من فیض انہ ولایہ وکرامتہ وھو فی الحقیقۃ مکر واستدراج لاجل کرامتہ ولایۃ
 ریاضت من کثرت ہوس ہر سال حال کرتا ہی کہ بہ ولایت اور کرامت ہی اور اصل من و مکر اور استدراج ہوتا ہی ۔ کرامت ہی اور ولایت
 اذ قد یحصل الکشف والامر الخارق لبعض الرهبان وغیرہم یعنتہا بزيادة الریاضات
 اسلٹی کو کشف اور امر خارق کہی کہی معنی الہی رتبہ و عروج ہی ہوتا ہی ۔ حوزہ ریاضت استقامت کرتے ہر
 صر فساد العمل والاعتقاد ولا اعتداد بہ لانہ تعالی قد جعل الریاضۃ سبب التصفیۃ
 اور اعتقاد اور فساد ہوتی ہیں ہر اسکا کہ اعتبار ہی اسلٹی کو لے کر تعالیٰ سے کہ
 لا وجود کہ اوکی عمل اور اعتقاد اور فساد ہوتی ہیں ہر اسکا کہ اعتبار ہی اسلٹی کو لے کر تعالیٰ سے کہ
 القلوب بحیث یوصل بہا الی الکشف ونحوہ من الخوارق ولا یدل ذلك علی رضائہ تعالیٰ
 کہ صحت ہی کشف اور کشف کہ ہما ز اور خلق ہوتی کہی ہیں اور اس ہی اندر تعالیٰ کی لطفی و صامدی
 بذلك السبب البتہ ومن المعلوم قطعا ان الخوارق لیست مختصۃ بالمجرۃ والکرامۃ
 اسی سبب معلوم نہیں ہوتی اور یہ بات یقینی معلوم ہی کہ حوزہ کو کچھ معجزہ اور کرامت ہی جو حقیقت میں ہیں
 بل قد تكون استدراجا یضامتی صدرات من ینہ خلل علی او اعتقاد ہی بحکم بکونہا
 مکہ بعض وقت استدراج ہی ہوتا ہی ہرگز بہ امر خارق الہی نفس ہی سیاہ ہوتی جسکا عمل یا اعتقاد داخل ہی توروہ
 استدراج لاجل کرامتہ لان الکرامۃ ظہور امر خارق للعادة علی ید عبد صالح ظاہر صلا
 استدراج ہی صحابہ اور کرامت ہیں ہرگز کیونکہ کرامت توروہ ہی کام عبادت کی خلاف ہی صالح آدمی کی بات ہی ہو سکتی کہ کرامت ہی ہوتی ہو
 وهذا القید الاخیر للاحتراز عن الاستدراج وهو ظہور امر خارق للعادة علی ید الاشقیاء
 اور یہ بھی قید استدراج ہی احتراز کی لفظ ہی کیونکہ استدراج وہ ہوتا ہی کرامت خارق عادت اشقیاء کی آئندہ یہ سیاہو
 کاذب جال وفرعون والجهلۃ الضالین المضلین فان الخوارق کما تظہر علی ید الانقیاء تظہر
 جسی دجال اور فرعون اور گمراہ جہال اور گمراہ کیسوی کہی کہی خوارق جیسی یہ ہر گمراہ کی آئندہ یہ ہوتی ہیں
 علی ید الانقیاء ایضا فیا یظہر من ذلك علی ید من کان تحت سیاستہ الشرع یصیر
 اشقیاء کی آئندہ یہ ہوتا ہی ہر سو جزا خارق الہی نفس کی آئندہ یہ ظاہر ہو جو شرعی حکومت کا مطیع ہی تو
 سبب المزید مجاہدہ فی عبادتہ وما یظہر من ذلك علی ید من لم یکن تحت سیاستہ الشرع
 انکی مجاہدہ عبادت کو زیادہ بڑا دیکھا اور حرام خارق الہی شخص کی آئندہ یہ سیاہو جو شرعی حکومت کا مطیع ہی
 یصیر سبب المزید بعدہ وغرورہ ولا یرال الشیطان یغیہ حتی یخلفہ رفقۃ الاسلام
 تروا کو دور ہی دوری اور غرورہ بڑھانگا اور شیطان جیسہ آؤکو بھکا دے گا کہ آخر کو اسلام کی دشمنی آؤکی گول من کی کمال کر
 من عنقہ بانکار الحدود والاحکام والحلال والحرام فعلی هذا ینبج علی العبد الذاکر
 حدود اور احکام اور حلال اور حرام کا مکرنا دیکھا اسلٹی بندہ و اگر کو یہ واجب ہی
 ان ینجعل جمیع اعمالہ موافقا لاحکام الشرع ما دام حیا عاقلا ولا یجوز لہ ان ینعمل عمل غلغا لفا
 کہی تمام اعمال جبکہ ہر سو حواس میں ہی احکام شرعی کی موافق رہی اور او کو یہ جائز ہیں ہی کہی ہی کثرت کو فعل
 للاحکام الشرعی فی وقت من لا وقات واحکام الشرع علی قسمین قسم یتعلق بالظاہر وهو البدن
 احکام شرعی کی حالت میں ہر لاری اور سر کی احکام دو قسم ہیں اکہ وہ قسم جو ظاہر یعنی بدن ہی لاؤر کہی ہیں
 وقسم یتعلق بالباطن وهو القلب وكل واحد من القسمین علی نوعین احدهما یجب فی الفعل
 اور ایک قسم وہ جو باطن میں دل ہی غلط کر رہی ہر اور یہ دو قسم ہیں دو طرح کی ہیں ایک وہ جسکا کرنا واجب ہی

والآخر يجب فيه التزك فجملة الاحكام الشرع اربعة فمن النوع الذي يتعلق بالظاهر ويجب
 اوصيه به من ترك واجب في تمام احكام شرعي جارية في هوي بهيرون قسم جودك في استحقاق اورا وسكا عمل بين لانا و...
 فيه الفعل التكلم بكلمتي الشهادة واقامة الصلوة وايتاء الزكاة وصوم رمضان وحج
 اذ لا تفي شهادت كي يترتب اورا قديم كسبي اذ تركة اكراني اورا رمضان كي روزي اور
 البيت وجهاد الكفار والامر بالمعروف والنهي عن المنكر وغير ذلك من الفرائض الواجب
 كبريا كج اذ كفا مبر جهاد اور ترك بات بيان كرفي اور يكي اكي يدكنا اذ سوا اسكي اور فرائض اور واجبات
 ومن النوع الذي يتعلق بالظاهر ويجب الترك القتل والزنا واللواط والسرقه وشر الخمر
 اوروه قسم جو بدلتى متعلق اذ سوا سكا ترك واجب في خون يركي اور يكي اور اخلاص اور چوري اور شراب خواني
 والغيبة والنميمة والكدب والنظر الى ما حرم نظره واستماع ما حرم استماعه وغير ذلك من
 اور عيت اور من عيتي اور چو شرف اور كسبي اكي چو كا چسكا اكي حرام في اور يكي اذ سبي چسكا سكا حرام في اور سوا اسكي
 الحرام والكرهات ومن النوع الذي يتعلق بالباطن ويجب فيه الفعل التوبة والاخلاص
 اور عيت اور كرهات اوروه قسم جو دل س متعلق اور عمل توبه واجب في توبه اور اخلاص
 والتوكل والصبر والشكر والخوف والرجاء وغير ذلك من الاخلاق الحميدة والخصال الحميدة
 اور توكل اور صبر اور شكر اور خوف اور اميد وروي اور سوا اسكي اور ترك عادت اور لستيد خصلتين
 ومن النوع الذي يتعلق بالباطن ويجب فيه الترك الكبر والعجب والرياء والحسد وغير ذلك
 اوروه قسم جو دل س متعلق اور ترك واجب في تحكيم اور خرد لستيد اور يكي اذ سبي اكي اور اذ سبي اور حسد اور سوا اسكي
 من الاخلاق الذميمة والخصال القبيحة فمن خالف حكما واحدا من هذه الاحكام الاربعة
 اور يكي خصلتين اور قبيح خصلتين سوا شخص فلا تفي كسبي اكي حكا اكي چارون حكوم بين سبي
 عصي الله تعالى واستحق عذابه فلا يكون من اهل الولاية والكرامة وبعض الناس في هذا
 وه ضاكا تا فخران يكي اورا وكي عذاب كاسوار ده ولي اور كرامت والاكي چو كسبي اور يكي توگ اس
 الزمان يدخلون الخلة ثلاثة ايام واكثر ثم يخرجون منها واذا فعلوا ذلك مرة او مرتين
 زان بين تين دن كا يا زياده كا چله كسبي كسبي چارون چو جاتي بين اور جب اكي يا دو بار چو كسبي
 يذعنون نيل الاحوال والوصول الى مقامات الرجال مع انهم لم يتكبروا ما يخالف الشرع الشريف
 قودو كرفي كسبي كسبي سب حالات كسبي اور عده كرون كا ورج يا يا با ورجو كسبي شرع الشريف كسبي كسبي جاتي بين
 واذا انكر عليهم ما ارتكبوه يقولون حرمة ذلك في العلم الظاهر وانا اصحاب العلم الباطن وانه
 اور جب اور يكي او كسبي اعمال كسبي بيان كرو قديمي كسبي بين ميان سبي علم كسبي حرم في اور يكي تو افني علم والي بين سوا علم
 حلال فيه وان الوصول الى الله تعالى لا يكون الا برفض العلم الظاهر وانكم تاخذون من
 اور علم بين حال بي اور تربت اكي جودن چو شرفي علم ظاهري كي تين ملق تم
 لكتا في السنة وانا باخلوة ودهمة الشيخ نضل الى الله تعالى فيكشف لنا العلوم فلا نحتاج
 تزان اور عيت سبي فائده تين جو اور يكي جود اور يكي كسبي خدكي اذ كاه بين جاتي بين بهر سبي علم كسبي جاتي بين كسبي
 الى مطالعة الكتاب والقراءة على الأستاذ واذا صدر منا مكروه او حرام شئني عنه في المنام
 كسبي كسبي مطالعة اورا استاد سبي چو كسبي كسبي حاجت تين سبي اور يكي سبي كسبي كسبي اورا علم بين جاتي بين چو كسبي كسبي

فعرف الحلال والحرام وما قلتم انه حرام لمونه عنه فی المنام فعلنا انه ليس بحرام

سوم حلال اور چنانکہ مسجد میں اس جگہ کو حرام بنائی ہو چکا کہ کسی خواب میں منع نہیں کیا سو ہم نے جان لیا کہ یہ حرام نہیں ہے
وشرذلك من الزنقات التي كلها الحاد وضلال اذ فيه انحراف لليلة الخفيفة والشفعة
اور اس طرح کی خرافات ہیں جو سراسر الحاد اور گمراہی کی ہیں جتنی بھی ہو کر اس میں علت حقیقی اور شریعتی نہ ہو

النبوية وعدم الاعتماد على الكتاب والسنة واجماع الامة فالواجب على كل من سمع
کشفائیت ہی اور لی اعتباری - قرآن وحدیث اور اجماع امت کی سوا واجب ہی اور سپر جو ایسی باطل گفتگو سنی

امثال تلك الاقاويل الباطلة لا تترك على قائله والجزم بمطلان كلامه بلا شك ولا تترك
کہا شک اور لی بد اور بغیر حقیقت قائل کی اس کلام کو پیورہ و اہمیت سمجھی

ولا توقف ولا فزع يكون من جملتهم ويحكم عليه بالزندقة فانهم لما كانوا في الاعتقاد
اور نہیں اور ہی اور گروہ میں داخل ہی اور اس پر حکم کرتے کہ ہر گاہ کہ کوئی کہے کہ ان کا اعتقاد

بهمزة المرتبة كان بينهم وبين الشيطان مناسبة فيهم في بعض الاوقات اشياء
اس نسبت کو پہنچا تو ہیں اور شیطان میں ایک رابطہ پیدا ہو گیا پھر وہ شیطان ان کو بعض دفعہ کچھ بخلی وغیرہ کہتا ہے

من الانوار وغلبا فيغترون بها ويظنون انهم محسنون وعند الله مكرمون ولا يعلمون
یہں بہت قوم دیو بہا کہہ کر یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم کیا خوب عمل کرتے ہیں اور خدا کی نظر میں ہم عزت والی ہیں نام نہاد ہیں

ان الشيطان كمال يحسن لاهل الخلوة وامر باب الرياضة ان يعملوا بجوارحه ثم يريهم
کہ شیطان ہم پر اچھوت اور ریاضت کی لغو دین کرنا بکارتیا ہے اور شیطان کی کائنات

من غير تحكيم السرع فيها فيقولون القلب اذا كان محفوظا مع الله تعالى يكون خاطرة
بدون موافقت شرع عمل کیا کریں پھر یہ کہتی ہیں کہ دل جب اللہ کی طرف سے محفوظ رہتا ہی تو اس میں سب خطرات خطا سے

معصومة عن خطأ وهذا من اعظم كيد العدو فيهم لان المخاطر ثلثة انواع سر حاشية
بھی ہوتی ہوتی ہیں اور یہہ اور ہی حق میں دشمن کا بڑا ہی دیو بہا ہے کیونکہ خطرات تین طرح کی ہوتی ہیں روحانی

وشيطانية ونسائية فلو بلغ الانسان ما بلغ من الرياضة والمجاهدة فمعه شيطانه
اور شیطانی اور نہ فی پیر انسان کسی ہی ریاضت اور مجاہدہ کیا کری

ونفسه لا يفتاقه الى الموت والشيطان يحرق منه مجرى الدم والعصمة ليست
اور نفس اور کسی ہاتھ ہی ہیں مرنے تک جب ان میں ہر وقت اور شیطان ان میں ایسی پیر ہا ہی جیسی بد میں خون اور عصمت صرف

الا للرسول الذي يريم وسائط بين الله تعالى وبين خلقه في تبليغ امره ونهيه ووعدة
انیا صلوات اللہ علیہم کا خاص ہو کر درمیان پاک پروردگار اور ان کی خلق کے واسطے ہیں جو ان کو امر اور نہی اور جزا

ووعيده ومن هذا هم ليس بمعصوم ومن ظن ان الله يستغني عما جاء به الرسول بما يلقى
اور سنہ اور سوا ان کی کوئی معصوم نہیں ہے اب جو شخص یہ خیال کرے کہ مجھ کو احکام نبوی کی کچھ حاجت نہیں ہو چکا وہ ہی کافی ہے

في قلبه من الخطر فهو من اعظم الناس كفرا لان ما يلقى في القلب يحتمل ان يكون من
جو دین خطرات آتی ہیں سو بڑا ہی کافی ہے اس کی کہ دین جو خطرہ آتا ہی تو شاید کہ

القضاء النفس ان شيطان فلا عبرة به ولا التفات اليه حتى يعرض على ما جاء به الرسول
وہ نفس پاں کی طرف سے آیا ہو پھر اس کا کیا اعتبار ہی اور نہ اور ہر وجہ کہ احکام نبوی کی مقابل ہو سکی

ویشهد له بالمرافقة اذ ليس كل ما يراه الانسان في النور واليقظة صحيحاً بل قد تكون بعضه

اورا وکلی شيء موافق کاشاه جایی کیوکه قوی بوجود خوب و بیداری بین معلوم کرتا ہی و دسب درستی بین هر اکثر بیکر بعضی

من الخواطر النفسانية وبعضه من الوسوس الشيطانية وبعضه من الله تعالى بالهام

خفیات نفسانی و بعضی وسوسه شیطانی سوتی بین اور بعضی اندک طرف سی بواسطه

ملك الرؤيا فلا بد من التمييز بين هذه الثلاثة ليعلم ان ما يراه من اي نزع هو فاذا تعين

فرشته خواب کی ہی سوتی بین پیران تینوں میں تمیز کرنی ضرورت ہے جس سی معلوم ہو کہ یہ خطرو کس قسم کی ہی جب یہ ثابت ہو جائے

انه من الله تعالى فلا بد من عالم يعلم المراد منه فان المراد منه ان كان ظاهراً لاحتاج

کہ اندک طرف سی ہی تب ایسا عالم چاہی کہ واقعی مراد کو سمجھی کیوکه قوی مراد اگر ظاہری تو

الى التاويل بل انما يحتاج الى التنبية وان كان غير ظاهر فيحتاج الى التاويل فياويل بتاويل

تاویل کی کچھ حاجت نہیں بلکہ صرف تنبیہ کی حاجت ہی اور اگر مراد ظاہر نہیں ہی تو تاویل کی حاجت ہی پیر صیح تاویل کرلے تاہی

صحيح كما ان الكتاب السنة لا شبهة في كونها من الله تعالى ورسوله لكن المراد منها

چہاچہ قرآن اور حدیث و ما شہد اور رسول کلام ہیں یہ اور کی مراد

قد يكون ظاهراً فلا يحتاج الى التاويل وقد يكون غير ظاهر فيحتاج الى التاويل وقد صرح

لعلمی حکم ایسی ظاہر ہوتی ہی کتابوں کی کچھ حاجت نہیں ہوتی اور بعضی جگہ مراد ظاہر نہیں ہوتی تو ان تاویل کی حاجت پڑتی ہی اور

العلماء بان الهام وكن ذلك الرؤيا في المنام ليس شيء منها من اسباب المعرفة بالاحكام

معارفہ ایسی ہیں کہ الہام اور ایسی ہی نید کی خوب ال دونوں ہی معرفت احکام کی حاصل نہیں ہوتی

خصوصاً اذا خالف كل منهما كتاب الله وسنة رسوله عليه الصلوة والسلام فان عمر

علی الخصوص جبکہ بہر دونوں کتاب اللہ اور سنت رسول سی مخالفت ہوتی حضرت عمر

بن الخطاب رضي الله عنه مع كونه سيد الملهمين والمحدثين كان اذا وقع في قلبه الخواطر ايلتفت

بى الخطاب رضي الله عنه وادھر دیگر اہل الہام اور محدثین کی پہچانی توہی جب اوکی دل پر کوئی خطرو آتا تو سب سے پہلے

اليها ولا يحكم بها ولا يعمل بها حتى يعرضها على الكتاب والسنة فهو لاء الجهلة قد يري

کرتی اور نہ اوسر یقین کرتی اور اوکی موافق عمل کرتی جب تک اوسکو کتاب اور سنت کی مطابق نہ کہنتی اور یہ حال جب

احدهما اذني شيء فيحكم فيه خواطره على الكتاب والسنة ولا يلتفت اليها والمحققون من

کوتی انوی بات معلوم کرتی ہیں تو اوس ہی موافق خفیات کرکے یا قیام ہیں اور کتاب و سنت کبھی کبھی توجہ نہیں کرتی اور محقق کی تحقیق

علماء الطريقة قد شكوا بالكتاب والسنة ووزنوا بهما افعالهم ومجاهداتهم ومكاشفاتهم

علماء کتاب اور سنت ہی سندھیتی تھی اور اپنی افعال اور مجاہدہ اور مکاشفتہ کونسی تو کہہ کرکے ہی

فما وجدوا غير موزون بهذين البيرتين وغير ثابت بهذين الشاهدين لم يعتبروا ولم يلتفتوا

پیر جس عمل کو ان دونوں تیز بین کتاب و سنت میں گمراہی اور ان دونوں شاہد کی کوئی ثابت نہ ہوا تو اوسکا اعتناء نہیں

اليه قال ابو سليمان الداراني ربما يقع في قلبه نكتة من ذكاة القوم فلا قبلها الا لشاهد من شاهدين

ابو سليمان داریانی فرماتی ہیں ایک نکتہ اس کوئی نکات میں ہی اکثر تیزی دین آتا ہی سون اور سکو بدن کو ہی ووشاہد عدل

من الكتاب والسنة وقال ابو سعيد الخراز كل باطن يخالفه الظاهر فهو باطل وقال ابو حفص

کتاب اور سنت کی نہیں نسبت اور ابو سعید خراز کہتے ہیں جو الہام ظاہر و باطن کی مختلف ہو سو وہ باطل ہی اور ابو حفص کہتے فرماتی ہیں

الکبير

الکبیر من لیزن افعاله واقواله واحواله عیزانی الكتاب والسنة ولم یتم بحال طرہ وادقته
 حوشق ای افعال اور اقوال اور احوال کو کتاب اور سنت کی تار و پود میں سے لوتی اور پائی دیکھ کر حیران کہ کجا رحمانی اور کو
 فی دیوان الرجال وقال ابو یزید البسطامی لو نظرتہ الی رجل اعطی انصاحا من الکرامات حتی یرجع
 مردوں میں شمار سکرو اور انور یہ بسطامی زہائی ہیں اگر تم ایک شخص کی طرح طرح کی کرامتیں دیکھو اس کا کردار بہت
 فی الہواء اومشی علی الماء فلا تغتروا بہ حتی تنظر واکیف تجد ونہ عند الامر والنہی وحفظ
 البیوی ہر بیٹا ہو یا بی بی ہر بھائی ہو تو ہی اس کی نصیحت میں سناؤ جس تک مہر راجد ہو
 الحدود واداء احکام الشریعة وقال الجنید البغدادی الطرق الی اللہ تعالیٰ بعد انفا س
 حدود اور احکام شرعی من کیسے پای اور جنید بغدادی فرماتی ہیں جس کی اہل کی رسی اتنی ہیں حتی نعوس
 الخلائق وکلھا مسدودة علی الخلق الا علی ائقی اثر الرسول وحکی انہ افتی بقتل الخلاج
 خلقت کی اور وہ سب خلقت پر بند ہیں عروا کی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کری اور کتنی ہیں کہ حدی صحابہ کا نقل
 لاجل ما صدر عنہ من قوله انا الحق فانظر ابا العاقل الطالب للحق ان هؤلاء الکرام مع
 فتویٰ انا الحق کی کہی ہو دیتا تھا اس کی پیروی کر حق کی طالب دیکھتو کہ ان تمام مردوں کی
 کونہم عظماء مستأخ الطریقة وکبراء ارباب الحقیقة وندسکوا بالشریعة ولم یخالفوها
 وہو کہ طریقت کی بڑی بڑی مسلح اور حقیقت کی بڑی بڑی بزرگ لوگ ہیں کیسے شریعت سے تمسک کیا اور کسی امت میں
 فی شئ اصلا فعلی هذا یجب علی العبد المشتغل بالذکر ان یفسک بالشریعة فی جمیع اقواله
 اصلا حالت ہیں کی ماہر کا شخص فکر شائع پر واجب کہ ایسی تمام اقوال اور افعال اور احوال میں شریعت کی تمسک
 وافعاله واحواله ولا یخالفها فی شئ اصلا لکن ینبغی ان یعلم ان المومنین النافس من الذکر ہول الذکر
 کما کرین اور نہایت کی اصلا حالت کما کرین مکن یہ بھی سمجھ لیا جائی کہ ذکر مومنین اور مومنین وہ بھی جو
 علی الدوام مع حضور القلب فاما الذکر مع ذہول القلب وهو قلیل الجہد ولان الذکر
 محنت اور آٹھی دکنی تو صحت ہی اور جو ذکر دکنی عدت کی سادہ ہوتا ہی وہ فائدہ خوب نہیں دیتا کہ ذکر
 اولہ واخرہ اولہ یوجب الانس والحب واخرہ یوجبہ الانس والحب والمطلوب ذلک الانس
 انکسادی اور کیا ایسا انس میں اور کسی محنت اور انس ہوتا ہی اور امتیاز میں ذکر کو انس اور محبت پیدا ہوتی ہی اور مقصود یہ ہی انس
 والحب لان الذکر فی ابتداء امرہ یکون متکلفا فی صرف قلبہ عن الوسواس الی ذکر اللہ
 اور محنت ہوتی ہی کی ذکر کو ذکر اول حال میں تو ہی دل کو مود و تکلف و وسوسوں کی شہار ذکر کی طرف نکلتی ہی
 فان دفع للمداومة انس بہ وانغرس فی قلبہ حب للذکر وصار مضطرا الی کثرة ذکرہ
 پھر اگر اس کو صاحب کی لائق ہوتی لو اسی الوسوس ہوتا ہی اور اسی دل میں وہ محنت بڑھ چکی ہوتی ہی اور کثرت ذکر کی طرف سیر ہوتا ہی
 بحیث لا یصبر عنہ لان من احب شئ اکثر ذکرہ ومن اکثر ذکر شئ ولو تکلف لیقم فی
 اس کا کردار صبر نہیں آتا کہو کہ جو صبر کسی کو کہ محبت کی بنا پر تو اس کا کہ بہت کیا کرتا ہی اور جو شخص کسی کی یاد کر بہت کرے اگر وہ تکلف ہی ہو
 قلبہ حبہ والحاصل ان الذکر یکون بالتکلف الی ان یشر الانس بالمدکور والحب لہ ثم
 اس کی پس محبت ہوتا ہی حاصل ہوتی ہی کہ اتنا من ذکر تکلف ہی ہوتا ہی آخر کو ایسا انوس اور محبت ہوتا ہی کہ
 یتسم الصبر عنہ فیصیر الموجب موجبا والغرض مقرا تم اذا حصل الذکر الانس بذکر اللہ
 انوس ای صبر و سوا ہوتا ہی ہر تو انکس ہی عاشق مستغرق ہوتا ہی اور دل طلب ہر جہد داکر کو یاد آتی ہی محنت ہوتا ہی ہی

رواه ابو الدرداء واما كان ذكر الله تعالى من سائر العبادات ارفع وخير من انفاق الذهب
 والفضة وملاقات العدو والمقاتلة معهم لان سائر العبادات وسيلة الى ذكر الله تعالى
 وذكر الله تعالى هو المطلوب الاعلى والمقصود الاقصى الا انه ينقسم الى قسمين احدهما
 ذكر باللسان والاخر ذكر بالجنان اما الذكر باللسان فهو ذكر ملفوظ باللسان مسموع بالاذن
 يحصل بالحرف والصوت واما الذكر بالجنان فهو غير ملفوظ باللسان ولا مسموع بالاذن
 بل هو فكر وملاحظة القلب وهو اعلى مراتب الذكر ولا يبعد ان يكون المراد بالذكر ههنا هذا
 الذكر القلبي الفكري لانه هو الذي له هذه الفضيلة الزائدة على بدل المال والنفس لهما
 جاء في الخبر تفكر ساعة خير من عبادة سبعين سنة وهو لا يحصل الا بعد ازالة العبد
 على الذكر باللسان مع حضور القلب حتى يتمكن الذن كفي قلبه ويستولى عليه بحيث يحتاج
 في صرفه عنه الى غاية التكلف كما كان في ابتدائه يحتاج في قرأه فيه الى تكلف لكن حضور
 فيه بعد النية موقوف على معرفة الله تعالى لان من لا يعرف الله تعالى كيف يمكن
 ذكره بقلبه ولسانه وطريق معرفة الله تعالى من وجهين احدهما طريق اهل النظر
 والاستدلال وثانيهما طريق اهل الرياضة والمجاهدة فالساكنون طريق اهل النظر و
 المستدلون ان الترمذ وماتة من اجل الانبياء فهم المتكلمون والافهم الحكماء المشاءون
 وهم قوم من الفلاسفة اختاروا طريق ارسطو وماله من البحث والبرهان ولم يكونوا
 من اهل الايمان والساكنون طريق اهل الرياضة والمجاهدة ان وافقوا في رياضتهم
 صاحب الايمان بين اور در باجست اده عبادته والى كرمه افق احكام شريعت كل رياضت

وجماهدهم احكام الشريعة فهم الصوفية المتشرون ولا فهم الحكماء الاشراقيين وهم

اور مجاهد كرتي بن ^{تورده صوفي} ماشح بين ^{بينين تورده} اشراقى ^{اشراقى} قوم من الفلاسفة اختاروا طريق افلاطون وماله من الكشف والعيان ولم يكونوا من

اهل الايمان فعلى هذا يكون لكل طريق طائفتان فيكون المؤمنون العارفين بالله قسمين

احدهم اهل الاستدلال والبرهان وثانيهما اهل المشاهدة والعيان لان عرفانهم به تعالى

ان كان بالاستدلال بالدلائل العقلية والنقلية فهم من اهل العلم الظاهر والبرهان

وان كان عرفانهم به تعالى بالمشاهدة بعين البصيرة فهم من اهل العلم الباطن والعيان

وحاصل الطريق الاول الاستكمال بالقدرة النظرية والترقي في مراتبها وحصول الطريق الثاني الاستكمال بالقوة

العالمية والترقي في درجاتها فهذه هي الكرامة الحقيقية التي تظهر من اولياء الله على انجائية الكرامة

حصول الاستقامة والوصول الى كمالها والله تعالى لم يعط العبد من الكرامة مثل ان يعنيه

عليه ما يحبه ويرضاه من التقوى والاستقامة واما الكرامة بمعنى ظهور امر خارق للعادة فلا عذر

به عند المحققين من اولياء الله تعالى لظهوره من الكفرة المرتاضين وغيرهم من اهل الرضا

مع فساد العمل والاعتقاد وسبب ذلك على ما ذكره بعض المدققين انه تعالى قد وضع سبائيا وانابا لها

مسبباتها واجرى عاقبتها ان لا يتخلف مسبب عن سببه كالاختراق عند المنار من جملة

ذلك الرياضة فانه تعالى جعلها سببا لتصفية القلوب واناطها بما لا يحيط ليوصل بها الى

الكشف ونحوه من الخوارق ولا يدل ذلك على رضائه تعالى بذلك السبب الذي هو الرياضة

اذ من المعلوم قطعان الخوارق ليست مقصورة على المعجزة والكرامة بل قد تكون استكمالها

الاضافتي صلوات فمن ادخل في عمله واعتقاد يحكم بكونه اسند الاحال ان الكرامة ظهروا اخر
 مبرك ان النبي صلى الله عليه وسلم على ما هو اعتقاد من حلقه في الاستدراج الى كبره وكما
 للعادة على يد عبد صالحم ظاهر صلاحه وهذا القيد لا يخرج الاسند لاجله لا يظن انما خارت
 لعادة على يد الاستيقاء كالدرجال وفرعون والجهلة الضالين المضلين وان الخوارق كان تقع من الانقياء
 عادت يوتى موافقا كما يهتدى به في حلقه في الاستدراج الى كبره وكما
 تقع من الانقياء في اظهر من ذلك على يد من كان تحت سياسة التشرع تعتبر بسيما لمزيد مجاهد في عبادة
 استقامت هي يوتى من يهتدى به في حلقه في الاستدراج الى كبره وكما
 وصا يظهر من ذلك على يد من لم يكن تحت سياسة التشرع يصير بسيما لمزيد مجاهد
 اورده حلقه في الاستدراج الى كبره وكما
 ولا يزال الشيطان يقويه حتى يخلع مربيقة الاسلام من عنقه بانكار الحدود والاحكام
 اورده حلقه في الاستدراج الى كبره وكما
 والحلال والحرام ولهذا قال ابو زيد البسطامي لوان رجلا مشى على الماء وابتدع في الهراء فلا
 اورده حلقه في الاستدراج الى كبره وكما
 تغتروا به حتى تنظر كيف يجدونه في الامر والهي وهرجات الشريعة وقيل له فلان
 اورده حلقه في الاستدراج الى كبره وكما
 يمر في ليلة الى مكة فقال الشيطان يمر في لحظة من المشرق الى المغرب وهو في لجنة الله
 اورده حلقه في الاستدراج الى كبره وكما
 فعلى هذا كل من يظفر به شيء من الخوارق لا يجوز ان يظن انه من اولياء الله تعالى لانه
 اورده حلقه في الاستدراج الى كبره وكما
 لما يجوز ان يكون من اولياء الله تعالى يجوز ان يكون من اعداء الله تعالى لا حتمال كون ظهورها
 اورده حلقه في الاستدراج الى كبره وكما
 فيه بمقتضى الرياضة اواراة الشيطان فان الشيطان يخيل للانسان الامور بخلافها
 اورده حلقه في الاستدراج الى كبره وكما
 عليه وتزيره الاشياء الباطلة في صورة الحق فمنهم من ياتهم بعض الانخاص فتعاطيهم
 اورده حلقه في الاستدراج الى كبره وكما
 وينفصل لهم وطمونهم ملائكة وهي الاجن والشياطين وكان اول من ظهر له من هؤلاء
 اورده حلقه في الاستدراج الى كبره وكما
 في الاسلام المختار ابن ابي عبد الله النقي الذي اخبر به النبي صلى الله عليه وسلم والصلوة والسلام في الحديث
 اورده حلقه في الاستدراج الى كبره وكما
 الصبيرو قال سميكون في ثقب كذاب وقيل لابن عمر وابن عبيد بن جراح المختار بن زعيم
 اورده حلقه في الاستدراج الى كبره وكما

انه ينزل عليه فقال لاصدق قال الله تعالى ان الشياطين ليسوا بولاء الله بل هم قوم خصمه
 کہ مجبور دہی آتی ہی جواب دہ ہوتا ہی ^{اسد تعالیٰ فرماتا ہی اور شیطان} ^{وہیں ذاتی ہی اپنی دوستوں کی طرحی ہوتا ہی}
 وقال الله تعالى هل اتينكم على كل اقل اني ومن كثير من يستب
 اور فرمایا ^{اسد تعالیٰ میں بتاؤں تم کو کثیر اور ترقی میں ہر جہتی گمراہی اور بہت لوگ}
 الى الاسلام في الظاهر وهو برئ منه في الباطن يكون له نصيب من هذه الاحوال الشيطانية
 ظاہر کی مسلمان ^{اور باطن میں اسو کی بلایہ ہیں کہ کھو لیسے ایسی} ^{شیطان کی حالت میں ہی}
 بحسب مولاه للشيطان وصداقته للرحمن ويصير قسمة بين الانام وبعضهم وان كانوا
 موافق ^{افترار شیطانی} ^{اور صداقت رحمان کی حصہ ہی} ^{اور غفلت کو فتنہ میں مبتلا کرتی ہیں اور بعضی شخص اگر حق}
 صادقین في معاملتهم وكان لهم عبادة واجتهاد في العمل لكنهم لقلة علمهم بحقائق الايمان
 اپنی معاملہ میں سچی ہیں ^{اور عبادت اور مجاہدہ} ^{عملی ہجرت کرتی ہیں لیکن چونکہ حقائق ایمانی کی کم واقف ہیں}
 وعدم تمييزهم ما هو من احوال الشيطان وما من الرحمن يلبس عليهم في الظاهر ويقعون في شبهة
 اور حالت شیطانی اور امور رحمانی میں فرق نہیں کر سکتے لاچار اور نہ وہ لطیف پر مشتبہ رہ جاتے ہی ^{اور شیطان کی حالت میں ہر شخص}
 الشيطان ويدعون كشفنا قاض العقل والشرع ويقولون قد ثبت عندنا في الكشف
 الیک کشف کا دعویٰ کرتی ہوتی ہیں ^{چونکہ عقل میں آدمی اور شرع کی بر خلاف ہوا کہتی ہیں کہ کچھ کشف میں وہ امر ثابت ہوا ہی}
 ماينا قاض صريح العقل والشرع وهم قوم لا يتعدون الكذب لكن ينجيل اليهم انشياء يتفق
 جو عقل اور شرع کی صاف مخالفت ہی ہے ^{نہ وہ لوگ ہیں جو عینا جہر بہ نہیں ہوتے ہر ایک کی خیالات میں وہ چیز ہیں ان میں}
 وجودها في الخارج ويظنونها من كوايات الصالحين ولا يعرفون انها من تلبس الشياطين
 جو خارج میں نادر اور جہر بہ کی گاہی ہوتی ہیں ^{اور کوايات صلیحین اور یہ نہیں سمجھتے کہ یہ شیطانیوں کی دغا بازی ہیں}
 فان كثير من الناس يظنون انهم من اولياء الله تعالى وهم ليسوا من اولياء الله تعالى بل هم
 بیشک اکثر لوگ ^{ہوئے ان کہتے ہیں کہ وہ} ^{اولیاء اللہ ہیں} ^{اور وہ اولیاء اللہ نہیں ہوتے}
 من اولياء الشيطان فان اولياء الله تعالى هم الذين وصفهم الله تعالى في كتابه وقال الا ان
 شیطان کی دوست ہوتے کہ یہ کہ اولیاء اللہ تو وہ لوگ ہوتے ہیں جنکی ^{اسد تعالیٰ نے انکی کتاب میں یہ تعریف کی ہی} ^{فرمایا ہی ہر لوگ}
 اولياء الله لا خوف عليهم ولا هم يحزنون الذين امنوا وكانوا يتقون وقال في آية اخرى ان
 اللہ کی دوست ^{ہوئے ان میں نہ ڈر ہی اور نہ وہ غم کھاتے} ^{جو لوگ ایمان لائے اور کوشش کرتے ہی} ^{اور ایک اور آیت میں فرمایا ہیں}
 اولياءه الا المتقون فيمن سبحانه وتعالى في هاتين الايتين ان اولياءه هم المتقون وليس
 دوست ^{اسکی سوا ہی چیز} ^{کاروں کی سرآمد} ^{مخلد تعالیٰ} ^{ان دونوں آیتوں میں بیان فرماتا کہ اسکی اولیاء وہ ہیں کہ اللہ کی دوست ہیں اور}
 لهم في الظاهر من الامور المباحة شئ يميزون به عن الناس فلا يميزون بلباس دون لباس
 ظاہر میں مباح چیزوں میں سے کوئی ایسا نشان نہیں ہی جس سے فرق ہو کہ اور کوئی ^{انگسٹہ بھان لین} ^{نکوئی ایسا خاص لباس یا کپڑا}
 اذا كان كل منهما مباحا بل يوجدون في جميع اصناف امة غير ان الله يكونوا من اهل البدعة
 مباح ہوں ^{بلکہ وہ لوگ ہیں اولیاء اللہ ہی کا تمام اقسام میں ہوتے ہیں اگر بہت}
 واهل الفجر وليس من شرط الولي ان يكون معصوما بحيث لا يخطأ ولا يخطئ ولهذا لا يجوز
 اور جو کہ نہیں ^{اور ولی کی شرط یہ کہ معصومیت نہیں ہی کہ آدمی کہیں نہ خطا} ^{اور بعضی لوگ کہتے ہیں}

انه ان يعتمر على ما يلقي اليه في قلبه ولا يلقى ما يقع له مما يراد الهاما او خطرا من الحق لا يحسن
 كجوابه وكل من يبر حجة كذا...
 عليه ان يعرض ذلك كله على ما جاء به النبي عليه الصلوة والسلام فان وفقه يقبله
 او حسب ما يرى من تمامه...
 وان خالفه لا يقبله وان لم يعلم انه موافق او مخالف يتوقف فيه والناس في هذا
 او هو مخالف...
 يغاطون كثيرا ويظنون في شخص انه ولي ويعتقدون ان الولي يقبل منه كل ما يقول
 بعينه...
 ليسلم اليه في كل ما يفعل وان خالف الكتاب والسنة ولم يوفقوا ذلك النقص في الخلق...
 يستلزم...
 يستلزم...
 فيكون...
 الرسول سيدنا...
 الشيطان...
 احبهم...
 فقال...
 والتخذ...
 لا يخالف...
 قد يقع...
 على...
 في...

يرجع من ليلته وهو يصدر من محضر الجمعية والاصل بلا وصوء ومنهم من يستغفرت بالحمد
 او سبح من يكثر في حال اليأس فيصير كمن يجرى في البحر في طلب النجاة او يمشي في البراري في طلب
 سبله كان الخلق حيا او ميتا او ميتا او غير مسلم وينتصر الشيطان بصورته ويقضي
 مسان جوهر فيكون في عينه بين شيطان او كمن يهرب من كلب في طلب النجاة
 خارج من يستغفرت به فظن تلك المسلمين انه من استغاث به وليس كباطن بل انما هو
 الشيطان اصل هذا البشر بالله فان الشيطان يضل بي ادم بحسب قدرته فان كان في العالم
 على مقاصدهم فهو يصيرهم اضعاف ما يقعهم فان من كان منسبنا الى الاسلام اذا استغاث
 بمن يحسن به لظن من يبيح المسلمين يحج اليه الشيطان في صورة ذلك الشيطان فان الشيطان
 كثيرا ما يحج على صورة الصالحين ولا يقدر ان يقتل بصورة من يذل رب العالمين ثم ان ذلك
 الشيطان المستغاث به ان كان من علم لا يخبره الشيطان بأقوال اصحابه المستغاثين به
 وان كان من لا علم له بخبره بأقوالهم وسفل لهم كلامه فيظن اولئك الجهلة ان الشيطان
 اصولهم واجابهم مع بعد المسافة وليس كذلك بل انما هو بتوسط الشيطان وقدرته عن
 بعض المشايخ الذين قد جرى لهم مثل ذلك بصورة المكاشفة والمخاطبة انه قال يرى في شيء
 مثل الماء والزجاج ويمثل في فيه ما يطلب مني من الاخبار فاخبر الناس به وهذا الوجه
 يصل الي كلامه من يستغفرت بي من اصحابي فاخبره فيضلل اليه جريلا ويكثر من هذه
 الخوارق يحصل لكثير من الشيوخ الذين لا يعلمون الكتاب والسنة ولا يعملون بها فان
 الشيطان كثيرا ما يضل الناس في امورهم الاشياء الباطلة في صورة الحق فيمن كان بصيرا للحقايق
 الايمان وخبره بامر الله لا يضل به بل يعلم انه من مكر الشيطان وليس تعالى بالله تعالى عليه
 واقف اورا ملاهي

عنها وقد كان تعرض على بعضهم فيسأل ذوالها والمشاخر كلهم كانوا يقولون المريدون السالكين
اوردهم في كل يوم الى حالتهم من غير

غاية التفرير من الميل اليها فان السالك القاصد لروية الاشياء وحصول الخوارق واقف في
كل لغز لا يفتي في شيء

شبكة الشيطان فالانتم له ان يخلص نفسه من الميل اليها الا طائل تحتها بل اذا وقعت
شبهه كما سمعنا في بعض الامور كسائر الامور التي ذكرها

له بلا طلب منه يخاف عليه الاستدراج ولهذا قال بعض الكبار اذا دخل سالك في بسطة
منه فليس يمشي ادى في مستراح كما اراد

وقالت طيبة ذلك البستان بالسنة فصحة السلام عليك يا ولي الله فان لم يفتن
اوردهم في كل يوم الى حالتهم من غير

انه مكره فقد مكر ولم يشعر وهذا التفرير من المشاخر عند ظنهم انها كرامات فكلما وقع في كرامات
منها في كل يوم الى حالتهم من غير

اجن والشايطان فكثير من الناس لا يعرفون انها من الخس والشايطان بل يظنون انها من كرامات الصالحين فيفتنون بها ويكفون
كثير من الناس لا يعرفون انها من الخس والشايطان بل يظنون انها من كرامات الصالحين فيفتنون بها ويكفون

من الخاسرين ولا يعلمون الكرامة الحقيقية انما هو حصول الاستقامة والوصول الى كما لها
وان اولها في كل يوم الى حالتهم من غير

ومرجعها الى امرين صحة الايمان بالله تعالى واتباع ما يحبه من رسول ظاهر او باطن فافترج
اوردهم في كل يوم الى حالتهم من غير

على العبد ان لا يحرص الا على الله ولا يكون له همة الا في الوصول اليهما واما الكرامة فتعني ظهور امر
كثير من الناس لا يعرفون انها من الخس والشايطان بل يظنون انها من كرامات الصالحين فيفتنون بها ويكفون

خارق للعادة فلا عبرة لها بل هي حبس الرجال وليس من يحصل له شيء منها اقل مرتبة من يحصل له شيء
اوردهم في كل يوم الى حالتهم من غير

بل هو افضل واوثر لان المشاخر اليها الامكان ضئيف اليقين فانه اذا حصل له شيء منها يقرى يقينته واما من كان
كثير من الناس لا يعرفون انها من الخس والشايطان بل يظنون انها من كرامات الصالحين فيفتنون بها ويكفون

كامل اليقين فلا يلبثت اليها الاستغناء عنها ولذا كانت الخوارق في المتابعين اكثر مما كانت
كثير من الناس لا يعرفون انها من الخس والشايطان بل يظنون انها من كرامات الصالحين فيفتنون بها ويكفون

في الصحابة المجلس الثالث في فضيلة الايمان ومن امن مطلقا قال رسول الله
اوردهم في كل يوم الى حالتهم من غير

صلى الله عليه وسلم ان اهل الجنة يتراءون اهل الغرف من فوقهم كما تنظر اذن الكوكب الدري
اوردهم في كل يوم الى حالتهم من غير

الغابر في الاشرق والمغرب ليتفاضل بينهم قالوا يا رسول الله ذلك منازل الانبياء الايام
اوردهم في كل يوم الى حالتهم من غير

اوردهم في كل يوم الى حالتهم من غير

مترك الا والعقل يقتضي تحراز مسكونه فالطاري منهما حادث بطريقه والسابق حادث اذ لو كان
او لم يكن حادثا اعتدلت العقل في ساكن هو كذا

قد يما لا احتمال علمه وان كان مالا محال عن الحوادث حادثا فلا نه لولم يكن حادثا لكان قدما
قدري هو فذا هو عدم بمرور آتيا او حوتى حلوب سي حاله هو انك حادث في بدليل

تأبنا في الانزل فلزم ثبوت الحادث في الانزل وهو محال اذ يلزم ان يكون قبل كل حادث حادث مرتبه
او ادل من ثباته فكذا انما في انزل حادث في حركه لوركون ادل من ثباته هو انزل حادث في حركه لوركون ادل من ثباته

لا اول لها كما يقول الفلاسفة في حركات الافلاك واستخاص الحياتيات وغيرها فانهم ومن تبعهم
حكما استدلوا باجادي لوجودهم في حركات افلاك

فمن ينسب نفسه الى الاسلام وليس له منه نصيب قالوا ان العالم العلوي قديم بذاته وصفاته
او كذا تابعه

الحوادث فانها حادثه بالثبوت فيها قديمه بانواعها فلا حركه الا قبلها حركه لا الى اول واما العالم
سواء حادث في قديم في حركات حركي الله حادث في اوله كذا قديم

السفلى الذي هو عالم الكون والفساد وهو ما تحت فلك القمر فكل الحوادث في الازل هو كذا قديمه وكل ما فيه من
سفلى كعالم كونا وفساد كونا

الصور والاعراض حادثه بالثبوت فيها قديمه بانواعها فلا اول لها ولا مبدا الا من وجبها
صور او اعراض حركي سب حارب

ولا حاجة الا من بيضاء ولا مزيج الا من زمره كذا الى غير النهاية فيلزم على قولهم ان يوجد حادث
او حركي في سواها كذا في حركات حركي سب حارب

لا اول لها اذ ما من حادث على قديمه لا قبله حادث لا الى اول وعلى تقدير وجود حادث لا اول لها
حكما اعتدلت كذا في حركات حركي سب حارب

يلزم ان يكون قبل كل حادث من حركات الافلاك واستخاص الحياتيات وغيرها فانهم ومن تبعهم
لزم حركه كذا في حركات حركي سب حارب

لا اول لها فاما لو يفتن تلك الحوادث بجلتها لا تهى التوبة الى وجود الحادث الحاضر لان الحركة
استدلوا بانواعها

اليومية بجردها مشروط بانقضاء ما قبلها وكذلك الحركة التي قبلها وجودها مشروط بعمل ذلك
نوميه مشروط في حب هو كذا في حركات حركي سب حارب

وهم جروا وانقضاء مالا اول له محال بانه انك اذا لاحظت الحادث الحاضر ثم انتقلت الى ما قبله
او لم يكن حادثا

ولا حظته وهم جروا الى الترتيب لا يفتنى الى نهاية حتى تجد طريقا الى وجوه الحادث الحاضر فيلزم ان
الحادث كذا في حركات حركي سب حارب

يكون وجود الحادث الحاضر محال لكن وجود الحادث الحاضر ثابت فيبطل وجود حادث لا اول لها
كحارب حارب

كحارب حارب كحارب

في لزوم محبة النبي صلى الله عليه وسلم من زيادة من والده وولده

میں صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت زیادہ تر لازم کریمین

والناس اجمعين قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يؤمن احدكم حتى يكون احب اليه
فرأى رسول الله صلى الله عليه وسلم في مؤمنين يهودا كانوا في حبسهم من المؤمنين

اور اباب اور اولاد اور تمام لوگوں کی یہ حدیث صحیح حدیث میں ہے۔

المحب الطبيعي التابع للشهوة النفسانية لا تله خارج عن حله الاختيار ولا يؤاخذ به الانسان
مخت طبيه عينه قد جوهشوت نفساكي تابع هوكرقي كيكونيه عمت احياريه عينه مرق سوني احتياري من اساليكي كيكبر شينيه

نقله تعالى لا يكلف الله نفسا الا وسعها بل المراد به حجب بعض الاشياء عن بعض الناس بحسب
 قدراتهم ليس ديانا كسكو مگر حسد او بی پرواگی مگر بعضی استادی صحت را بدی نمی آختر آفرما اوس را حاکم
 العقل و حرازه و لیستدعی اختیاره وان كان على خلاف الطبع الا ترى ان المرض بیکره الذی دواء المر و یقفر

[illegible]

ففيه وكذلك المؤمن اذا علم ان الرسول لا يافرك ولا ينهى الا بما فيه صلاحه في الدنيا والاخرة
 اي يهي مؤمن مستعان حسب حاله ان شاء الله تعالى في امره بما فيه صلاحه في الدنيا والاخرة

وخرج جانب الرسول على جميع الناس فبشراهم وبجنتهم نهيته وهذا مما لا يحصل الايمان الابدية
كبرياي اديس واما امره كرحم لعل حال ما بهي بقوا

الان الان كان في الله قعنة التصديق مطلقا الكفر فقال له قعنة التصديق مقيد

ساری کمال اگر دولت میں مطلق تصدیق کر گئی ہو بہ شریعت میں مطلق تصدیق نہیں ہی

اکبر مخصوص وهو تصدیق الرسول فی جمیع ما علم ضرورۃ اذ من دینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

وَالصَّادِقُ الْيَقِينُ وَالْيَقِينُ لَفْظٌ مُشْتَرَكٌ يُطْلَقُ عَلَى الْعَيْنِيِّ أَحَدُهُمَا عَدَمُ الشُّكِّ فِي كُلِّ عِلْمٍ
أَوْ قَضَاءٍ مِنْ قِبَلِ مُعْتَصِدِيهِ

بكن فيه شك وهو يقين وعلى هذا المعنى لا يوصف اليقين بالقوة والضعف لعدم التفاوت

ہر شخص کی دلچسپی اور ہر ایک کے لیے ایک نیا عالم صوفیہ کا ہے جس نے علیہ السلام

بہشت امریٰ و مجتنب نہیہ لکن قد یجعل الظن الغالب الذی لا یخطر معہ احتمال النقیض

دود و سلی امر لیااعت اور ہی سی لہرت کری لیکں بعضی وقت ایسی ط عالت کو ہی جسکی سابتہ احتمال فیض کا دلیرن نہادی

حتى كانه لم يزل طريقه الموصول لها فضلا عن السعي في تحصيل دخولها وان المؤمن بالتحقة حقيقة الايمان
 سوا روي ساسني نكرت كذا في احدى رويته وروى عن كذا في رويته وروى عن كذا في رويته وروى عن كذا في رويته
 حتى كانه لم يزل طريقه الموصول لها فضلا عن السعي في تحصيل دخولها وهذا امر شجيرة الانسان في نفسه عند سعيه
 كما جئت سابقا في رويته وروى عن كذا في رويته وروى عن كذا في رويته وروى عن كذا في رويته وروى عن كذا في رويته
 في امور الدنيا في دفع ما يضره وجلب ما ينفعه يسر الله من الاعمال ما يوافق رضاه المجلس الخامس
 جب امور الدنيا من مضرته في سبب اجتناب رويته وروى عن كذا في رويته وروى عن كذا في رويته وروى عن كذا في رويته
 في لزوم الايمان بما جاء به النبي صلى الله عليه وسلم ولا يجوز
 الايمان في رويته وروى عن كذا في رويته وروى عن كذا في رويته وروى عن كذا في رويته وروى عن كذا في رويته
 المخالفة فيه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفس محمد بيده لا يسمع بي
 احد من هذه الامة يهودي ولا نصراني ثم يموت ولم يؤمن بالذي ارسلت به الا كان من صحت
 النبوة كمن امنتم بين يدي كوفي هو الذي يروي عن كذا في رويته وروى عن كذا في رويته وروى عن كذا في رويته
 الناس هذا الحديث من صحيح المصابير رواه ابوهريرة وليس المراد بالامة ههنا الامة الاجابة بديل
 كونه اليهودي والنصارى بل المراد به الامة الدعوة فعلى هذا يدخل فيه جميع اهل الملل
 الباطلة وتخصيص اليهود والنصارى بالذكر ليعلم انهما ممر كونهما اهل كتاب وصاحب شريعة
 اذا كانوا من اهل النار بترك الايمان بما جاء به النبي صلى الله عليه وسلم والصلوة والسلام فغرضها من ان يكون له كتاب
 ولا شريعة اخرى بل ذلك فكانه عليه الصلوة والسلام قال اقسم بالله الذي نفسي بيده
 ان كل من يسمع بنبوتي ولا يؤمن بما جاء به من عند الله تعالى حتى يموت يتكلم من اهل النار
 ويعلم منه ان الايمان وان كان في اللغة بمعنى التصديق مطلقا لكنه في الشريعة تصديق الرسول
 في كل ما علم ضرورة انه جاء به من عند الله واشتهر كونه من دينه عليه الصلوة والسلام بحيث
 يعلم كل احد من اقتدار في معرفته الى الاستدلال اصلا ببدليل العقل ولا بدليل النقل وان كان
 في نفسه يستوفى معرفته على الاستدلال عليه بدليل من دليل العقل والنقل كوجوب الصانع
 نفس الامرين او كسوء تصرف العقل والنقل بدليل بر موقوف هو

انزه عليه الصلوة والسلام ادعى النبوة واظهر المعجزة حتى جرى ذاك معجزة الشمس في الظهور

عليها تصديقها في جميع ما جاءه من عند الله تعالى من الاحكام التكليفية التي هي وجوب الواجب

ونزول المذنبات واباحة المباحات وكرهات المكروهات ومنه احوال الآخرة التي اول

منزل من منازل القبر وحياء الميت فيه وسؤال منكرونيك ثم كونه امارضة من رياض الجنة

او حفرة من حفرة النار ثم البعث منه يوم القيمة الى العرش ثم اعطاء الكتب التي كتب فيها اعمال

العباد فيوثق في كتاب بعضهم بيمينه وكذا بعضهم بشماله اومن وراء ظهره ثم الحساب ثم نصب

الميزان لموزن الاعمال فمن نقلت حسناته وخفت سيئاته فهو في عيشة مرضية ومن خفت

حسناته ونقلت سيئاته فاما هاهنا وفيه ثم وضع الصراط على متن جهنم لمرور الناس عليه ثم بعضهم

كالنار طاف وبعضهم كالرجح العاصف وبعضهم كالنفس الجواد وبعضهم بعدوا وبعضهم عشي

متسببا وبعضهم يجحرجوا وبعضهم يسقط الى النار ويلقونه الزانية بالسلاسل ولا غلال فسال الله

ان يخفضا من جميع هذه الاهوال وقد تبين جميع ما ذكر ان تصديق الرسول عليه الصلوة والسلام لم يفتق

الا بعد اثبات رسالته بالمعجزة الدالة على صدقه ودلالة المعجزة على صدقه تنوقف على العلم بكون تلك المعجزة

فعلا من افعاله تعالى والعلم بكونها فعلا من افعاله تنوقف على العلم بوجوده تعالى وكونه قدما واحدا

متصفا بالقدرة والامانة والعلم والحيوة لانها لا يكونها فعلا من افعاله تنوقف على العلم بوجوده تعالى وكونه قدما واحدا

متصفا بالقدرة والامانة والعلم والحيوة لانها لا يكونها فعلا من افعاله تنوقف على العلم بوجوده تعالى وكونه قدما واحدا

متصفا بالقدرة والامانة والعلم والحيوة لانها لا يكونها فعلا من افعاله تنوقف على العلم بوجوده تعالى وكونه قدما واحدا

متصفا بالقدرة والامانة والعلم والحيوة لانها لا يكونها فعلا من افعاله تنوقف على العلم بوجوده تعالى وكونه قدما واحدا

متصفا بالقدرة والامانة والعلم والحيوة لانها لا يكونها فعلا من افعاله تنوقف على العلم بوجوده تعالى وكونه قدما واحدا

متصفا بالقدرة والامانة والعلم والحيوة لانها لا يكونها فعلا من افعاله تنوقف على العلم بوجوده تعالى وكونه قدما واحدا

متصفا بالقدرة والامانة والعلم والحيوة لانها لا يكونها فعلا من افعاله تنوقف على العلم بوجوده تعالى وكونه قدما واحدا

متصفا بالقدرة والامانة والعلم والحيوة لانها لا يكونها فعلا من افعاله تنوقف على العلم بوجوده تعالى وكونه قدما واحدا

متصفا بالقدرة والامانة والعلم والحيوة لانها لا يكونها فعلا من افعاله تنوقف على العلم بوجوده تعالى وكونه قدما واحدا

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاق طعم ایمان من مرضی باللہ مرثیاً و بالاسلام دنیا و بجمہد رسولہا
 احمد صلی اللہ علیہ وسلم فی ایمان کا نہ اور شے نہ چاہا جسے خود ہی مان لیا اس کے لئے دھڑکا اور سلام کو دینے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول پر
 الحدیث من صحاح المصابیح مرواہ العباس بن عبد المطلب ومعناہ ان من اطمن قلبہ بکون
 حدیث مصابیح کے صحیح حدیثوں میں ہے عباس بن عبد المطلب کی روایت ہے اسکی معنی یہ ہیں کہ جسکی دل میں امن طمانیت ہوگی
 اللہ تعالیٰ مرثیہ ولم یطلب مرثیہ واعترف بکون الاسلام دینہ ولم یطلب دینا غیرہ وقنع بکون محمد
 رسولہ اور اسلام اور کسی دوسرے نبی کا شکر نہ کیا اور اسلام کو دین کا کافی حال کر دوسرے دین کا شکر نہ کیا اور اسکا معنی یہ ہے

صلی اللہ علیہ وسلم رسولہ ولم یطلب رسولاً غیرہ یتحقق فیہ ایمان ومن لم یرض بواحد منہا لا
 صلی اللہ علیہ وسلم پر قناعت کرے اور دوسرے کو شکر نہ کرے ایسی شخص میں ایمان متحقق ہوتا ہے اور جو شخص ان امور میں سے کسی ایک پر بھی
 یوجد فیہ ایمان لان ایمان فی الشریعہ ہذا تصدیق بالمعنی اللغویۃ و ہذا عن حکم الخبر وقبولہ
 راضی ہوتا ہے کہ ایمان کا پانچوں چیزوں میں سے ایک ہے اور تصدیق بمعنی لغوی سے نفی کی ہے یعنی خبر کی حکم کا یقین کرنا اور ان میں سے
 وجعلہ صادقاً بعد العلم بصدقہ لا مجرد العلم بصدقہ اذ لزم ان یکون کل عالم یصدق النبی علیہ
 اور اسکو سچا جان کر صادق قرار دے کہ ہر عالم تصدیق کا مراد نہیں ہے بل ہر عالم کو علم صادق سے صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر کسی
 الصلوۃ والسلام مؤمناً و لیس كذلك لان کثیراً من الکفار لم یؤمنوا بہ مع کفرہم عالمین بصدقہ
 وہ مؤمن ہر کسی اور یہ سب غلط ہے اسکی کو اگر کفار جیسی یہود یا یمن نہیں لائی اور نبی کو سچا سمجھا تھا تو

کما یدل علیہ قولہ تعالیٰ فی حق بعض الکفرۃ والذین اتینہم الکتب یعرفونہ کما یعرفون ابناءہم فذل
 جہانہم اتقوا لان کثرتہم جہانہم کے کفر کی حق میں مانگہ ہوتی اس وجہ سے روایات کرتا ہے چکر دہنی کہ اب وہ جہان میں آکر جو جہان سے پہلے جہان
 النص علی ان التصدیق لیس مجرد العلم بل العلم لما علم وقبولہ لہ بترك المحرم والعناد وبناء الاعمال
 امرائے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ تصدیق صرف علم نہیں ہے بل تصدیق کیا ہی یقین کرنا احکام معلوم کا اور ان لیا انکار اور نفی کے جو کہ اور ایسی باتوں
 علیہ و ہذا امرنا اشد علی العلم لا یحصل فی الغالب الا بعد العلم والعلم ہو الجزم المطابق لما فی نفسہ لا
 کی بنا ہی اور یہ سب علم ہی جہاں اکثر اوقات میں امر بعد حصول علم کی ہوتا ہے اور علم کیا ہی یقین کرنا نفس الامر کی مطابق ہے

بشرط ان یحصل ذلک الجزم بسبب و اما الجزم بالحاصل بغير سبب فلیس بعلم بل ہو اعتقاد وتحقیق
 ہر چیز کو یقین کسی دلیل سے حاصل ہوا ہو اور جو یقین کر لی دلیل حاصل ہوتا ہے اور علم نہیں کہتی بلکہ وہ اعتقاد کہ نامی اسکی تحقیق
 ذلک علی ما ذکرہ الامام التوسی ان الحكم الحادث یشأ عن امر خمسة علم واعتقاد وظن وھم
 موافق تقریر امام توسی کی یہ ہے کہ حکم یعنی کوئی چیز ممتد اور ثابت کرنا یا غیر ممتد اور سی نفی کرنا یا نفع طرح ہوتا ہے علم واعتقاد اور ظن
 و شئت لان الحاکم باہر علی امر ثبوتاً و نفیاً اما ان یجحد فی نفسه جزم ابذلک الحكم اولاً و الاول لان
 اور شک کی کوئی حکم کہ نہ الایسی غیر کا ممتد یا اعتبار ثبوت کی ہو یا نفی کی یا تو اسکی دلیل میں اور حکم کا یقین عزری ہے نہیں ہے پہلی صورت میں

هو وجود الجزم ان كان بسبب من ضرورة امر و برهان فهو علم و لیس بمعرفة و یقیناً ایضاً وان كان بغير
 یعنی اگر یقین کامل ہو اگر وہ قسم یا جہت سے حاصل ہوا جیسے غیبت کا یا دلیل سے حاصل ہوا تو ان دونوں صورت میں یہ حکم علم ہی ہے اور اگر شک و یقین کی جہت
 سبب بل بتقلید محض فهو اعتقاد والثانی لان کو علم وجود الجزم ان كان راجحاً علی مقابله فهو ظن
 دلیل سے حاصل نہیں ہوا بلکہ صرف تقلید سے خود اعتقاد کہہ دیا ہے اور دوسری صورت میں یعنی اسکی دل میں یقین کامل نہیں تو وہ حکمت کا یا نفی کا یا امر یا مقابله کا
 وان كان مرجوحاً فهو ظن وان كان مساوياً فهو شك قال ایمان ان حصل من الاقسام الثلاثة الاخری
 اور اگر مغلوب ہے تو وہ ظن اور اگر برابر ہے تو شک یا ایمان اگر ان تین میں سے کسی قسم سے حاصل ہوا ہے جو سوا یقین کامل کی ہے

فعلهم اتباعاً وتقليداً من غير ان يلاحظوا من اى شئ خلقوا ولا شئ خلقوا ليعرفوا خلقهم وما هم فيه
 وما يتبعهم عنه بائز الى الكتب وارسل الرسل فيكون من الذين يقولون اذا ما اتوا ورضعوا في القبر
 ونسألهم منكر ونكير لا ندري بمعنا الناس يقولون قوله لا تقلناه فانهم اذا اتاهم الملكان في القبر ينطقون
 بما عندهم من غير زيادة ولا نقصان لان الانسان في ذلك الحال لا يزداد كما في الدنيا ان يتكلم بما ليس في
 قلبه بل ان كان عالماً بالحق ينطق به وان كان شاكاً فيه غير عالم به يقول لا ادري كما كان يقبل قلبه
 في حال حيوته لا ادري وقد روى انه عليه السلام قال اذا كان يوم القيمة ينادى صناديق من كان يعبد
 شيئا فليتبعه فمن عبد الشمس اتبعها ومن عبد القمر اتبعه ومن عبد الطر اغتيت اتبعها فبقية هذه الامم
 وفيهم منافقوه والمردبالمنافقين في هذا الحديث ليس الذين عبدوا الاضنام في منازلهم بسوا ظاهر الظن
 الا لاسلام فانهم يتبعون الطر اغتيت بمن اتبعها لانهم كانوا ليعبدوا لها فبدلوا في جهنم مع ما بال المراء بهنم
 الذين كان الرب في قلوبهم وهم لا يعرفون ذلك لغلبة التقليد عليهم فان اكثر العوام بل كثير من كان
 في شكل العلماء في هذا الزمان لا يعرف حال نفسه فيظن انه في درجة المعرفة واليقين مع انه لم يتيقن ايمانه
 ولو بدرجته التقليد بل بعض المقلدين ينطق بكلماتي الايمان من غير ان يعرف معناها ولا ان يستبين
 الله ويرسوله لان اكثر الناس في هذا الزمان ليسوا في درجة الاعتقاد التقليدي الصريح المطابق بل هم
 في درجة الاعتقاد التقليدي القاسد الغير المطابق لما في نفس الامر وما ذلك الا لان راس العلماء الراسخين
 في العلم وكثرة الصالحين المضلين من الدجالة الذين ينتمون الى التصوف لعظم طعن الدين على المسلمين
 بنصب جبال الشياطين لما روى عن ابي هريرة انه عليه السلام قال يكون في آخر الزمان دجالون كذابين
 رده في كرتين

المراد

توضع في الكفة الاخرى فبتقي فامرجه فترفع لفرعها وخرها عن الخير فيم الله تعالى بهم الى
 بشاره خاليه جوارحه ليرى بركه بركا بركا او صبره صبرا صبرا
 النار واما المتقون فيم الذين كبرهم فتوضع حسناتهم في الكفة النيرة وضعوا ثم ان كانت
 اوزنهم من نور خالص اوزنهم من نور خالص اوزنهم من نور خالص
 لهم الصغار في الكفة الاخرى فلا يجعل الله تعالى لتلك الصغار وزنا وتثقل الكفة النيرة حتى
 لا ترفع من مكانه وتضع الكفة المظلمة في مقام الفارغ الخالي واما المخاطرون ومنهم الذين ارتكبوا
 الكبائر ولم يتوبوا عنهم فتوضع حسناتهم في الكفة النيرة وسيائتهم في الكفة المظلمة فيكون
 لثقلهم ثقل من كانت حسناته القل ولو بصوابه يدخل الجنة ومن كانت سيئاتهم الثقيل
 ولو بصوابه يدخل النار الا ان يعفو الله تعالى لان مذهب اهل الحق ان العبد اذا اتى بطاعات
 كما مثال الجبال ثم كانت له مخالفة واحدة فهو في مشية الله تعالى ان شاء يعاقبه عليها
 يعطيه ثواب طاعاته وان شاء يعفوها له ولا يعاقبه عليها هذا اذا كانت الكبائر في بيتة من
 الله تعالى واما اذا كانت عليه تبعات وكانت له حسنات كثيرة فيقضى لجزاء التبعات ينقص
 من ثواب حسناته فاذا الم يبق له حسنة لكثرة ما عليه من التبعات يحل عليه من اوزان مرتبة
 ثم يعذب على الجميع اذ قيل لو كان لرجل ثواب سبعين نبيا وله خصم واحد ينصف فانق لا يدر
 الجنة حتى يرضى خصمه وقيل يرخن بدنانق قطر سبعة صلوة مقبولة فتعطي الخصم ذلك القشر
 في الجنة اذ انظر هذا يا اصفهان الا لان هما المدن كوران في القرآن لانه تعالى لم يذكرك في آيات القرآن
 الا من ثقلت موازينه ومن خفت موازينه وقطع لمن ثقلت موازينه بكونه من المفلحين
 وفي العيشة الراضية ومن خفت موازينه بكونه من المفلحين وصفه بالكفر وبقي الذين
 ادراهم ليهديهم ومن خفت موازينه بكونه من المفلحين وصفه بالكفر وبقي الذين

وليس اليأس في ذلك فكيف نكف نكاف ثم اجاب بان هذا الوعيد من الله تعالى سبب لحصول
 اليأس اختار من كبر في نهي عن ما كان يكره من ترك ما كان يحب من الله تعالى كما في قوله تعالى يا ايها الذين آمنوا
 الاعتقاد فينا وحصول الاعتقاد سبب ليهيئ الخوف وهيئ الخوف سبب لترك الشهوات وترك
 الاعتقاد حاصل من ذلك الخوف التي خوف طاعة ربك في الخوف من الله تعالى في الشهوات نفساني جهنمي
 الشهوات سبب للوصول الى جوار الله تعالى فله سبحانه وتعالى سبب الاسباب ومن تها
 شهوات نفساني كغيره في قربة حاصل من الله تعالى سبب الاسباب كاستغفار الله تعالى
 فمن سبق له السعادة في الازل يتيسر له هذه الاسباب حتى يقوده سلسلته الى الخير ومن لم يسبق
 به جركه من سادات في الدنيا او كونه تام الاسباب مسير به جوارق من آخره حتى لا يتركه طرف كسب ليجاء في اورج
 له السعادة يكون بعيدا عن سائر الله تعالى وكلام رسوله وكلام العلماء واذا لم يسمع لا يعلم
 سادات حاصل من ذلك توفيقهم في سائر سائر الله تعالى وكلام رسوله وكلام العلماء واذا لم يسمع لا يعلم
 واذا لم يعلم لا يخاف واذا لم يخف لا يترك الركون الى الدنيا وشهواتها واذا لم يترك الركون الى الدنيا
 اورج في علم من الله تعالى خوف من الله تعالى في خوف من الله تعالى في خوف من الله تعالى في خوف من الله تعالى
 وشهواتها يكون من حزب الشيطان وان جهنم لمصرهم اجمعين المجلس الثامن في بيان
 اورج في علم من الله تعالى في خوف من الله تعالى في خوف من الله تعالى في خوف من الله تعالى في خوف من الله تعالى
 من يدخل الجنة ومن لا يدخلها من المطيع للرسول عليه السلام
 ان لو كان في جهنم من جوارق اورج في علم من الله تعالى في خوف من الله تعالى في خوف من الله تعالى في خوف من الله تعالى
 والمخالفة له قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل امة يدخل الجنة الا من ابى قالوا
 اورج في علم من الله تعالى في خوف من الله تعالى في خوف من الله تعالى في خوف من الله تعالى في خوف من الله تعالى
 ومن ابى يارسول الله قال من اطاعني دخل الجنة ومن عصاني فقد ابى هذا الحديث من حاكم
 مسكون في يارسول الله فوالله ما جنى منكم ما انا فيه منكم هو يارسول الله فوالله ما جنى منكم ما انا فيه منكم هو يارسول الله
 المصابير رواه ابوهريرة والمراد بالامة فيه يحتمل ان تكون امة الدعوة فعلى هذا فالابى هو الكافر
 صحيح حديثه من ابى يارسول الله فوالله ما جنى منكم ما انا فيه منكم هو يارسول الله فوالله ما جنى منكم ما انا فيه منكم هو يارسول الله
 فيكون المعنى ان كل من ابى بما جئت به من عند الله تعالى يدخل الجنة اما قبل دخول النار
 يارسول الله فوالله ما جنى منكم ما انا فيه منكم هو يارسول الله فوالله ما جنى منكم ما انا فيه منكم هو يارسول الله
 او بعد الخروج منها ومن ابى وامتنع عن الايمان بما جئت به من عند الله تعالى لا يدخل الجنة
 يارسول الله فوالله ما جنى منكم ما انا فيه منكم هو يارسول الله فوالله ما جنى منكم ما انا فيه منكم هو يارسول الله
 اصلا بل يبقى في النار ابد الاباد ويحتمل ان يكون المراد بالامة الاجابة فعلى هذا فالابى هو
 يارسول الله فوالله ما جنى منكم ما انا فيه منكم هو يارسول الله فوالله ما جنى منكم ما انا فيه منكم هو يارسول الله
 العاصي من امته عليه الصلوة والسلام فيكون المعنى من اطاعني بعد ما آمن بي وقسك لبسته
 كمن آمن به من امتي عليه الصلوة والسلام فيكون المعنى من اطاعني بعد ما آمن بي وقسك لبسته
 وعمل بشريعتي يدخل الجنة ولا يدخل النار اصلا ومن ابى بعد ما آمن بي وامتنع عن قسك لبسته
 اورج في علم من الله تعالى في خوف من الله تعالى في خوف من الله تعالى في خوف من الله تعالى في خوف من الله تعالى

والعمل بشر يعقبي واتبع هراء وصل عن سواء السبيل يبقى في مشية الله تعالى ان شاء يعقوب
اور دري شربت که بر منجی او پیچیدگان این را بوس که او بیگنا سیر می راه می تروه خدا کی متیت میندی

چای او کو مناف کر کی

اور داخل الجنة بلا عذاب وان شاء يدخله النار ويعد به فيها بقدر رغبته ثم يخرجها منها ويعد
بلاعذاب جهنم ويدخلها اور چاہی اور کو خوش بین داخل کری اور خوش فاقہ گاہوں کی اور میں عذاب دیگر چاہوں میں نکال کر جنت میں لے کر
الجنة والحاصل ان من أطاع مولاه وجاهد نفسه وهواه وخالف شيطانه ودنياه يكون
اور حاصل یہ ہے کہ کسی اپنی مولیٰ کی اطاعت کی اور چاہا وہ کیا اپنی نیکان کی اور جس کی اور نفی کی شیطان اور دنیا ہی تو

الجنة منزلة وما وله ومن تبادى في غيته وعصيانه وارضى في الدنيا زمام طغيانه ووافق
جنت اوى كاهك اوتجك انامى اورجشخص كينار الين كى اورتا قزاقى مين اورنوسى والدى دينامين باك سر كشى كى اورى كى كرام
هوليه في لذاته وشهواته يكون النذاولى به اذ قال الله تعالى فاما من طغى واثر الحيرة الدنيا فاقا
اپلى خوايش كى لذت اوردهوات مين نوزوخ اسپك الى نزل اورى اسك كانه قال في خالماي سورجنى سركش كى اورنوسى سراجا دنيا كاجينا سو
النجيم الماوى زاما من خاف مقام ربه وهى النفس عن الهوى فان الجنة هى الماوى ودى عن
اورجش كى چكنا اورجك كى ريب كى پاس كى كزى هوى سى اورد كاجى كى چاوى سوربشت كى چكنا اورروايت كى

ابو هريرة انه عليه السلام قال لا يدخل النار الا شقي قتل ومن الشقي يا رسول الله قال من لم يلم
الله بطاعته الله ومن لم يترك له معصيته فهو شقي وروى عن بشير بن اوس انه عليه السلام
خذه الى راسي طاعتك اني اكون غوث سي كناهه كعب بن مالك وروى عن بشير بن اوس انه عليه السلام قال من لم يلم

قال الكيس من ذان نفسه وعمل لما بعد الموت والعاجز من اتبع نفسه هواها وتمنى على الله فانه
 واما من ذان نفسه على ما نحن بآراء الكثرة في راسي عملها
 اورعاجز ازادان ده بی جزا علی سبب او هر کس که چیزی بخواهد اورا رسد بی جزا او را
 عليه الصلوة والسلام بين في هذا الحديث ان العاقل من بدل نفسه ويجعلها مطيعة لامر
 رسول عليه الصلوة والسلام في اس حدیث بین بوان فرمای که هر شیء از ده شخص بی جزا قرار گیرد تا آن که او را بی جزا بخواهد که تابعی بنماید
 الله تعالى ويحاسبها في الدنيا قبل ان يحاسب في الآخرة فان وجدها علمت خيرا يشكر الله تعالى
 اورا و کما حساب و دنیا میں پہلے آخرت میں حساب ہوئی ہے پہلی پہر اگر معلوم ہو کہ اورا عمل خیر میں آئی تو اس کا شکر جماعہ دعا

وان وجدها علمت انما رايست تغفر الله تعالى ويتوب اليه ويتأسف على ما ضيع من عمره ويستغفر
 اور اگر چه معلوم بود که اعمال او چنان بود که او را الله تعالی بخشش طلب کردی اورا که کفر و مجرم کردی اورا که عجز کردی بر افراس کردی اورا این توبه را نمی طلبا کردی
 لعاقبة اثمه بالوجه الى الصالح عليه والتصل من سالف ذلله ولا اشتغال بعبادة سربه في جميع احواله
 و اگر گویا چندی از تفرش و شادمانی نیز از او بود اورا این نیز در کار کس عبادت کار هر وقت شغل و کسی
 نیکو عمل کردی مرتبه بود

فہذا هو الزاد لیرم المعاد والا حق من یقصر فی امرہ ولا یرسی فی تحصیلہا وهو مع تقصیرہ
 بہرہی توشہ معادلہ و ان کا اور امتیہ ہی جہاں میں ملے کہ کیا نامی میں تصور اور اپنی خواہش حاصل کر نہیں کرکوش کر کے اور وہ تشریح ہے کہ
 فی طاعتہ سر بہ و اتباع شہوات نفسہ یرقی علی اللہ تعالیٰ فہذا هو الغرور لانہ تعالیٰ امرہ و فی شہ
 اپنی میل کی طاعت میں قاصر ہے اور اپنی نفس کی خواہش میں گناہ چاہے وہ اپنی نفسی اور دنیوی گناہیں نہیں غرور ہے کہ کیونکہ اللہ تعالیٰ فی امرہ کی کہ اور نہ ہی کہ
 قال وان لیس للانسان الا ما سوسی وروی عن ابی ہریرۃ انہ علیہ الصلوۃ والسلام قال ما من احد عینی
 فہذا او یہ کہ آدمی کو وہی ملتا ہی جو آدمی لایا اور روایت ہے ابو ہریرہ کہ آدمی کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فہذا ایسا کوئی نہیں جو کہ

مقدرا خردلة وذرة ففس في قلبه مشقال دينا من الايمان فصار اول من يخرج من النار واخر من يخرج
 اوتوا في الدنيا من يخرج من النار اوتوا في الدنيا من يخرج من النار اوتوا في الدنيا من يخرج من النار
 منها من في قلبه مقدرا ذرة من الايمان واكثر ما يدخل الموحدين النار ظالم العباد وقد جاء في الاثر
 انه من دخل الجنة من الايمان من يخرج من النار اوتوا في الدنيا من يخرج من النار اوتوا في الدنيا من يخرج من النار
 ان العبد لم يوفت بين يدي الله تعالى وله حسنات امثال الجبال لو سلمت له لكان من اهل الجنة فيقوم
 كراكية عصفاس من اعدائهم في الدنيا من يخرج من النار اوتوا في الدنيا من يخرج من النار اوتوا في الدنيا من يخرج من النار
 اصحاب المظالم فكان قد سب هذا وضرب هذا واستخدم هذا واخذ مال هذا فيقتض من حسناته
 حتى لا يبقى له حسنة فيقول للملك يا رب هذا قد فتنيت حسناته وبقى الطالين كثير فيقول الله تعالى
 الغرام سبواهم على سيئاته وصكوله صكا الى النار كما يفك الظالم بسببته غير بطريق القصاص
 فكن ذلك يخرج المظلوم بحسنة الظالم اذ تنقل حسنة اليه عوضا عما ظلم به واذا انقر هذا فالتا
 على كل مسلم البذل الى محاسبة نفسه كما ترى عن غيرنا لطاب ان قال حاسبوا انفسكم قبل ان
 نحاسبوا ورونا انفسكم قبل ان نرونا فانكم ان كنتم تحاسبون انفسكم اليوم وترتو فيها العرض الكبر
 يكون الحساب عليكم ضل الهون وتعرضون يومئذ ولا تخفى عليكم خافية وطريق المحاسبة ان
 ينظر المرء في حواله هل عليه شئ من حقوق الله تعالى وحقوق الناس ام لا فيقضي ما فاتته من فرائض
 الله تعالى ويرد المظالم حبة حبة ويستعمل كل من تعرض له ببدل ولسانه وقلبه فان لسانه له الظن
 ويظن قلبه حتى يبين ولم يبق شئ عليه من حقوق الله تعالى وحقوق العباد ويدخل الجنة بغير
 حساب ليسر الله بفضله المجلس التاسع في لزوم الاتباع للنبي صلى الله عليه
 وسلم فيما جاء به وفيه تحقيق قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يؤمن احدكم
 حتى يكون هواه تبع لما حجت به هذا الحديث من صحاح الصائغ رواه عبد الله بن عمرو بن العاص
 فيكون هو اهل الجنة واولئك المطابقين مربي لاني هو الذي كبر حديث الصائغ في صحيح حديثه من عبد الله بن عمرو بن العاص في روايته

خدا قائل ما الحسن فكا الغائب الذي يقدم على اهلها واما المسمى فكا لا ين يقدم على مولاه فبكي

سليمن حتى خلاصه بته واشتد بكاره ثم قال اوصني قال اياك ان يراك الله حيث نهاك

ويفقدك حيث أمرك المجلس العاشر في بيان الفرق بين المؤمن والمسلم

وبين المجاهد والمهاجر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المؤمن من أمة الناس

عليهم وأموالهم والصلوة والسلام على من لا نبي بعده

في طاعة الله تعالى والمهاجر من ترك الخطايا والذنوب هذا الحديث من حسان المصابيح رواه

فصله بن عبید وصعناه ان المؤمن ليس من يدعي الايمان فقط بل المؤمن الكامل في ايمانه

فصل میں مجید لکھتے ہیں کہ اس کی سب سے پہلی جڑیں جو ایمان کا حرف دعوت کیا کری
 هو الذی ظہر امامانہ واستقامتہ بحیث یكون الناس منه امینا لا یخافونہ علی سفک دھکم

جسکی امانت اور استقامت ایسی ظاہر ہوئی کہ خلقِ آسمانہ و سرزمینِ حال کر یہ حریفِ مکرین کہ کون باقی ماند و ایسا

لاخذ امور الہم ظلہ و السلام لیس من یتکلم بکلمۃ الشہادۃ فقط بل المسلم البکال فی اسلامہ

هو الذي لا يذري أحدا من المسلمين إلا لسانه بالشتم والنسيبة والتمية والبهتان ولا يدينه إلا الضمير

جو کیکو مسلمانوں میں سے ہیں انہوں نے تو قرآنی زبان سے کافی کلمہ کر کے اور شریعت کے قواعد میں جتنی کراؤ نہایت لینی کی اور انہی باتوں کی فکر کرتے ہیں۔

قتل كما اودعوا في الجحيم من اوتام اعضائهم من موت ابدا واذن كوكس الى الناس كل ذكر كوكسي
اوجوه وكوكسي

ما یکنون بهما یکنون بغيرهما من اعضاء كالعين والاذن. والرجل اذا نظر الى بيت العیمة والامام

تو ایما لایر صاعه اودخل میدکه بغیر از نه لان اکثر لایر نه میحصصل بهما و اما الجسم بینهما فلان

ف اليد يحتمل ان يكون بسبب الضعف وعدم القدرة واذا ضم اليه كف اللسان يتعين
انما كما ذكرنا شايه كدس اسنان الى بركه حتى هانت بهيرى

تکفیر الید کان للاسلام والمجاهد لیس من یقاتل الکفار فقط بل المجاهد الکامل من یقاتل
 اہل کفر وکفر اسلام ہی کہ من کفر کسی جنگ کیا کرے
 بلکہ مجاہد کامل، ہی مجاہد اپنی نفس ہی جنگ کرے

نفسه و یحیٰی لها علی طاعة الله تعالى و یمنعها عن معصيته یتعالی لان نفس الانسان تشاء ان
 الله تعالى کی فری برتری و تجدی او را بر کسی باقی نماند و اگر کسی وی

بل بعضهم يطق بكلمتي الشهاده لكن لا يعرف معناها ولا يميز بين الله تعالى ومرسله والنوع الثاني
 يكون بعضه منكم شهداء في دولته في قوله بين يدي برادكي سعي بين حاجتي اورا عدين اورا سكي رسول بين قسرين كرتي ودره قسم كفر
 كفر ججودي وسببه اما الاستكبار مثل كفر فرعون وذلته واخرب نزل الرابسة وعدم الوصول
 انكار ما هو باي اسباب با تو خود بيني اورا كبر جسي كمر فرعون اورا كراما كا ياخوف وراست كحا في سبي كا اورا دراي سهره شوي كا
 اليها مثل كفر فرعون واخوف الذم والتعدي مثل كفر ابي طالب والنوع الثالث كفر حكيم وهو الذي
 جسي كمر فرعون كا ياخوف باي كا اورا شرم جسي كمر ابي طالب كا اورا قسم قسم كمر حكيم برادكي سهره كمر فرعي
 جعله الشرع من علامات التكذيب كشذ الزنا وسجود الصنم او كان عن استخفاف مبالغه في تعظيمه
 جسي كمر فرعون في فتا في كمره سكي مشركي جسي جيتو كا كمال س كانا اورا كمره كمر اورا حقا سكر في اوان جزوان كا جسي شمع بين تعظيم
 كالقاء المصحف في الزبله واستهزاء العلم والعلماء وها هو من امور الدين او عن استخفاف احرام
 لغزيبه جسي مصحف كمر في من واديني اورا علم اورا علماء اورا امر ديني كا بشا كمرنا با حرام لعينه كو جسي
 لعينه وثبت حرمة بدل دليل قطعي كالزنا وشرب الخمر من فعل شيئا من ذلك يجب عليه جميع اعماله
 حرب دليل يقيني هي ثابت هر كسي هو حلال سمها جسي با اورا شرب كا بين اورا جسي اس مكرات بين سكي كا سكي تمام عمل سحره برادكي
 الدينية فيلزم تجديد النكاح وتكرار الحج ان كان قادرا بعد التوبة واما غير ذلك الذنوب صغيرة
 برادكي سهره سكي كمر كا جسي اورا جسي برادكي سهره سكي كمر كا جسي اورا جسي برادكي سهره سكي كمر كا جسي
 كانت اكبر ولا يفيهم المؤمن بفعالها من اذيان بل يكون فاسقا لكن يخاف عليه امر عظيم
 صغير هو ان يكفره الزم مؤمن سكي كمر كا جسي اورا جسي برادكي سهره سكي كمر كا جسي اورا جسي برادكي سهره سكي كمر كا جسي
 عند الزم ان كان مصرا عليها ولم يتب عنها المادري انه عليه السلام قال المعاصي تزيد البكفر
 كمره شمع كمره سكي كمر كا جسي اورا جسي برادكي سهره سكي كمر كا جسي اورا جسي برادكي سهره سكي كمر كا جسي
 فعلى هذا يجب على كل مؤمن ان يتوب عن الذنوب كلها في الحال لان التوبة عن الذنوب صغيرة
 اس حديث كمره سكي كمر كا جسي اورا جسي برادكي سهره سكي كمر كا جسي اورا جسي برادكي سهره سكي كمر كا جسي
 او كبيرة وجبة على الفور اما وجوبها فلقوله تعالى **وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنِينَ** ولقوله تعالى
 يا كبره في الفور مرث واجب هي وجوب توبه كا اس سكي ثابت هي توبه كمره سكي كمر كا جسي اورا اس سكي
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا فانه تعالى قد امر في هاتين الايتين بالتوبة والامر بالرجوع
 اي ايمان و التوبه كمره سكي كمر كا جسي اورا جسي برادكي سهره سكي كمر كا جسي اورا جسي برادكي سهره سكي كمر كا جسي
 فكون التوبة وجبة واما وجوبها على الفور فلا يلزم بالتاخير لاصلا لم الحرم الذي يؤدي الى الهدى
 حرمه واجب هر كسي اورا توبه كمره سكي كمر كا جسي اورا جسي برادكي سهره سكي كمر كا جسي اورا جسي برادكي سهره سكي كمر كا جسي
 لما روى عن ابن عباس انه عليه السلام قال هلك المستوفون والمسوفون من يقول سوف اتوب وفقد
 اسكي كمره سكي كمر كا جسي اورا جسي برادكي سهره سكي كمر كا جسي اورا جسي برادكي سهره سكي كمر كا جسي
 اخرانه عليه الصلوة والسلام قال كل من قدم خطاه وخير الخصالين التوابين فلا بد للمؤمن
 كمره سكي كمر كا جسي اورا جسي برادكي سهره سكي كمر كا جسي اورا جسي برادكي سهره سكي كمر كا جسي
 ان يدل وم على التوبة ليكون من التوابين فانه تعالى دصاعباده المؤمنين بعد ما اذنبوا الى التوبة
 لازم كا جسي توبه كمره سكي كمر كا جسي اورا جسي برادكي سهره سكي كمر كا جسي اورا جسي برادكي سهره سكي كمر كا جسي

والتوبة

فاذا لم يستدل به لا يكون مؤديا شكر لعمدة العقل فيكون اثنا فيبقى في مشية الله تعالى
 بهر اگر سنی اوست عقلی استدل با حق تعالی عقلی نعمت کاشک و ادکیا پس بهر شکستار چو گاه بهر مشیت الهی من بهی گاه

ان شاء یعرف عنه ویدخله الجنة بلا عذاب وان شاء یعذب به بقدر ذنبه ثم یدخله الجنة
 چای میسواست ذکر جنت من بلا عذاب داخل کری اور اگر چای اوکی خطای موافق او کو عذاب و دیگر جنت من داخل کری

فعلى هذا لا يجب على كل مؤمن ان يعتنى في معرفة الله تعالى حتى تيسر له فهم معنى كلمة التوحيد
 اب هر مؤمن را واجب بی که معرفت الهی من کوشش یاکری تا که معرفت الهی من کوشش یاکری تا که معرفت الهی من کوشش یاکری

التي هي ثمن الجنة وسبب الخلاص من العذاب المؤبد وقد انض العلماء على لزوم فهم معناها
 چو که معرفت کافیهست اور داعی عذاب بی رستگاری کا باعث بی اور علماء و صاف بیکر گذری ہیں کہ سمجھا معنی کا لازم بی

ولا لا ينتفع بها متقسطها في الانقاذ من الخلود في النار اذ ليست فضيلتها باثرها في ثواب اللسان
 اور نہیں توڑی نہ ہی سہی اصل فائدہ نہیں ہی کہ داعی ناک عذاب بی سہی سوسلی سہی وکی فضیل زبان ہی فی نہیں ہوئی ہی

بها من غير حصول معناها في القلب بل فضيلتها بازاء حصول معناها في القلب بسبب
 سببیک کہ اوکی معنی و لیس حاصل ہوں بلکہ اوکی فضیلت بہر ہی کہ اوکی معنی بسبب معرفت الہی کہ دل میں مشق ہوں

معرفة الله تعالى وليس المراد من معرفة الله تعالى معرفة ذاته لان ذاته تعالى ليست معلومة
 اور معرفت الہی مراد بہ نہیں ہی کہ اوکی ذات کو دریافت کری استغنی کہ اوکی ذات تو دیگر معلوم ہیں چوکی

للشئ بل المراد بها معرفة ما يجب في حقه تعالى وما يستحيل عليه وما يجوز له ليعلم من
 لکن معرفت سی بہر ہادی کہ بہر دریافت کری کہ احد تعالیٰ کہ حق من کیا تو واضح ہی اور کیا محال ہی اور کیا حادی ہی تاکہ دریافت کرل

ينطق بها ما نفي عن غيره تعالى وما اثبت له فانها مركبة من نفي وإثبات فالمنع كل فرد من
 کہہ نہیں والا کیا وصف نفی کیا حادی غیر الہی اور کیا ثابت کیا حادی احد تعالیٰ کو کہہ کہہ کر کہہ ہی نفی اور اثبات ہی پس نفی کرنا تو بہر فرد

افراد حقيقة الاله سوى الله تعالى والمثبت فرد واحد من تلك الحقيقة وهو الله تعالى وبمعنى
 مفہود حقیقی کا ہی سوا ذات الہی کہ اور مثبت ایک فرد واحد ہی مفہود حقیقی من ہی کہ وہ ذات الہی ہی احد معنی

الاله هو الواجب الوجود المستحق للعبادة وهذا المعنى كل يقبل بحسب قدره اذ ان يصدق
 الہی کہ بہر ہی ہیں کہ واجب الوجود ہو سزاوار عبادت کا اور بہر معنی ہی کہ معرفت باعتبار ادراک کی ہر کس ہی کہ بہت افراد ہر صادق

على كثير من لكن الدليل القطعي يدل على استحالة التعدد فيه وكونه خاصا بذات الله تعالى وذلك
 آوی بر دلیل قطعی معلوم ہوا کہ تعدد اسمیں محال ہی اور بہر صفت خاص ہی ذات الہی کو اور وہ

الدليل وجود العالم فانه لكونه حادثا محتاجا الى محدث يدل على ان له موجدا قديما واحدا
 دلیل عالم کہ وجود ہی بیشک ہی عالم حادث محدث کا محتاج ہر کہ دلالت کرتا ہی کہ او کا ایک موجد ہی قدیم واحد

متصفا بالقدرة والامادة والخيرة والعلم لانه لو لم يكن قديما بل كان حادثا لكان محتاجا الى
 اور قدیم اور صاحب الزادہ اور حق اور عظیم سہی کہ اگر قدیم نہ ہو بلکہ حادث ہو تو البتہ محدث کا محتاج ہوگا

محدث فيلزم الدور والتسلسل وكلها محال ولو لم يكن واحدا بل كان اكثر من واحد لوقع تباينها
 بہر دور ہر تسلسل لازم آوے اور یہ دو محال ہیں اور اگر واحد نہ ہو بلکہ ایک سی زیادہ کی ہوں تو تباہی ہوگی ایک نہیں

التناقض المتقضى لعدم وجود العالم ولو لم يكن متصفا بالقدرة والامادة والعلم والخيرة لكان
 رک وری واقع ہوگی جسی عالم موجود نہ ہوگی اور اگر قدرت والا اور صاحب الزادہ اور عظیم اور حق نہ ہو بیشک

اولى من دليل للعقل لان تلك الصفات لا يتوقف عليها افعاله تعالى حتى يستدل بها على شوقها
 بهتري عقل دليل على حسن كرام صفات به افعال التي توقفت بها من
 له تعالى وذاته لم يكن معلوما لاحد حتى يعلم انها في حقه تعالى كما يجب انصافه بها بحيث
 اوله في ذات كبره معلوم به من
 لولم يتصف بها يلزم ان يتصف باضدادها واذكر من كرمها كمال انما هو بالنسبة اليها ولا يلزم
 من كون الشيء بالنسبة اليها كمالا ان يكون في حقه تعالى كمالا الا ترى ان اللذة والام سر كرها
 كرمه صفت باهية حتى من باعث كمال كبره تربية ثبت ذات التي هي كالبه برهنا محكم سلم به من كرمه
 بالنسبة اليها كمالا لا يتنعان على الله تعالى لكونهما من عوارض الاجسام فعلى هذا يلزم في اثبات
 تلك الصفات له تعالى القسمة بالمقل عن الانبياء الذين ثبت صدق كل واحد منهم و
 اما نته ونبرته بالمعجزة القائمة مقام قوله تعالى صدق رسولي في كل ما يبلغ عني سواء
 كانت اورثوت اليه من غيري ثابت به في كل مقام مرشدا التي هي ميرادولي كما هي جوهره ميري طرفي بين كرمي
 كان تبليغه بقوله او فعله ارسكوته لان المعجزة تصديق فعلي من الله تعالى لرسوله لكونها
 فعلا من افعاله تعالى خارقا للعادة قائما مقام صريح القول في تصديق رسوله في دعواه الرسالة
 فانه تعالى لما خلق امر خارقا للعادة على يده عند اعائه الرسالة تصار كانه قال صدق رسولي
 في كل ما يبلغ عني سواء كان تبليغه بقوله او فعله اوسكوته قال العلماء مثال ذلك ان
 تمام الحام من جوهره ميري طرفي ما ذكره براهي كرمه تبليغ رسول في قول به في فعله او صريحه في قول به علماني اسكي به مثال بيان كرمي
 من رجلا اذا قام في مجلس ملك بحضور جماعة وقال انار رسول هذا الملك بعثني اليكم بكذا وكذا
 من التكاليف وطلبوا منه حجة تدل على صدقه وقال اية صدقي آتي اطلب من الملائكة
 يخالف عادته ويقوم من مقامه ويقعد ثلث مرات وفعل الملك ذلك بطلبه فلا شك
 ان ذلك الفعل من الملك قائم مقام قوله صدق هذا الرجل في كل ما يبلغ عني وصفيح
 الضرري بصدقه لمن شاهد ذلك الفعل من الملك ولمن لم يشاهده بل وصل اليه خبره
 جبي اذكي صدقات كما حاصل بها جوهره ميري طرفي ما ذكره براهي كرمه تبليغ رسول في قول به علماني اسكي به مثال بيان كرمي

وهم غفلون عن الآخرة التي هي الطلب الاعلى والمقصود الاقصى لا يخطر ببالهم ولا يتفكرون
 من احوال الدنيا ما يؤدى الى معرفتها فان العلم بامور الآخرة موقوف على العلم بوجوه الباري تعالى
 وحياته حالته اسرار كراماته هي آخرت حاصل بركته بركاته امورات اخرته كما
 وقدرته وادراته وعلمه وحيوته وذلك العلم لا يحصل الا بالنظر الى المصنوعات والتفكر فيها
 اوراوسكى قدرت اور اراده اور علم اور حیات اور معرفت اور حقیقت حاصل ہوتا جوں غور اور تعامل کی مصنوعات ہیں
 والاستدلال بتغيراتها على حدوثها واحتياجها الى موجد قديم واحد متصف بالقدرة و
 اميدون استدلال کی حالات و دنیا خیر ہوئی کی حادث ہیں اور محتاج ہیں مگر شہید اگر بخدا کی جو قدیم اور واحد صاحب قدرت اور
 الائمة والعلم والحيوة وهم قصر والنظر على الظواهر المحسوسة كالبهائم ولم يتفكر في عجائب
 صاحب ارادة اور علم اور حیات والا ہی اور ہی آدم کی اپنی نگاہ پر نہیں ہے چوپایہ کی طرح کوتاہ کی اوراوسكى عجیب صنعت کو
 صنعة ليستدل بها على وجوده وقدرته وادراته وعلمه وحيوته فيعلم ان ما اخبر
 خیال نہ کیا تاکہ کوئی استدلال ہو اوراوسكى وجود اور قدیم اور قدرت اور ارادہ اور علم اور حیات پر ہر سید جانتی کہ جو صنعت ہیں ہی
 من امور الآخرة امور ممكنة يلزم وقوعها وعند وقوعها يكون المكلف فيها بحكم صلاح الاعمال
 امورات آخرت میں ہی سب ممکن ہیں اوراوسكى واقع ہونا ضروری اور جب وہ امور واقع ہو گئی مگر تکلف باعتبار احوال نیک
 وفسادها فربین فریق فی الجنة و فریق فی السعیر نسال الله تعالى ان يجعلنا من اهل الجنة مع
 اوراوسكى ہر دو قسم ہو گئی ایک جہنم میں اور ایک قسم اور دوزخ میں ہم اس دعا کو دعا مانگتی ہیں کہ بیکو جنتی کری ہمارا
 الا براد من اهل النار مع الاشرار المجلس الثاني عشر في بيان اسعد الناس شفاعته
 صلواتی دوزخی شری ہمارا پرکاروں کی
 النبي صلى الله عليه وسلم قال لا اله الا الله صلى الله عليه وسلم قال لا اله الا الله
 قیامت دن بسبب شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
 يوم القيمة من قال لا اله الا الله خالصا من قلبه هذا الحديث من صلح الصبايع مره ابرهرة
 قیامت کی روز وہ ہمیں کہتا لا اله الا الله صاف دلی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیثوں میں ہی ابرہرہ کی دوسری
 وقريب منه ماروى عن زيد بن ارقم انه سأل النبي صلى الله عليه وسلم ان يجعلنا من اهل الجنة مع
 اوراوسكى مضنون ہی جو زید بن ارقم کی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جسکی کہ لا اله الا الله صاف دلی صلی اللہ علیہ وسلم میں بیٹک
 الصلوة والسلام قد بشره لنيل ما وعد في هذين الحديثين ان يكون فيمن قال لا اله الا الله الخالص
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مشرہ کی ہی واسطی حصول جنت کی جوان دون حدیثوں میں وعدہ کیا ہی کہ لا اله الا الله کہی دلی میں خلوص
 والاخلاص ومعنى الخلوص والاخلاص مسأعة قلل الخلق من قال لا اله الا الله الخالص
 اوراخلاص ہر اور معنی خلوص اوراخلاص کی سب میں کہ او کا حال عقال کی مطابق ہو پر جسکی کہ لا اله الا الله کہی اورا کا حال مطابق
 حاله لمقاله لا يكون فيه شيء من الخلوص والاخلاص واينما يكون فيه من الخلوص والاخلاص
 مقال ہی ہوا قرآن میں اور خلوص کی نہیں ہی اور خلوص اورا خلاص ہی ہوتا ہی
 اذا صنع هذا القول عن الذنوب وحمله على الطاعات وان لم يمنع من الذنوب ولم يجعله على
 کہ او کو یہ قول کہتا ہوں ہی یا نہ کہی اور طاعات کی نصبت نہ ہی اور اگر او کو گناہوں کی شری کہ اور نہ طاعات پر رغبت نہ ہی

يُنتَاجُ النَّاسُ فِيهِ إِلَى أَنْ يَحْمِلَ عَنْهُمْ أَوْ تَزْلُومَهُمْ ثُمَّ قَالَ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى لِلطَّالِبِ حَقَّهُ أَوْ يَرْفَعُ بَصَرَهُ فَانْظُرْ
بِعَرْفَانِ كَيْفَ يَرَاهُ فَقَالَ يَرَاهُ قَدْ وَجَّهَ لَكَ حَقَّكَ جَانِبًا لِي وَتَكْبَهُ وَتُخَاكِرُ

الى الجنان فيرقه بصره فيرى من الخير والنعمة ما يعجبه فيقول لمن هذا يا رب فيقول لمن هذا
 مست كذا فيركب بره والى تلك اوشاك ابراهيم فيرد اثنين فيركب كل واحد كذا فيركب كل واحد كذا

فيقول من هذا العنقه فيقول ايا رب فيقول اعفوك عن اخيك فيقول قد عففت عنه يا رب
 وعضو كذا كان لا يتركه فيكون له عفو عن كل ما كان عليه من ذنوب

فَيَقُولُ لِلَّهِ تَعَالَى خذْ بِيْذِائِيْكَ فَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ هَذَا الَّذِي يَكُنْ صَاحِبَ الْحَقِّ كَافِرًا وَاهًا اِذَا
 يَسْرُدُهُ تَعَالَى فَرَادِيْكَ اَيْنَ بَاقِيَ كَالِاتِّحَادِ كَرَحْمَتٍ مِنْ لِيْلَا
 بِهِيَ كَيْفِيَّتُهَا صَدَقَ كَلَامُهُ فِي كَافِرِيْنِهِ

كان كافرا فيكون الامر مشكلا جدا لانه لعدم استحقاقه لدخول الجنة لا يوجد طريق

لا رضاء له ولا اعطاء ثواب المؤمن اليه ولا لتتميم الله الكفر على المؤمن ولا يرجع عنه الحق

فیکون خصوصتہ اشد وکن اذا کان الحق للیہا ثم بان ضربہا بغير ذنب او ضربہا بجرہا

مرکب ذی خدمت بڑی محنت ہی اور ایسی ہی جب ہر ایک کا حق ہر گا کہ اور سکول خطا مارا ہو

دین نبی اور جہاں فوق طاعتی اولیٰ بیتعاہد علفھا ورماءھا تکرین خصوصیتھا یوم القیمۃ امشد

یا اے کونسل طاقت سوسے زلیلہ و دواہمہ یا اے کونسل چارہ یانی کہ خبر علی ہر تہ و تدبیر کی خصوصیت قیامت کی دن بڑی سخت ہوگی

الثالث عشر في بيان اخلاص التوحيد سبب لمحرمه النار قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

تیردین جنس اس بیان میں کہ تو حیدر اخلاص دل سے دوزخ کی آگ حرام کر دی ہے فرمایا سر اسے

صلی اللہ علیہ وسلم ما ہر! حدیث ہے ان لا الہ الا اللہ وان فیہد رسول اللہ صدقاً من قلم

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں کوئی معبود سوا اللہ کے اور بیشک محمد اللہ کے رسول ہوں یہی ولی الٰہی ہے اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں کوئی معبود سوا اللہ کے اور بیشک محمد اللہ کے رسول ہوں یہی ولی الٰہی ہے

ان کا دل بخواہ انکار کا مرے یا تو یہ کلمۃ الشہادۃ وان لم یستثنیٰ بالادام ولہ یستثنیٰ الذہور ولد

که دروغ من نه جاوید بخشیش کلمات کاپر هتای
 اگر چه دلور کویان نه دای
 اور سنا سی باز نری
 اور حقیق

لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لِمَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ لَاحِقٌ لَهُ يَوْمَ الدِّينِ هُوَ الَّذِي يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ لِيُخَوِّفَ بِهِ أُولَئِكَ فَتَرَى الْعَذَابَ لَاحِقًا بِالَّذِينَ كَانُوا فِي شَكٍّ مِمَّا كَانُوا يَعْبُدُونَ

شهادت کی سترچل جاتی اور پر عمل کر کے اور منہایت سے اجتناب کر کے کہو اور تعالیٰ اگر ہر حرم کو دیکھ
شہادت دے باستان الا و اور اجتناب النواھی حرمہ اللہ تعالیٰ علی الناس شہید الی هذا المعنی

فوله عليه الصلوة والسلام صدق من قلبه لان الشهادة اذا كانت عن ضمير القلب
 احمد بن اسفنديار - كبريائي - كبريائي - كبريائي

على المكلف معرفته من عقائد الايمان و في حقه تعالى وحق رسوله متدرج فيها لان الكلمة الاولى
 كالكلمة في حوزة عقائد الايمان هي واجب على كل من كان له من داخل في الدين

منها مركبة من نفى وثبات والذي نفى عن غيره تعالى وثابت له تعالى على طريق التصراف
 كقولنا لا اله الا الله تعالى واثباته تعالى على طريق التصراف

الالهية وهي تشمل على معنيين احدهما استغناؤه تعالى عن جميع ماسواه والثاني انفق جميع ما
 الالهية وهي تشمل على معنيين احدهما استغناؤه تعالى عن جميع ماسواه والثاني انفق جميع ما

اليه تعالى فلي هذا يكون معنى قوله لا اله الا الله لا مستغنى عن جميع ماسواه ولا مفقر اليه
 مستغنى عن جميع ماسواه ولا مفقر اليه مستغنى عن جميع ماسواه ولا مفقر اليه مستغنى عن جميع ماسواه

مكده الا الله تعالى اما استغناؤه تعالى عن جميع ماسواه فيوجب له تعالى الوجود والقدم و
 ماسواه ماسواه مستغنى عن جميع ماسواه مستغنى عن جميع ماسواه مستغنى عن جميع ماسواه

البقاء اذ لو لم يجب له تعالى هذه الصفات لكان محتاجا الى محدث لان انتفاء شيء من هذه
 فاعلم ان كل شيء من هذه الصفات لا يمكن ان يكون له تعالى فلو لم يجب له تعالى هذه الصفات لكان محتاجا الى محدث لان انتفاء شيء من هذه

الصفات يستلزم الحدوث وكل حادث محتاج الى محدث وكان يوجب له تعالى النعمة على النقص
 صفات من سوا الله تعالى فلو لم يجب له تعالى هذه الصفات لكان محتاجا الى محدث لان انتفاء شيء من هذه الصفات يستلزم الحدوث وكل حادث محتاج الى محدث وكان يوجب له تعالى النعمة على النقص

و يدخل في النعمة على النقص من الصفات التي لا يمكن ان يكون لها تعالى فلو لم يجب له تعالى هذه الصفات لكان محتاجا الى محدث لان انتفاء شيء من هذه الصفات يستلزم الحدوث وكل حادث محتاج الى محدث وكان يوجب له تعالى النعمة على النقص

و محتاج الى من يدفع عنه تلك النقص وكان يوجب له تعالى النعمة على النقص
 و محتاج الى من يدفع عنه تلك النقص وكان يوجب له تعالى النعمة على النقص

اذ لو لم يجب له تعالى النعمة على النقص لكان محتاجا الى ما يحصل به غرضه وكان يوجب له تعالى النعمة على النقص
 اذ لو لم يجب له تعالى النعمة على النقص لكان محتاجا الى ما يحصل به غرضه وكان يوجب له تعالى النعمة على النقص

ان لا يجب عليه فعل شيء من الممكنات ولا تركه اذ لو وجب عليه شيء منهما لكان محتاجا الى ذلك
 ان لا يجب عليه فعل شيء من الممكنات ولا تركه اذ لو وجب عليه شيء منهما لكان محتاجا الى ذلك

الشيء يستحيل به اذ لا يجب له تعالى الا ما هو كمال واما انفق جميع ما عدا الله تعالى فيجب له تعالى
 الشيء يستحيل به اذ لا يجب له تعالى الا ما هو كمال واما انفق جميع ما عدا الله تعالى فيجب له تعالى

القدرة والامارة والعلم والحياة اذ لو لم يجب له تعالى هذه الصفات لكان عاجزا عن ايجاد شيء
 القدرة والامارة والعلم والحياة اذ لو لم يجب له تعالى هذه الصفات لكان عاجزا عن ايجاد شيء

من الكائنات وكان يوجب له تعالى الوجودانية اذ لو لم يجب له تعالى الوجودانية بل كان معه
 من الكائنات وكان يوجب له تعالى الوجودانية اذ لو لم يجب له تعالى الوجودانية بل كان معه

في الالهية لم يفتقر اليه شيء من الكائنات للزوم عجزها ويوضح من انفق جميع ما عدا الله تعالى
 في الالهية لم يفتقر اليه شيء من الكائنات للزوم عجزها ويوضح من انفق جميع ما عدا الله تعالى

حادثا في العالم اذ لو كان شيء منه قدما لكان مستغنيا عنه تعالى غير محتاج اليه تعالى
 حادثا في العالم اذ لو كان شيء منه قدما لكان مستغنيا عنه تعالى غير محتاج اليه تعالى

والعلم والحياة لكان عاجز عن ايجاد شئ من العالم لان ايجاد القدرة وتأثير القدرة في شئ
 اور عليه ادرى فهو قوسه عاجز عن ايجاد علم من شئ فبما كبره في ايجاد قدرته كما في شئ ما من
 من الاشياء يتوقف على ارادة ذلك الشئ وامرارة ذلك الشئ تتوقف على العلم به لان القصد الى
 (اشياء) دون ارادة ادرى شئ في تبيين بركة اور ارادة شئ كما يدل علم في تبيين بركة
 ايجاد شئ مع عدم العلم به محال ولا تضاد بهذه الصفات الثلاث يتوقف على الحقيقة لكونها
 بغيره كبره في ايجاد شئ مع عدم العلم به محال ولا تضاد بهذه الصفات الثلاث يتوقف على الحقيقة لكونها
 شرطاً في افعالها فيكون وجود العالم بل وجود كل ذرة من ذراته دليلاً قطعياً على وجوده تعالى
 (اشياء) دون ارادة ادرى شئ في تبيين بركة اور ارادة شئ كما يدل علم في تبيين بركة
 وقدمه ويكونه واحداً متصفاً بهذه الصفات الاربع المذكورة وعلى استحالة اضدادها ولهذا
 اور قدم به كبره في ايجاد شئ مع عدم العلم به محال ولا تضاد بهذه الصفات الثلاث يتوقف على الحقيقة لكونها
 كان بعض اهل التوحيد يقولون المستلزام لا لا اثر على المؤثر ما لم يات شئاً الامر ان الله بعدة فان
 ينفي ايلي لا حجة ادرى شئ في تبيين بركة اور ارادة شئ كما يدل علم في تبيين بركة
 كل ذرة من ذرات العالم من حيث خلوها واحتياجها الى من يوجد لها اثر في تكلم بكلام لاخر
 (اشياء) دون ارادة ادرى شئ في تبيين بركة اور ارادة شئ كما يدل علم في تبيين بركة
 فيه ولا صوت ان لها موجد قديماً واحداً متصفاً بالقدرة والارادة والعلم والحياة ليسمع
 اور كبره في ايجاد شئ مع عدم العلم به محال ولا تضاد بهذه الصفات الثلاث يتوقف على الحقيقة لكونها
 كلامها السامع ولا يسمع الا من هم عن السمع المعزول والمرد من السمع السامع الباطن الذي
 ادرى شئ في تبيين بركة اور ارادة شئ كما يدل علم في تبيين بركة
 يسمع به كلام ليس بحرف فلا صوت ولا عري ولا عني على السمع الظاهر الذي لا يسمع به غير الاصوات
 اور كبره في ايجاد شئ مع عدم العلم به محال ولا تضاد بهذه الصفات الثلاث يتوقف على الحقيقة لكونها
 وتشارك فيه البهايم والانس اذ لا قد شئ تشارك فيه البهايم والانس والحاصل ان الانسان
 اور كبره في ايجاد شئ مع عدم العلم به محال ولا تضاد بهذه الصفات الثلاث يتوقف على الحقيقة لكونها
 لا يعرف من صفاته تعالى بالعقل الاما دل عليه افعاله تعالى فانه لم يدل عليه افعاله تعالى
 اور كبره في ايجاد شئ مع عدم العلم به محال ولا تضاد بهذه الصفات الثلاث يتوقف على الحقيقة لكونها
 كالسمع والبصر والكلام فقد يستدل على ثبوته تعالى تارة بالعقل وتارة بالنقل وتارة
 اور كبره في ايجاد شئ مع عدم العلم به محال ولا تضاد بهذه الصفات الثلاث يتوقف على الحقيقة لكونها
 الاستدلال على ثبوته تعالى بالعقل فهو انما صفات كمال واذا صفات نقصان
 اور كبره في ايجاد شئ مع عدم العلم به محال ولا تضاد بهذه الصفات الثلاث يتوقف على الحقيقة لكونها
 واتصافه تعالى بصفات الكمال وعدم اتصافه بصفات النقصان واجب فوجب اتصافه تعالى
 اور كبره في ايجاد شئ مع عدم العلم به محال ولا تضاد بهذه الصفات الثلاث يتوقف على الحقيقة لكونها
 بتلك الصفات واما وجه الاستدلال على ثبوته تعالى بالنقل فهو ان الشرح قد صرح بثبوتها
 اور كبره في ايجاد شئ مع عدم العلم به محال ولا تضاد بهذه الصفات الثلاث يتوقف على الحقيقة لكونها

البيان كما في حق تعالى لا اله الا الله وانه لم يسم شيئا من قبله
كما ان الله تعالى في واسطى بهي كالمية بول
كما ان الله تعالى في واسطى بهي كالمية بول
كما ان الله تعالى في واسطى بهي كالمية بول

في حق تعالى لكونها من علو رضى الاجسام فقد ظهر من هذا ان الكلمة الاولى من كلمتي الشهادتين
كيونك سيم دور ووصف جسامي بين اس من معلوم هو
كبهل كرمين دور وشارات كى كرمين بين

تضمنت الاقسام الثلاثة التي يجب على المكلف معرفتها في حق تعالى وهي ما يجب في حق تعالى
تتوزل فبين مشدح بين جنكى معرفت واسطى الله تعالى كى مكلف يروا جب هي معنى حوا حسب هي واسطى الله تعالى كى

وايستحيل عليه وما يجوز له والمراد بما يجب في حق تعالى صفاته الثبوتية وبما يستحيل
اور حوا كسهر مثال هي اور حوا بين هي اور صفات واجبه هي مراد صفات ثبوتية بين اور حوا بين هي مراد

عليه صفاته السلبية وبما يجوز له صفاته الفعلية واما الكلمة الثانية فقد حكم فيها بكون
صفات سلبية بين اور حوا بين هي مراد صفات فعلية بين اور حوا بين هي مراد صفات فعلية بين

محمد صلى الله عليه وسلم رسولا من عند الله وذلك في معرفة ذلك من دليل وذلك الدليل ظهور
محمد صلى الله عليه وسلم الله كى بهي كرمين اور اسكى معرفت كى واسطى كرمين دليل ظهور حوا بين اور حوا بين هي مراد

المعجزة على يد عند ادعائه الرسالة فان المعجزة تصديق فعل من الله تعالى لرسوله لا خلاف
معجزة رسول كى اتهم به مروت وعوى رسالت كى كيونك معجزة الله كى طرف هي فعل تصديق هي واسطى ابني رسول كى اسطى كرمين اور حوا بين هي مراد

من افعاله تعالى خارق للعادة قائم مقام صريح القول في تصديق رسوله في دعواه الرسالة فان
هي الله تعالى كى افعال هي خلاف عادات كى كرمين صاف لمراد هي واسطى تصديق ابني رسول كى رسالت كى دعوى بين كيونك الله تعالى كى

ما خلق امر خارق للعادة على يد رسوله حين ادعائه الرسالة صار كانه قال صدق رسول في كرمين
جس كرمين خلاف رسالت ابني رسول كى اتهم به رسالت كرمين اور حوا بين هي مراد

ما يبلغ عنى سوء كان تبليغه بقوله او فعله او سكوتة قال العلماء مثال ذلك ان رجلا اذا قال
تو كرمين بهي كرمين اور حوا بين هي مراد

في مجلسك بحضور جماعة وقال انا رسول هذا الملك بعثني اليكم بكذا وكذا من الشكايف فطلب
اور حوا بين هي مراد

منه حجة تدل على صدقه فقال اية صدقي اني اطلب من الملك ان يحالف عاداته ويقوم من
اور حوا بين هي مراد

اور حوا بين هي مراد

بينة صالحة يصيرها طاعة واقف ذلك قصد التعليم لغيرهم اذا ثبت هذا يجب على كل من
 عندك من غيري ان يصدق به وسماع طاعت برهانها في ذلك كما ان الله قد علم من كل احد
 ان يكون على حد عظيم ورجل شديد على ايمانه ان يسلب منه بان يصنع باذنه لو يلفظ

كثير من غيري كذا في
 اور حرج وفتاوى وادب كذا في
 سادس كذا في
 سادس كذا في
 سادس كذا في

بعقله الى حرافة ينقلها في حقهم خذلة المورخين ويتبعهم في بعضها بعض الجملة من الفسقة
 في معنى لوف يهود لقول في
 حرمي مورخ ما يجر اوكي حال من
 سادس كذا في
 سادس كذا في

فانهم لقللة تحصيهم وعدم تحقيقهم بما يفرون في ذلك بظاهر من الكتاب السنة وطه
 يسلك في علم في تحقيق بمعنى وقت اساتين مطاق ظاهر كتاب اور سلك في اخر اكر في حق
 قبل التمسك في معرفة الله تعالى ومعرفة رسوله بغير مظهر الكتاب السنة اصل من اصل
 كبري كبري معرفت الهي اور معرفت رسول من
 حرمي كذا في

الكفر قال الامام السنوسي وكذلك بلقي هذا العلم من حجر الكتب في المصنفين والفقهاء
 الام سوسى كذا في
 اور اسى كذا في
 حرمي كذا في
 حرمي كذا في

بلا تحقيق واما وجوب التبليغ لهم لاستحالة الكتمان عليهم فلا يخفى لو كانوا شيئا من الامم التبليغ لكان للنام
 في تحقيق في كبري اور واجب مواتي كذا في
 اور اسى كذا في
 حرمي كذا في

ما ورن بلا فتد اعبرهم في كتمان بعض ما امر بالتبليغ من العلم النافع لمن اضطر اليه وكيف يصير
 كبري كذا في
 حرمي كذا في
 حرمي كذا في

ذلك فان الكتمان حرام ملعون فاعله شهادة قوله تعالى ان الذين يكتمون ما انزلنا من
 كبري كذا في
 حرمي كذا في
 حرمي كذا في

الكتاب الهادي من قبل ما بينه للناس في الكتاب اولئك يلعنهم الله ويلعنهم اللعنون
 حرمي كذا في
 حرمي كذا في
 حرمي كذا في

واما اجاز الاعراض البشرية في حقهم فلا ينفك الاضطر في رسالتهم وعلو منزلتهم بل هي صما تزيدي
 حرمي كذا في
 حرمي كذا في
 حرمي كذا في

مرايتهم باعتبار تعظيم اجهم من جهة فايفارنها من طاعة صبره فانه تعالى كان قادرا على
 اعتبار عظمت ثواب كذا في
 حرمي كذا في
 حرمي كذا في

ايصاله اليهم ذلك الثواب العظيم بلا مشقة فليحتمل لكن يعظم حكمة اختيار ان يوصل اليهم
 حرمي كذا في
 حرمي كذا في
 حرمي كذا في

ذلك التواب مع تلك الاعراض رفقا بضعفاء العقول لئلا يعتقدوا فهم الا الوهية وفيها ايضا
 حرمي كذا في
 حرمي كذا في
 حرمي كذا في

دليل على صدقهم وكوهم مبغونين من عند الله تعالى او كون مظهر على ايديهم من الخوارق مخلوقة
 حرمي كذا في
 حرمي كذا في
 حرمي كذا في

لله تعالى من غير ان يكون لهم قدرة على اختراعها اذ لو كان لهم قدرة على اختراعها لرفعوا عن انفسهم
 حرمي كذا في
 حرمي كذا في
 حرمي كذا في

ما هو ليس منها من الرجز والجحيم والعطش والمحر والبرد واذية الخلق ونحو ذلك وفيها البصر أو البعد
 آثار ما ينبغي معرفته في الدنيا من كذا...
 عظمية وفي نشرها الأحكام للخلق المتعلقة بها كما عرفت أحكام السهو في الصلوة من سهو عليه السلام
 كصحة ذلك في الصلاة...
 وكيفية أداء الصلوة في حال الرجز والخوف من فؤاده عليه الصلوة والسلام وهبة أكل الطعام و
 أو كونه في حال الرجز...
 شرب الماء ونحوه من كل ما يشترطه عليه الصلوة والسلام فقد ظهر من هذا أن كل من شهد
 بالآيات...
 مع اختصارها من مقتضات الجميع على المكلف معرفة في حق تعالى بحق رساله من عقائد
 أو حرم احصاء كل حرم مكلف به أو باب معرفته...
 الإيمان وذلك جعلها الشرح دليل على ما في القلب من عقائد الإيمان حتى لا يقبل من أحد
 الإيمان من غير ما هو عليه...
 الإيمان لا يهمل فعله هذا ينبغي للعاقل أن يستحضر معناه ثم يستعمل به كراهه أصلاً أو مساء حتى
 يدرك...
 ثم ترجأ معناه بالجنة ودمه يسرنا الله للبداهة على ذكرها مع مباحها ولا حول ولا قوة
 إلا بالله العلي العظيم المجلس الرابع عشر في بيان آيات المنجي لصاحبه يوم القيمة
 قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من عبد الله لا اله الا الله ثم مات على ذلك
 الا دخل الجنة هذا الحديث من صحيح المصايب رواه ابو بكر ورواه غيره...
 كل من يأتي بكلمة الاولي من كلمتي الإيمان وان لم يات بالكلمة الثانية منها وليس كذلك لانه
 عليه السلام وان لم يكن كفيه أخرى كلمتي الإيمان لكنهما امره لان قول من يقول لا اله الا الله لا يستلزم
 دخول الجنة ما لم يضم اليه قوله محمد رسول الله كذا...
 انما يقولوه هو مات على ذلك انما روى التواتر على الإيمان الى الموت لان من لم يثبت على الإيمان بل
 ما على الكفر لا ينفعه إيمانه الذي كان قبل ذلك وانما ينفعه الإيمان الذي يكون ثابتاً الى الموت
 وهو...

حيث يكون سببا لدخول الجنة وان كان له ذنوب كثيرة لم يثب عنها فان من مات على الايمان
 وهو سبب جهنم واسمى دخلا جهنم ^{اخرجه وادخله جهنم} ^{اخرجه وادخله جهنم} ^{اخرجه وادخله جهنم}
 مع كونه مصرا على الذنوب غير ثابت عنها يكون في مشيئة الله تعالى ان شاء يعفو عنه ويزيله
 اكرجه وادخله جهنم ^{اخرجه وادخله جهنم} ^{اخرجه وادخله جهنم} ^{اخرجه وادخله جهنم}
 الجنة بلا حذاب وان شاء يعذب به بقدر ذنوبه ثم يدخل الجنة ولو بعد حين لكن ينبغي ان يعلم
 بلا عذاب جهنم ^{اخرجه وادخله جهنم} ^{اخرجه وادخله جهنم} ^{اخرجه وادخله جهنم}
 ان كلمتي الايمان تضمنهما اثبات ذات الله وصفاته وافعاله واثبات رسالة الرسول لا بد ان
 كونهما ايمان ^{اخرجه وادخله جهنم} ^{اخرجه وادخله جهنم} ^{اخرجه وادخله جهنم}
 يكون النطق بهما مع معرفة معناهما لان النطق بهما من غير معرفة معناهما لا يكفي في حصول
 كونهما ايمان ^{اخرجه وادخله جهنم} ^{اخرجه وادخله جهنم} ^{اخرجه وادخله جهنم}
 حقيقة الايمان لان الايمان مبناه على هذه الاركان الاربعة فاذا لم يتحقق العلم بالثبوت
 لا يكون لها طائل ولا يحصل اذ ليست هاتين الكلمتين بانزاع تحريك اللسان من
 غير حصول معناهما في القلب بل فضيلتهما بانزاع هذه المعرفة التي هي حقيقة الايمان فغلب هذا
 اي معنى ثابوتا ^{اخرجه وادخله جهنم} ^{اخرجه وادخله جهنم} ^{اخرجه وادخله جهنم}
 يجب على كل مؤمن ان يعتني باثباتهما في معرفة معناهما اذ هما من الجنة وسبب الخلاص من الجحيم
 في الدنيا والاخرة وقد نص العلماء على لزوم معرفة معناهما ولا لا ينفع بهما متلفظهما في لا يفتاد
 من الخلود في النار فان كثيرا من الامة قد استلوا عن شخص منطوق بكلمتي الايمان ويصلي ويصوم
 ويفعل الزوايا من العبادات لكن ينطقه وعبادته ليس على الايمان بعجم صواب الا قول ولافعال
 على حسبي ايري الناس يفعلون ويقولون حتى انه ينطق بكلمتي الايمان لكن لا يفهم منها معنى ولا
 يدري معنى كماله ولا معنى الرسول ولا ما اثبت وبعما يتوهم ان الرسول نظير كماله وهل
 ينتقم هذا الشخص بصدقه من صواب الا قول ولافعال وهل يصدق عليه حقيقة الايمان
 فيما يبيده وبين الله تعالى ام لا فاجابوا جميعا بان مثل هذا الشخص ليس له من الاسلام نصيب
 هذا كماله

الحري جميعاً فعلى المؤمن ان يحتز عن جميع المعاصي يسرنا الله الاحزان عنها المجلس الخامس عشر

عشر في بيان ان كل مولود يولد على فطرة الاسلام قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

ولم يولد على الفطرة فابواه يهودونه وينصرانه ويمجسانه كما بينت بالهيمة

بهيمة جمعاء هل يخلون فيها من جداء حتى تكونوا انتم نجد عن ربنا ثم قال فطرة الله التي فطر

الناس كلها هذا الحديث من صحاح المصاير رواه ابوهريرة ومعناه ان كل مولود من البشر يولد ا

على الفطرة السليمة والطبعة المستعدة لمعرفة الله تعالى والتدين بالحق والباطل بآمرك في من

العقل القوي والوضع المستقيم ولولم يعتز به من الخارب افة من فساد التزنية وتقليد الكافرين و

الانضمام الى الشبهات ونحو ذلك من الافات لصرف فطرته الى ما نصب لمعرفة الله تعالى من الدلائل

وانسند بها على وجوده اقرمه وكونه واحداً متصفاً بالقدرة والامارة والعلم والخبرة وسائر ما

يليق به من الصفات لكن يصد عن ذكره من الافات كما ان الهيمنة تولد سوية الاطراف سليمة من

الجذع الذي هو قطر الالف والاذن والشفة لولم يتعرض الناس لها بالكلية ونظم مني عما ذكره بقية سليمة

كما كانت فانه عليه السلام شبهه وكادة الطفل على الفطرة السليمة بولادة الهيمنة سليمة فغير المراد

بالسلامة في الهيمنة سلامتها عن العيوب الظاهرة وفي الطفل سلامة عن العيوب المعنوية الدافعة عن

معرفة الله تعالى وقبول امره وتحميه ثم انه عليه السلام بعد ما بين ان الناس كلهم يولدون على الفطرة

التي هي الاستعداد القابل لمعرفة الله تعالى والتدين بالحق والباطل بآمرك فيهم من العقول حتم

عليها فقال على طريق الاقتباس فطرة الله التي فطر الناس عليها فانه في قوله ان يقال الزم فطرة الله

سواء بطريقه من اقتباسه في تراجمه الى سيرة راسخه كونه من كل من يولد على فطرة سليمة لا يولد

على فطرة سليمة لا يولد على فطرة سليمة لا يولد على فطرة سليمة لا يولد على فطرة سليمة لا يولد

التي هي الاستعداد القابل لمعرفة الله تعالى والتعريف بين الحق والباطل فعمل هذا كان الواجب على كل
 فطر الله سبحانه وتعالى قال معرفت الحق ^{اور غير كرميال حق اور باطل كي} من فطره كما لو فطره
 مكلف ان لا يستعير تلك القطعة بل ينبغي له ان يستعملها في تحصيل معرفة الله تعالى والتعريف بين الحق
 مكلف به واجب كي كوس فطره كوس صانع كرمي ^{اور غير كرميال حق كي كوس فطره كوس معرفت انهم بين} معرفت انهم بين
 والباطل وليس المراد بمعرفة الله تعالى معرفة ذاته تعالى لان ذاته تعالى ليست معلومة للبشر بل المراد
 اور باطل كي استعمال كرمي ^{اور معرفت انهم كي مراد معرفت ذات انهم كي انهم بين} معرفت ذات انهم بين
 بها معرفة صفاته وصفاته فوات سلبية وشبوتية اما السلبية فتزني به تعالى عن جميع ما لا يليق
 معرفت صفات انهم كي كي اور صفات انهم ^{اور معرفت صفات انهم كي كرمي سلبتي انهم كي كرمي} معرفت صفات انهم كي كرمي سلبتي انهم كي كرمي
 به ما يشعر بالاحتياج والنقصان واما السبوتية فهي فوات القسم الاول الصفات التي يتوقف عليها انما
 انهم بين من صفات كرمي ^{اور نقصان لانهم كي كرمي} معرفت صفات انهم كي كرمي
 وهي القدرة والامارة والعلم والحياة والقسم الثاني الصفات التي لا يتوقف عليها افعاله وهي السمع والبصر
 اور اذكاره اور علم اور حيات ^{اور كوس كرمي} معرفت صفات انهم كي كرمي
 والكلام وتحقيق ذلك انه تعالى ليس محسوسا كالشمس والقمر حتى يعلم وحده وبالحواس ليس العلم بوجه
 اور كرمي ^{اور تحقيق اسكي سبب} معرفت صفات انهم كي كرمي
 ضروري بل العلم بكون الواحد نصف الاثنين حتى يعلم وجوده بالضرورة بل انما يعلم وجوده بالدليل
 حسي هم كرمي ^{اور كرمي} معرفت صفات انهم كي كرمي
 وذلك الدليل حدوث العالم وبيان حدوثه انه اعان واعراض والمراد بالاعيان الاحرام القائمة
 اور در دلس عالم كا حادث هو ما كي عالم كي حدوث كي دليل سبب كي كرمي ^{اور اعراض من احوال كي اور احوال من جوابي آب} معرفت صفات انهم كي كرمي
 دن وانها والمراد بالاعراض الصفات التي لا تقوم بذاتها بل تقوم بالاجرام وتلزمها ولا ينفك عنها وكل
 في سبب قائم من اور اعراض كي مراد صفات من جوابي ذات من كي سبب قائم من ^{اور كي سبب قائم من} معرفت صفات انهم كي كرمي
 منها حادث اما الاعراض فحدث بعضها يعلم بالمشاهدة كالحركة بعد السكون والضوء بعد الظلمة
 سبب دون حادث من اور اعراض من كي بعضون كا حدوث فمشاهدة من معلوم هو ما كي حسي ^{اور دون كي} معرفت صفات انهم كي كرمي
 والسواد بعد البياض وحدث بعضها يعلم بالدليل وهو طر بان العدم كما في اضداد ما ذكرنا وما
 اور حسي كي سبب سبب كي ^{اور بعضون كا حدوث دليل على معلوم هو ما كي} معرفت صفات انهم كي كرمي
 الاحرام فالدليل حدوثها انها لا تتولد عن الحوادث وكل ما يتولد عن الحوادث فهو حادث اما عديم
 اجسام كي حدوث كي دليل سبب كي كرمي ^{اور حسي} معرفت صفات انهم كي كرمي
 خلوها عن الحوادث فلا تتولد عن الحوادث والحركة والسكون وهو ظاهر مدرك بالبداهة ولا اضطراب
 اب كرمي ^{اور حسي} معرفت صفات انهم كي كرمي
 فلا يحتاج فيه الى تأمل وانتكار والحركة والسكون حادثان يدل على حدوثهما اتفاقهما وانقضاء
 اسين كرمي ^{اور كرمي} معرفت صفات انهم كي كرمي
 كل منهما عند وجوده لاخر وذلك مشاهد في بعض الاجرام وما يشاهد فيه ذلك فاص سكون الا
 كرمي ^{اور كرمي} معرفت صفات انهم كي كرمي

فيبطل وجود حادث لا أول لها فاذا بطل وجود حادث لا أول لها يبطل كون ما لا يخفى عن الحوادث
 ليس باطل هو وجود حوادث غير متناهية كما يجب وجود حوادث غير متناهية كما بطل هو انما يكون اجساما كالحادث حتى لا يبين
 قديما ثابتا في الاثر لا بطل كونه قديما ثابتا في الاثر لا بطل كونه حادثا فاذا ثبت كونه حادثا
 قديم او احدث من ثابت هو بطل ما يجب ان يكون قديم او احدث من ثابت هو انما يكون اجساما كالحادث حتى لا يبين
 لثبوت كون العالم بجميع اجزائه من الصفات وما فيها ومن الارض وما عليها حادثا محتاجا الى
 قديم به ثابت هو انما يكون قديم او احدث من ثابت هو انما يكون اجساما كالحادث حتى لا يبين
 محدث يخرج من العدم الى وجود وذلك الحادث يلزم ان يكون قديما واحدا متصفا بالقدرة
 كما هو كسوم من سبيل كذا اورده محب ضروري كذا قديم اورده واحد اورده صاحب قدرت
 والامرأة والعلم والحياة لا نه لولم يكن قديما بل كان حادثا لكان محتاجا الى محدث فيلزم الدور
 اورده صاحب قدرت اورده صاحب قدرت اورده صاحب قدرت اورده صاحب قدرت اورده صاحب قدرت
 والتمسك المذكور هو وجود حادث لا اول لها وكلاهما محال ولولم يكن واحدا بل كان اكثر من واحد
 لا نفس صهيح وجود حادث عرصة كذا اورده واحد اورده واحد اورده واحد اورده واحد اورده واحد
 لولم يبينهما التامع الموجب لعدم وجود العالم ولولم يكن متصفا بالقدرة والامرأة والعلم والحياة
 توبى كذا اورده واحد اورده واحد اورده واحد اورده واحد اورده واحد اورده واحد اورده واحد اورده واحد
 لكان عاجزا عن الاتحاد شي من العالم لان لايجادا اثر القدرة وتاثير القدرة في شي من الاشياء
 قديما عاجزا عن كذا اورده واحد اورده واحد اورده واحد اورده واحد اورده واحد اورده واحد اورده واحد اورده واحد
 يقتضي ارادة ذلك الشيء واردة ذلك الشيء يقتضي العلم به لان القصد الى ايجاد شيء مع العلم
 بدول لولم يبين كذا اورده واحد اورده واحد اورده واحد اورده واحد اورده واحد اورده واحد اورده واحد اورده واحد
 به محال ولا تصاف فحده الصفات الثلاث يقتضي الحياة لكونها شرطاً فيها فعلي هذا يكون وجود
 كذا اورده واحد اورده واحد اورده واحد اورده واحد اورده واحد اورده واحد اورده واحد اورده واحد
 العالم بل وجود كل ذرة من ذراته دليلا قطعيا على وجوده تعالى وكونه قديما واحدا متصفا
 تام كذا اورده واحد اورده واحد اورده واحد اورده واحد اورده واحد اورده واحد اورده واحد اورده واحد
 بهذه الصفات الاربع ولهذا كان بعض اهل النظر يقولون استدل بالاثار على المورث ما رايها شيئا
 اورده واحد اورده واحد اورده واحد اورده واحد اورده واحد اورده واحد اورده واحد اورده واحد
 الا رايها الله بده فان كل ذرة من ذرات العالم من حيث حدوثها واتقارها الى من يوجد لها
 او كذا اورده واحد اورده واحد اورده واحد اورده واحد اورده واحد اورده واحد اورده واحد اورده واحد
 لا تزال تنكلم بكلام لا حرف فيه ولا صوت ان لها موجدا قديما واحدا متصفا بالقدرة والارادة
 كذا اورده واحد اورده واحد اورده واحد اورده واحد اورده واحد اورده واحد اورده واحد اورده واحد
 والعلم والحياة وسائر ما يليق به من الصفات يسميها كلاما لا يسميها الذين هم على الجمع
 اورده واحد اورده واحد اورده واحد اورده واحد اورده واحد اورده واحد اورده واحد اورده واحد
 المعزولون والمراد من السمع الياسين الذي يصح به كلام ليس بحرف ولا صوت ولا عرف ولا يحسن
 اورده واحد اورده واحد اورده واحد اورده واحد اورده واحد اورده واحد اورده واحد اورده واحد

بعض

لا المعظم الظاهر الذي لا يسمع غير الاصوات وتشارك فيه الالهام لا انسان الا قد لا شيء تشابه لهما
 ظاهر مرادهم انهم في حسی سوار آواز که بچشم منظر برآید و این حانود و انسان را بر این مانی که کوس شئی که یا خوبتر و جسمی معارف
 الانسان والمحصل ان الکلف لا يعرف من صفاته تعالى بالعقل الاماد له عليه افعاله تعالى فالعقل
 اور انسان یکسان چون حاصل می بینی که آدمی صفات فیه می بود عقل و در می معلوم که کمالی جسم و او که افعال و احوال که بین او و صفات
 علیه افعاله كالسمع والبصر والکلام فقد يستدل على ثبوتها له تعالى تارة بالعقل وثارة بالنقل
 او که افعال و احوال که بین او و صفات فیه می بود عقل و در می معلوم که کمالی جسم و او که افعال و احوال که بین او و صفات
 اما وجه الاستدلال على ثبوتها له تعالى بالعقل فهو ان صفات کمال و اضدادها صفات نقصا
 استدلال عقلی ان صفات که ثبوت بر واسطی استدلالی که می بینی که صفات کمالیه بین او و صفات نقصانیه بین
 وانضافه تعالى بصفات الکمال وعدم انضافه بصفات النقصان واجب فوجب انضافه تعالى
 اور موصوف بر آواز استدلال که صفات کمالیه او بر موصوف بر آواز صفات نقصانیه او واجب می
 بتلك الصفات واما وجه الاستدلال على ثبوتها له بالنقل فهو ان الشرع قد ورد بثنائها له تعالى
 ان صفات می او استدلال عقلی ان صفات که ثبوت بر واسطی استدلالی که می بینی که صفات کمالیه بین او و صفات نقصانیه بین
 فوجب القطع بثنائها له تعالى ودليل النقل في هذه المسئلة اقوى من دليل العقل لان تلك الصفات
 سوار واجب بر آواز عقلی که ثبوت بر واسطی استدلالی که می بینی که صفات کمالیه بین او و صفات نقصانیه بین
 لا يتوقف عليها افعاله تعالى حتى يستدل بها على ثبوتها له تعالى وذاته تعالى لم يمكن معلوما لا احد
 افعال الاهی موقوف به بین می تا که افعال الاهی که ثبوت بر استدلالی که می بینی که صفات کمالیه بین او و صفات نقصانیه بین
 حتى يعلم انها في حقه تعالى کمال يجب انضافه بها حتى لو لم يتصف بها يلزم ان يتصفوا ضد افعالها
 تا که معلوم می شود که صفات استدلالی که واسطی کمالیه بین موصوف بر آواز صفات نقصانیه بین موصوف بر آواز صفات کمالیه بین
 واذكر من كونها كمالا لانها بالنسبة اليها ولا يلزم من كون الشيء بالنسبة اليها كمالا ان يكون
 او که کمالیه بر آواز صفات کمالیه بین او که کمالیه بر آواز صفات نقصانیه بین او که کمالیه بر آواز صفات کمالیه بین
 في حقه تعالى كمالا الا ترى ان الذلة ولا لزم كونها كمالا بالنسبة اليها فاعتنعان على الله تعالى
 و در جنب ذرات عالمی که کمالیه بر آواز صفات کمالیه بین او که کمالیه بر آواز صفات نقصانیه بین او که کمالیه بر آواز صفات کمالیه بین
 لكونها من علوم من الاجسام فعلى هذا يلزم في اثبات تلك الصفات له تعالى التمسك بالنقل
 او واسطی که می بینی که صفات کمالیه بین او که کمالیه بر آواز صفات نقصانیه بین او که کمالیه بر آواز صفات کمالیه بین
 عن الانبياء الذين ثبتت نبوة كل واحد منهم بالمعجزة القائمة مقام قوله تعالى صدق عبدی فی
 انبیاء می که ثبوت نبوة می ثابت می بود قائم مقام او و احوال که می بینی که صفات کمالیه بین او و صفات نقصانیه بین
 كل ما يلزم عن سماعه كان تبليغه بقوله و دخله اوسكونه لان المعجزة لتصدق بنسخة من الله تعالى
 جو جو می بود و می دان که می بینی که صفات کمالیه بین او که کمالیه بر آواز صفات نقصانیه بین او که کمالیه بر آواز صفات کمالیه بین
 لرسوله لكونها فعلا من افعاله تعالى خارقا للعادة منزهة عن صريح القول في تصديق رسول
 این رسول که می بینی که صفات کمالیه بین او که کمالیه بر آواز صفات نقصانیه بین او که کمالیه بر آواز صفات کمالیه بین
 في دعوى الرسالة فانه تعالى لما خلق امر خارقا للعادة على يد كعند ادعائه الرسالة صامر كانه
 واسطی رسالت که دعوی می بود که صفات کمالیه بین او که کمالیه بر آواز صفات نقصانیه بین او که کمالیه بر آواز صفات کمالیه بین

وَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ قُلُودًا قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّهُمُ الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ يَعْنِي أَنَّ أَعْمَالَ الْعَبْدِ جَنَّةٌ مِنْ دَاخِلِهَا كَمَا أَنَّ النَّارَ مِنْ دَاخِلِهَا يَوْمَ تَرَى عَلَى عِلْقَةِ السَّلَامِ كَمَا أَعْمَالُ خَاتِمَةِ الْمُسْلِمِينَ كَمَا أَعْمَالُ دُحَاكِي

مراد یہ ہے کہ اعمال آدمی کی

کہ اعمال خالصہ پر معشرہ میں

فی علیہ السلام فی

متعلقة في السعادة والشقاوة بأخراجه في حديث أخرنا عليه السلام قال اعملوا فكل

مُسْتَسْرِبًا خَلُولَهُ أَمَا مِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَسْتَرْجِعُ أَهْلَ السَّعَادَةِ وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ

آسان ہو گا جسکی واسطی سے شخص پیدا ہو گا یعنی جو شخص سعادۂ دنیا اور کوکھ اعمال سعادت مندوں کی سیسہ ہو گا اور جو محض

المشقاۃ فیفسہ لعلہا اللہ تبارک و تعالیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام یمن فی ہذا الحدیث ان کمال الحد

چہت ہی اوکو پچھتون کی سی عمل آسان ہوگی پس نبی علیہ السلام فی

مُہباء و مہربان اللہ ہی خلق کا جلالہ من تجلہ و اشرف من خلقہ و قد اعلم من کل شیء بحکمہ یجری
سامان اور تمکا ناٹا رہی جسکی راستی وہ پتہ الیگیا کی ایک اور پہاں جو ریدہ امپاں اس آفتاب پر کہ جنتی ہو تو اسد خانی

على يديه اعمال الجنة ويسر لها عليه حتى يموت ويدخل الجنة ومن خفق وقد رآه من اهل النار

يُحْيِي اللَّهُ عَلَى بَيْدِهِ أَعْمَالَ أَهْلِ النَّارِ وَيُنِيرُهَا عَلَيْهِ حَتَّى يَمُوتَ وَيُدْخِلُ النَّارَ أَعْمَالَ دَلِيلِ الْغُلَبِ الظَّنِّ

فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ يَوْمٍ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَرْضِ يَذَرُوهَا كَالْحِطَاءِ ۚ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْوَعْدِ ۚ لَا يَنْصَرِفُونَ إِلَّا طَائِفَةٌ لَمْ يُغَيِّرْ أَسْمَاءَهُمْ ۚ لَئِنْ لَمْ يَنْصَرِفُوا أَفْجَاءًا يَذَرُوهَا كَالْحِطَاءِ ۚ

کراچی دو روزہ قلمی کونسل

فی وقت منہ دفاتہ ہونے پیدائی میں یا یہ المرنہ اخیسہ سن وہ وقت معلوم نہ کر سکتے تھے۔

لن رزقه الله تعالى الفهم واليقظة من نوم العفلة والتفكر في أم الخاتبة وأسأل الله أن يجعلنا

فَبِئْسَ خَيْرُ مَنِ الْبَشَارَةِ فَاِنَّ الْمُؤْمِنَ اِلَهَ بَشَارَةٍ مِّنْ اِلَهِهِ تَعَالٰى عِنْدَ الْمَوْتِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ بِاَنَّكَ تَعْلَمُ سِرُّنَا وَتَخْفَى اَعْيُنُنَا وَتَدْرُسُ كَلِمَاتِنَا فَاَتُحَدِّثُكَ بِهَا

پہر ایسی پر ہڑی رہی لون پر اوتی بین فرستی کو تم درو اور نہ غم کھاؤ اور خوشی سوا اس بہشت کی جس کا نگو

وَصَلَّى عَلَيْهِ نَبِيُّهُ فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ أَنَّ الدِّينَ قُرْآنٌ وَرَبُّهُ بَيْتُهُ وَأَعْرَافُ بَوَاحِشِهِ ثُمَّ اسْتَقَامُوا
عَمَدَهُ تَبَاهَا اللَّهُ تَعَالَى فِي أَسْبَابِهِ بَيَانُ فِرَاقِهِ كَسَجْنِ الْأَوَّلِ رُبُوبِيَّتُهُ كَأَوَّلِهَا أَوْ وَحْدَانِيَّتُهُ كَوَلَانِهَا لِيَا بَهْرَهُ أَوَّلِي أَقْدَارِ

على ذلك الإقرار والاعتراف بالموت باتيان جميع المأمورات واجتناب جميع المنهيات ادلايا تحق

لاستقامة بدون ذلك بل يحصل الاعوجاج بترك شيء من المأمورات وارتكاب شيء من المنهيات

سفرات میں اسکی بہن ہری بلکہ استقامت میں جنبش آجی کی امورات کی ترک اور مہیات کی عملی

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب : **کتابت فی بیان حقیقت نبوت و کتب و احادیث و شریعت و فرائض و زکات و حج و عمرہ و صیام و غنیمت و شکر و قنوت و نماز و دعا و استغفار و توبہ و صبر و صلوٰۃ علیہ السلام و غیرہ** : کتابت درود اور دعا کرو

ولم ينفعه ذلك كما قال الله تعالى **تَكَانَ حَاقِبَتُهُمَا أَتَتْهُمَا فِي النَّارِ خَالِدِينَ فِيهَا** وذلك جزاء
 اور پس شیطان کو کچھ نہ دیا تو چنانچہ اسے تعالیٰ فرمادی کہ ہر بار اسے دوزخ میں
 سیر کر کے دوزخ میں آگے جس میں ساریس اور میں اور میں سارا
 الظالمین **وَأَمَّا الضَّعِيفُ** فی ایمان فإما يكون **حِبُّ اللَّهِ** تعالیٰ فی قلبه **ضَعِيفًا** فان كان فی
 کہیں باری اور ایمان کی مستی مسطور ہے کہ مستی میں تعالیٰ کو محبت کی دلیل
 ضعیف ہو جب اس کی

إِيمَانُهُ ضعف يستولى على قلبه **حِبُّ الدُّنْيَا** بحيث لا يبقى فيه **حِبُّ اللَّهِ** تعالیٰ شیء إلا من حيث
 ایمان میں مستی ہوتی ہے تو اس کی دل پر دنیا کی محبت چھا جاتی ہے کہ وہ میں محبت الہی کی کچھ گنتی نہیں دیتی
 مگر ہمیں کچھ
حَدِيثِ النَّفْسِ على وجه لا يظهر له اثر في مخالفة الهوى ولا يؤثر في الكف عن المعاصي ولا في الحث
 حبس و حبس ہوا کہ ہر گز مخالفت میں اور کچھ اثر نہ ہو اس میں جو
 اور نہ کچھ اس معاصی کی ممانعت میں جو
 اور نہ کچھ اثر

على الطاعات فينبغي ان يكون **حِبُّ الشَّهْرِ** وارتكاب السيئات فيترك ظلمات الدنيا على قلبه ولا تترك
 عبادت کی رغبت میں ہر سو شہوت اور یہ دن کی کریم اور ہر جا میں اور ہر جا میں گنہگار کی توبہ
 اور کئی دل پر چھو جاتی ہے اور ہر جا میں
تُطْفِئُ مَا فِيهِ من نور الايمان مع ضعفه فان جاء اليه سكرات الموت وعلم انه يفارق الدنيا وهي
 نور ایمان کا جو دوزخ میں ہوتا ہے بجائے حلا جاتی ہے اور جو کچھ ضعیف ہے جب اور کون سے حالت آتی ہے اور ہر جا میں کواب دنیا سے چلا اور دنیا

محبوبة له وجهها غالب عليه حتى لا يدركها وبتألم من فراقها يرى ذلك من الله تعالیٰ فيخشى
 اور کئی محبوب ہوتی اور کئی محبت اور ہر ایسی غالب ہوتی کہ اس کا چہرہ نہیں چاہتا اور کئی فرق میں اسے دیکھتا ہے محبت ہی کہ مستی میں تعالیٰ کی طرف سے ہی ہے
عَلَيْهِ ان يحصل في قلبه بغضه تعالیٰ بدل حبه فان اتفق خرج به روحه في تلك اللحظة
 ہمیں ہی کہ اس کی دلیل خدا کی طرف سے محبت کی حُب کہ نہ پیدا ہو جاتی اگر تقاضا اور میں حالت میں جان بھر گئی

يختم له بالسوء ويهلكها لكا ابدى والسبب المفضي الى هذه الورطة **حِبُّ الدُّنْيَا** والركون
 تو اس کا خاتمہ ہوگا اور محبت کو گویا گندہ ہوا اور بس اس کا کہ ہمیں دنیا کی محبت اور دنیا کی طرف توجہ
إِلَيْهَا والفرج بها مع ضعف الايمان الموجب لضعف حب الله تعالیٰ وهو الداء العضال الذي
 اور دنیا کی خوشی اور جو مستی ایمان کی جس کی محبت الہی مست ہر جا میں اور یہ بڑی سخت بیمار کئی حسین

عم اكثر الخلق فمن اراد النجاة من هذه الورطة فعليه بعد اخراجه حب الدنيا من قلبه وتصميم
 اکثر خلقت مبتلا ہے سورج شخص سے ملا ہے کچھ چاہی اور کولہ لازم ہے کہ اول دنیائی محبت دل سے دور کرے یہاں باقاعدہ
اعْتِقَادُهُ ان يخرج من المعاصي عن مشاهدتها ومشاهدتها لها وان يراغب على الطاعات
 درست کرے کہ ہر سو ہر چیز کی کہ نہ گنہگار کی طرف خیالی کرے اور طاعات دینی اختیار کرے

التي هي ثمرة حبة الله تعالیٰ ولا يتصور رغبة الله تعالیٰ الا بعد معرفته ان لا يحب الانسان الا لله
 کہ وہ محبت الہی کا پہل ہے اور محبت الہی نہیں ہو سکتی یہ وہ معرفت الہی کی اسو طہی کہ آدمی کو اسے تہ چیز کو محبوب نہیں کہتا
وَأَنَا يجب ما يعرفه فمن عرف الله بما يحب عليه معرفته وعرف ان جميع النعم الواصلة اليه والى
 محبوب ہوا کہ کہتے ہیں کہ سکو تا ہاں جس شخص سے کہ نہ چاہی لیکن ان وصاف میں جو اور کون ہے میں اور یہ سبھی کہ جتنی نعمتیں چھو اور اور کون جو حاصل ہیں

غيره ليس الا منه تعالیٰ لاجرم يجب فاذا احبه يسعي في تحصيل رضائه ويحترق عن موجبات
 سب اسے کہ طرف سے ہیں تو بیشک اسے کہ دوست کہیں کہ ہر جہاں کہ اور کون محبوب کیا تو اس کی رضا مندی میں کوشش کرے کہ اور کون عہد سے بچتا ہے کہ
سَخَطُهُ فيكون لا تقا الوصول احسانه ودخول جنانه به مقتضى وعدة ليسرنا الله تعالیٰ
 ہر توبہ ہوا کہ اس کی حاصل کہ قابل اور جنت میں جاتی کہ الہی اور کون وعدہ کی موافق ہو کر گیا خدا ہو کہ انسان کیجو

وعين ذلك ما هو محادثة ظاهرة لله تعالى ولمسوله قال ابن القيم في اغاثته من جهم بين سنة
 اور واداسكي اوصفاية كه صاف غلغت ہی اسکی اور اسکی رسول کی ابن قیم ایضا صاف کہتا ہی جو شخص جمع کر کے ہی دریا طریق
 رسول الله عليه السلام في القبور وما امر به وما نهى عنه وما كان عليه الصحابة والتابعين
 رسول الله صلى الله عليه وسلم في تركه في باب من اور حرام فرمایا اور موضع فرمایا اور جو طریق صحابہ اور تابعین کہتا
 وبين ما كان أكثر الناس اليوم رأي أحدهما مضادا للآخر ومناقضاه بحيث لا يجتمعان أبدا فإنه
 اور در میان اوس طریق کی جیسے اکثر لوگ آج کی جتنی ہیں تو ایک کو دروس کرنا برحق اور دوسرا کو ایسا کہ کرنا ہی جمع نہیں ہو سکتی کیونکہ غیر
 عليه السلام نهى عن الصلوة عندها وهم يخالفون ويصلون عندها وهي عن اتخاذ المساجد
 عليه السلام في قبره في يتركها منع فرمایا اور یہ لوگ خلاف کر کے قبروں کی پاس مقبرہ پر ہی ہیں اور قبروں پر مسجد بنانی منع فرمایا
 عليها وهم يخالفون ويبنون عليها مساجد ويسمونها مساجد وهي عن إيقاد السرج عليها وهم
 اور یہ خلاف کر کے اول پر مسجد بنانی ہی اور دوسرا کہ نام مساجد رکھتی ہیں اور موضع فرمایا قبر پر روشنی کرنی ہی اور یہ
 يخالفون ويوقدون عليها القناديل والشمع بل يفقر ذلك أوقافا وهي عن تخصيصها والبناء
 غلط ہے اسکی روشنی کی واسطی قندیلین اور شمعین بنانی ہیں بلکہ اسکی واسطی وقف خرچ مقرر کرتی ہیں اور موضع فرمایا حج گری ہی اور غلط بنانی
 عليها وهم يخالفون ويخصصونها ويعقدون عليها القباب وهي عن الكتابة عليها وهم
 اور یہ خلاف کر کے قبروں پر چوند کی عمارت بنا کر حج بناتی ہیں اور موضع فرمایا قبر کی اوپر گھنٹی سی اور یہ
 يخالفونه ويتخذون عليها الألواح ويكتبون عليها القرآن وغيره وهي عن الزيادة عليها غير ترايبها
 اسکی برخلاف اور غیر تختی لکھا کر اور قرآن وغیرہ دعائیں شریعتی ہیں اور موضع فرمایا کہ قبروں میں زیادہ اور ہی مثل مت بنانا
 وهم يخالفونه ويزيدونه عليها سوى التراب الأجر والأجر والحصى وهي عن اتخاذها عيداد
 اور یہ خلاف کر کے قبروں کو سوائے اصل مٹی کی کچنی یا پتھریں اور چوند زیادہ کرتی ہیں اور موضع فرمایا کہ قبروں کو عیدیت بنانا
 هم يخالفونه ويتخذونها عيداد ويجمعون لها كما يجمعون للعبيد وأكثر والحاصل أنهم متفقون
 اور یہ متفق ہیں کہ اگر کوئی عید بنائے اس پر انہرہ عرس کرتی ہیں جسے عید میں جمع ہو تو ہیں یا اوس ہی ہی زیادہ اور حاصل یہ ہے کہ یہ کچھ کچھ
 لما امره النبي عليه السلام وفي عنه وشاهدون لما جاء به وقد دل الأمر لهؤلاء الضالين المضلين
 نبی علیہ السلام کی حکمتی اور اس وقت میں جائز اور خلاف کرتی ہیں اور اسکی احکام ہی اب یہ حال ہو گیا ہی اس طائفہ گمراہ اور گمراہ کوئی ایسا کہ
 الى ان شرعوا للقبور حجابا ووضعوا له مناسك حتى يعض غلاتهم في ذلك كتابا وسماه منا
 کہ قبروں کا حج کرنا شرع ہو گیا ہی اور اسکی آداب اور طریق مقرر کی ہیں یہاں تک کہ بعضی ٹھون کی اس باب میں کتاب تصنیف کر کے اسکا نام مناسک
 من المشاهدة تشيها منه للقبور بالبيت الحرام ولا يخفى ان هذا مفارقة لدين الاسلام ودخول
 حج المشاہدہ کہایا یعنی قبر کو عیدیت الحرام کی مشابہہ ہے فرمایا اور ظاہر ہے کہ یہ اعتقاد گمراہ دین اسلام ہی الگ ہے کہ بت برستوں کی
 في دين عباده الاصل ما نأظر الى ما يدعيه من النبي عليه السلام في القبور من النهي عما تقدم ذكره
 دین میں داخل ہونا ہی اب یہ کہہ دیجئے کہ در میان طریقہ نبی علیہ السلام کی قبروں کی اس باب میں کتاب تصنیف کر کے اسکا نام مناسک
 وبين ما شرعه هؤلاء وما قصده من التباين العظيم ولا ريب ان في ذلك من الفساد ما يعجز
 اور در میان طریقہ اس گمراہ کی اور جو یہاں کہتی ہیں کتنا فرق ہی اور کتنا تباہی اتنی فساد ہیں
 الانسان عن حصره متباينها الموقر في الاثنان بها أو متباينها تقصيدها على المساجد التي هي
 کہ انسان گستاہو ہونکتا ہی ایک یہ کہ قبروں کی اتنی تعظیم کرتی جس سے ملکہ فتنہ میں پڑیں ایک یہ کہ قبروں کی فضیلت مسجدوں پر ہی ہے

لصحابة والتابعين حرف واحد بل فيها من خلاف ذلك كثير من الأحاديث المرفوعة التي من جعلها
أولها (ورويها) أي أولها التابعين أي كغير من خلفين بل كأولين أي كخلاف بهت حديثين مرفوعين
صحيحين

قوله عليه السلام كنت نهيتمكم عن زيارة القبور فمن اراد ان يزور فلينس فلا تقولوا هجر الى فحشا
 ابيك به خبيث هي كمنيتي لمكونه كاتبا قرون في نهيتي ابي جعفر كان في نهيت كوجاهي قوديات شكري برغش بان يرت ٥٥
 واي فحش اعظم من الشرع اذ قلوا فداكم الا ان اراد من الصحابة فاكثر من ان يحاط بها فمن جعلتها
 وادركوا فحش وادركوا فحش كمنيتي قرون في نهيتي ابي جعفر كان في نهيت كوجاهي قوديات شكري برغش بان يرت ٥٥

ما في صحيح البخاري ان عمر بن الخطاب مرى اضر بن مالك يصلي عند قبر فقال القبر القبر قال بن
 ابي و تاجو صحيح البخاري من بن كعمر بن الخطاب في اضر بن مالك و كذا كذا في اضر بن مالك و كذا كذا في اضر بن مالك

القيم في عائته هذا يدل على انه كان من المستقر عند علم ما نهى عنه نبيهم من الصلوة عند

القبول وفعل لا يدل على اعتقاده جوازاً أنه يحتمل أن لم يره أو لم يعلمه أنه فتر أو دهل عنه

فلما نبه عمر بن الخطاب عبيداً كذا اتخذ المشركين من اهل الكتاب قبوراً انبياءهم

وَصَلَّى لَهُمْ عِيدًا فَانْتَمَوْا كَأَنَّهُمْ يَجْتَمِعُونَ لِزِيَارَتِهَا وَتَسْتَغْلِقُ بِاللَّغْوِ الطُّرُوبُ فَهَافَنَّهُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ

السَّلامُ اَمْتَهُ عَنْ ذَٰلِكَ كَمَا رَوَى عَنْ ابِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلامُ قَالَ لَا تَجْعَلُوا قُبْرِي عِدْرًا مُفْصِلًا

سواء فی الجہات کما سمي منہا کیا چنانچہ ابو ہریرہؓ ہی روایت ہے
 علیؑ فان صلواتکم تبلیغنی حیث کنتم فان قبرہ علیہ السلام مع کوئہ سید القبر و افضا قبر

وہو شک تہارے دوست میرے پاس پہنچیں گی جہاں سے بڑے بڑے شکر فر علیہ السلام کو باوجودیکہ نامور زمین کی قبروں میں بہتر اور افضل ہی

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله
الطاهرين
فصل في بيان ما يجب من تعظيم النبي وآله
والتقرب إليهم
بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله
الطاهرين
فصل في بيان ما يجب من تعظيم النبي وآله
والتقرب إليهم

صلواتہ علیہ وسلم فان صلواتکم تبلغنی حیث لکنتم ان ما بینا له من امتہ من
سلام بطور اشارہ کہ اس قول سے دو چیز ہو میری اوپر ہیں درود تمہاری جو کہو پہنچتی ہے جہاں سے تم لوگ پہنچنا کہاتے کہ طرف سے

صلوة والسلام عليه يحصل له مع قرآنهم من قربة ويعدهم عنه ولا حاجة لهم الى اتخاذ
 دواد و سلام آب که حاصل از این قبری نزدیک ہوں یاد و در ہوں بہر کیا حاجت ہی کہ آئیں گے

[illegible]

بدا اذا مرها من مكان يبرزون عن دراهم ويكشفون رغوهم ويضعون جباههم على الارض

قبلون الارض ثم اذ وصلوا اليها يصلون عندها ركعتين ثم ينشرون حول القبر
بهرج باس حافى من ثوبه ركعتين فداك

فَسَاكُمْنَهُ كَالْمَسَاجِدِ الْمُبْنِيَةِ عَلَى الْقُبُورِ فَإِنَّ حُكْمَ الْإِسْلَامِ فِيهِ أَنْ يَنْهَضَ كُلُّ أَحَدٍ بِأَرْضِ

روح سے پاک کر دیں

میں جسکے حکم اسلام کا اس باب میں یہ کیوں سکھوٹا کر

أما قوله يا أيها الذين آمنوا فليوفوا بالعقود فكذلك جاء في القرآن الكريم في سورة البقرة الآية ٢٢٣

اور ایسی تکمید اور شرح کہ فردا پر مباحثی گئی ہیں سکاد اویا و حصہ ہی اسوہ کی سبکی زیاد رسول کی افرائی اور ایسی سبکی اور جنو

بناءً على معصية الرسول وبخالفة فخر الهدى من مسجد الضره فاعلموا السلام هي

عادت که حیوانیکی حاوی رسولی، افغانی، اوستا، کادیا، سیریا

سبح و الحمد لله رب العالمین
 سبحانک یا ارحم الراحمین

ولمن فاعله وكذلك يجب إبطاله كل قنديل من سراج وشتمه أو قدرت على القبول لأن فاعله لك ملعون ملعوناً

اور اس کی بنا پر کوہست کی بی زبیدی ہی ایک دو کربا احمد اور جرائع نور شیع کا جو قدر سرور و کما دین امیر اسلامی کہ مدتی کربلا معلوم رسول اللہ

اللَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَكُلُّ الْعَيْنِ مَرَّةً مَرَّةً عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيُحْيِي الْمَيِّتَ وَهُوَ الْعَلَمُ لَا يَجُوزُ أَنْ يَمُوتَ

رَشْمُ الْأَرْبَعِ الْأَوَّلِ فَإِنَّهُ مِنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَالْوَاقِعُ بِالْإِذْنِ مِنَ الْكَفَّارَةِ مِثْلُ كَفَّارَةِ الْيَمِينِ

قبول ہر دینی کی اور تنہائی کی اور امداد اسکی چاہر بہن کی کیونکہ جو بہت گنگہ کی ہی اسکا درکار کرتا چاہر بہن کے گنگہ ہر قسم کی کام ہی

ولا ان يوقف عليه شئ من ذلك فان هذا الوقف لا يصح ولا يحل اثباته وتنفيدنه وقال الامام ابو بكر الطر

اور وہ دفع سجاد کی قہر کی راستی کچھ ایسے کا مشک بہت دفع صحیح بنیں اور یہ مسدود رکھا احوال

اور ہمدانی کے نام سے ایک کتاب ہے جس میں اس طرح کی سی باتیں ہیں

انصار و انصار کے لئے دعا کی یہاں راجدہ جگر بیلصلہ اس کے یعصموا درجوں بہرہ و سلفہ اس
 جاد کر تہ خاک رحمت ہو جسکے تھو اسبا رحمت معلوم ہو کو رنگ اوسپر فقیر کر کے آتی ہیں اور صحت اور سفارہ اور کسبہ کا امید رکھتی ہیں

قبلها ويصنعون بها السامير والحق في ذات النواط فاقطعوها وذات النواط شجرة المشركين كانوا

اور اس میں یقین رکھ لی ہیں اور جہاں پہنچتی ہیں پس وہ ملت الہیاتی اور کون کاٹ ڈالو اعدائے مولانا مسٹر کون کا درخت نہ

يعلقون عليها السليمة وامتعتم ويعلقون حولها اماري البجاري في حجبى وعن ابى واولد

اے خدا! میں نے اللہ سے دعا کی کہ وہ اسے قاضی کرے۔

کہ وہ کہتا ہے کہ ہم پر اصرار ہے کہ اللہ جل جلالہ علیہ وسلم کی

يعكفون حولها وينوطون بها أسلحتهم فيم امتنعهم يقال لها ذات أنواط فمر ربابسة فقلنا يا رسول الله

او کی گرد چاک کیا کہ کسی اور کو سیرابی ہستار اور ہسلاب لگا دیتی تھی۔ ہوسکا نام دولت افراط تھا۔ جب ہم اوس درخت سنگری کی تو خرص کیا یا رسول اللہ

بجعل ثلثات لأمهات ثلثات فقال النبي صلى الله عليه وآله وسلم إنما قال مؤمنون ائمنوا بغير ثلثات

الهة ثم قال انكم قوم تجهلون لانه قد سمعتموه يقول انكم فاعلوا اتحاد هذه الهة لتعبدوا الهة

حقیقتی کا مسودہ یہ ہے کہ ہم کیا حاصل و کم ہر سال استعانت کے لئے جو پہلی کسی قسم کو ستر کی طرح ہو چکی ہو جس سے جب نظر کرنا ہو تو یہ بھی اسی حال میں آئے گا کہ اس کی کڑا رہے ہو مگر وہ دیکھ کر ہی

والعلوف حولها الخ والحمد لله تعالى مع انهم لا يعبدونها ولا يشعرون بها شيئا فاما الظن بغيرها فاما بقصد

اور چونکہ یہ میرا اوس دوست ہے کہ جو سنی ہے اور میری حاجت خلعتی ہی سرور اور کیا حال کرتا ہے اس کا قصہ یہ ہے

[illegible]

البدعة السيئة المكرهة هي من قبيل البدعة الحسنة المشروعة بدليل كون بعض الاشياء المحمودة
 او مكروهة من قبل الله تعالى او مكروهة من قبل الله تعالى او مكروهة من قبل الله تعالى
 بعد الصحابة حسنا كبناء المدارس والربط والخانات ونحوها من انواع الخيرات التي لم تعهد في عهد الصحابة
 اذ يقال له غابت حسنة الادلة الشرعية الصحيحة فهو ما كان لا يكون بدعة فيبقى عموم العام في
 الاحتياطين على حاله او يكون مخصصا من هذه العام والعام الذي يخص منه البعض دليل فيما ملخص
 من ادعي بنيت حسن العبادة للحدث وكونها مخصصة من هذا العام يحتاج الى دليل يصلح ان يكون
 مخصصا لان عادة اكثر البلاد وقوله كثير من الزهاد والعباد ليس مما يصلح ان يكون معارضا
 كلام الرسول عليه الصلوة والسلام وكذلك الدليل المخصص هو الدليل الشرعي من الكتاب
 السنة والاجماع الذي هو مخصص اهل الاجتهاد ومن ليس اهل الاجتهاد من الزهاد والعباد فهو في حكم
 العموم لا يعتد بكلامه الا ان يكون موافقا للاصول والكتب المعتبرة وهذه قاعدة دلت عليها السنة
 والاجماع في كتاب الله تعالى ما يدل عليها ايضا وهو ان تعالى قال اقم لهم شركا كشيء عظيم
 الذي من ما لو كان ذلك به الله فمن احذر شيئا يتقرب به الى الله تعالى من قول او فعل من غير ان يشرع
 الله تعالى فقد شرع في الدين ما لم ياذن به الله تعالى فمن تبعه فقد اتخذ شريكا وصعبوا كما قال
 الله تعالى في حق اهل الكتاب اتخذوا احباء لهم ورضياعهم اربابا من دون الله فقال عري بن حاتم
 للنبي عليه السلام ما عبدوهم فقال عليه السلام اطاعوهم فمن اطاع احدا في دين لم ياذن به الله تعالى
 فقد عبده واتخذ ذوبا فاعلم من هذا ان كل بدعة في العبادات البدنية المحضة لا تكون لاسيئة و
 لا لاجل لا يفيق كثير من الناس بين احسنة والسيئة فيظنون ان كل ما استحسنه نفوسهم هو الاليه
 بعد اذ لا يفيق كثير من الناس بين احسنة والسيئة فيظنون ان كل ما استحسنه نفوسهم هو الاليه

طاعهم بالحسناء معدون السيئة من الحسنه فقد خطوا خطا كبط عسراء لانهم دين الله

المهلكه والجاده المجبة في مسيها والصاغة في هذا ان يعال الناس لا يجوز ان يستأوا انهم

مصلحة ان لا اعنفوا فيه مفسدة لم يجدوه فصاره الناس مصلحة بنظر في السبب فان كان

السبب امر اقل حد بعد النبي صلى الله عليه وسلم فحجوز احداث ما تدعو الحاجة اليه كالم

الذات فان السبب الذي اليه ظهور الفرق الضالة فانهم لما لم يظهر في عهده عليه السلام

لم يحجوا اليه وان كان المقضى لفعله موجودا في عصره عليه السلام لكن تركه لعارض مالم يثبت

فذلك ان يجوز احدا به كجمع القرآن فان المانته منه في حياته عليه السلام كون الوحى لا ينزل

في غير الله تعالى ما يشاء فال ذلك المانته بوقته عليه السلام واما فان المقضى لفعله في عهده عليه

موجودا من غير وجود المانته منه ومع ذلك لم يفعل عليه السلام فاحدا انه تغير زيد الله تعالى

اذ لو كان فيه مصلحة لفعله عليه السلام اوجت عليه ولما لم يفعل عليه السلام ولم يحث

علم انه ليس فيه مصلحة بل هو بدعة قيمية سيئة مثاله الاذان في العبدان فانه لما احدثه

بعض السلاطين انكره العلماء وحكموا بركا حته فلو لم يكن كونه بدعة دليل على كراهته لقليل

هذا ذكر الله تعالى وادعاء الخلق الى عبادة الله تعالى فيقاس على اذان الجمعة او يدخل في العمرة

التي من حملته ما فوله تعالى واذكروا الله في كرات كثيرة وفوله تعالى ومن احسن قولهم فمن دعا الى الله

لكن لم يقولوا ذلك بل قالوا ان فعل ما فعل عليه السلام كان سنة كذلك ترك ما تركه عليه السلام

مع وجود المقضى وعدم المانع منه كان سنة ايضا فانه عليه السلام لما امر بالاذان في الجمعة

انه عليه السلام لا يجوز ان يقتضى ان يدعو الى كس ما تركه عليه السلام

منه عليه السلام لا يجوز ان يقتضى ان يدعو الى كس ما تركه عليه السلام

صحة ما ذكره

فعليك ما لا يتابع فان خاف الامور لا تدرك بالقياس وما ترى كيف نذيت الى الصلوة ونهيت عن
 غيرها من الامور التي لا بد من قيامها في كل وقت من كل يوم ^{في كل وقت من كل يوم} وكذا ما بين كتاب من كتب رعية في الامور
 في جميعها انما امرت بتركها بعد الصبح والعصر وعند الطلوع والغروب والزيوال وذلك ينتهي الى ذلك
 ما هو من الامور التي لا بد من قيامها في كل وقت من كل يوم ^{في كل وقت من كل يوم} وكذا ما بين كتاب من كتب رعية في الامور
 تلتها انما روى في الاحياء فكما ان العقول تقتصر عن ادراك منافع الادوية مع ان التجربة سبيل
 ما في ذلك من الامور التي لا بد من قيامها في كل وقت من كل يوم ^{في كل وقت من كل يوم} وكذا ما بين كتاب من كتب رعية في الامور
 اليها كذلك تقتصر عن ادراك ما يتبع في الاخرة مع ان التجربة غير مصطرة بها وانما يكون ذلك لورجم
 المي في عقل قاصر في راحة كذا في الامور التي لا بد من قيامها في كل وقت من كل يوم ^{في كل وقت من كل يوم} وكذا ما بين كتاب من كتب رعية في الامور
 اليها بعض الامور التي لا بد من قيامها في كل وقت من كل يوم ^{في كل وقت من كل يوم} وكذا ما بين كتاب من كتب رعية في الامور
 ما هي من الامور التي لا بد من قيامها في كل وقت من كل يوم ^{في كل وقت من كل يوم} وكذا ما بين كتاب من كتب رعية في الامور
 وقال صاحب شمع البخرين في شرحه ان رجلا من العبداء في الجنة لم ير ان يصلي قبل صلوة العبد
 صاحب جمع لول الله انما شرحه من بيان كماله في كل وقت من كل يوم ^{في كل وقت من كل يوم} وكذا ما بين كتاب من كتب رعية في الامور
 فيها على فقال الرجل يا ابا عبد المؤمن اني اعلم ان الله تعالى لا يعذب على الصلوة فقال فقال اني اعلم ان
 رسول الله صلى الله عليه وسلم كان لا يصلي الا في كل وقت من كل يوم ^{في كل وقت من كل يوم} وكذا ما بين كتاب من كتب رعية في الامور
 الله تعالى لا يعذب على فعل حتى يفعل رسول الله صلى الله عليه وسلم كذا في كل وقت من كل يوم ^{في كل وقت من كل يوم} وكذا ما بين كتاب من كتب رعية في الامور
 له تعالى كذا في كل وقت من كل يوم ^{في كل وقت من كل يوم} وكذا ما بين كتاب من كتب رعية في الامور
 والعبث حرام ففعله تعالى فعذبك به يعني العنك لنبية وقال صاحب البداهة بكرة ان يتقبل بعد
 اورعنت حرام في كل وقت من كل يوم ^{في كل وقت من كل يوم} وكذا ما بين كتاب من كتب رعية في الامور
 الغير اكثر من ركعتي الفجر لا تله عليه السلام لم يرد عليه ما مع حرصه على الصلوة فانظر كيف جعل
 طهر صلواتك سرور وركعتك مسكن في كل وقت من كل يوم ^{في كل وقت من كل يوم} وكذا ما بين كتاب من كتب رعية في الامور
 ففعله عليه السلام في باب العبادات دليل على الكراهة وقال ابن الهمام ما تزد من العبادات بدعيه كذا
 ما هو من الامور التي لا بد من قيامها في كل وقت من كل يوم ^{في كل وقت من كل يوم} وكذا ما بين كتاب من كتب رعية في الامور
 والبدعة باقية احتياط وما تردد بين البدعة والسنة يتركه لان ترك البدعة لا يضره والامانة
 اورعنت كذا في كل وقت من كل يوم ^{في كل وقت من كل يوم} وكذا ما بين كتاب من كتب رعية في الامور
 عيانا وفي الخلاصة مسألة تدل على ان البدعة امتدخرا من ترك الواجب حيث قال اذا
 كذا في كل وقت من كل يوم ^{في كل وقت من كل يوم} وكذا ما بين كتاب من كتب رعية في الامور
 شك في صلاته هل صلاها ام لا ان كان في الوقت فعليه ان يعيدها وان خرج الوقت فليتركها
 شك واقع بغيره انما اذا كان في الوقت فليتركها وان خرج الوقت فليتركها
 لا تنقض فيه ولو كان الشك في صلوة العصر يقرأ في الركعة الاولى والثالثة ولا يقرأ في الثانية و
 كذا في كل وقت من كل يوم ^{في كل وقت من كل يوم} وكذا ما بين كتاب من كتب رعية في الامور
 الرابعة فتعين لاولين القراءة في الفرض واجب وتدل على تركه حذر لاعتقال وقوع النفل بعد العصر
 كذا في كل وقت من كل يوم ^{في كل وقت من كل يوم} وكذا ما بين كتاب من كتب رعية في الامور

في كل وقت من كل يوم

في كل وقت من كل يوم

الصحابة فقط او الاستغراق خصائص الجنس فيراد بالاسلام اهل الاجتهاد الذين هم الكاملين في صفته
 مما به من فقط واما ما سئل عن اختصاص جنس كل من يبره من مسلمين في الاجتهاد والى علماء دين هو صفت اسلام من كمال بين
 الاسلام من صفه المطلق الى الكمال لان المطلق عند عدم القبيحة ينصرف الى الفرد الكامل وهو المجتهد
 واسم من صفه المطلق الى كماله اسم كل من يبره من مسلمين في الاجتهاد والى علماء دين هو صفت اسلام من كمال بين
 فيكون المعنى ثمره الصحابة او اهل الاجتهاد حسنا فهو عند الله حسن وثمره الصحابة او اهل الاجتهاد
 اب سب معني هو سب جنسيتك كصحابة واما ما سئل عن اختصاص جنس كل من يبره من مسلمين في الاجتهاد والى علماء دين هو صفت اسلام من كمال بين
 فيبقى فهو عند الله قبيح ويحوز ان يكون للاستغراق الحقيقي فيكون المعنى ثمره جميع المسلمين حسنا
 فيجب جميع من سوره الله في ذلك اب سب معني هو سب جنسيتك كصحابة
 فهو عند الله حسن وثمره جميع المسلمين فيبقى فهو عند الله قبيح واما ما سئل عن اختصاص جنس كل من يبره من مسلمين في الاجتهاد والى علماء دين هو صفت اسلام من كمال بين
 سوره الله في ذلك حسن اب سب معني هو سب جنسيتك كصحابة
 المشهور لهم بالخبر للقرن المشهور لهم بالكذب وعدم الاعتقاد في قوله عليه السلام خير القرن قرني
 جس من بين مشاهير في اب سب معني هو سب جنسيتك كصحابة
 الذي بعثت فيهم ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثم يقتضوا الكذب فلا تعذر القولهم وادعاهم ولا ياب
 جس من بين مبغوضين اب سب معني هو سب جنسيتك كصحابة
 ان الصحابة والتابعين والائمة المجتهدين كانوا من ماجاوز قدرا الضرورة من البدع فيبقى فهو عند الله
 صاحب اب سب معني هو سب جنسيتك كصحابة
 قبيح ومثل قوله عليه السلام لا تجتمع امتي على الضلالة فان المراد بالامة في هذا الحديث اهل الاجتهاد
 قبيح اب سب معني هو سب جنسيتك كصحابة
 الذي هو بطلان مجتهد ليس فيه فسق ولا بدعنا صلا لان الفسق يورث التهمة ويسقط العدالة وصلا
 حين اب سب معني هو سب جنسيتك كصحابة
 البدع يذرعوا الناس الى البدع ولا يكون من الامة على الاطلاق لان المراد بالامة المطلقة اهل
اب سب معني هو سب جنسيتك كصحابة
 السنة والجماعة وهم الذين طريقهم طريق النبي عليه السلام واصحابه دون اهل البدع والضلال
 سنت اب سب معني هو سب جنسيتك كصحابة
 كما قال النبي عليه السلام امتي من استن بسنتي ويحسان امرها باقتي جميع الامة بناء على ان الاضافة
اب سب معني هو سب جنسيتك كصحابة
 كالام قد تكون للاستغراق فيكون المعنى لا يجمع جميع امتي في زمان من الازمنة على الضلالة كما
اب سب معني هو سب جنسيتك كصحابة
 اذا اجتمع اليهود والنصارى بعد تبليغهم على الضلالة فيكون هذا الحديث موافقا لقوله عليه السلام
 لا يزال طائفة من امتي فائذين بامر الله لا يضرهم من خذلهم ولا من خالفهم حتى ياتي امر الله اذا انقزل
اب سب معني هو سب جنسيتك كصحابة

صحة لا يصح اتباعه و... يعلم بطلانه فضايعا علم بطلانه المجلس التاسع عشر

بيان بدعية صلوة النوافل بالجماعة كالرغائب وغيرها ذال رسول الله صلى الله عليه وسلم

الله عليه وسلم في خطبة يوم الخزرجة الوداع الزمان قد استبدلنا كهيئة يوم خلق السموات والارض السنة اسعشر شهرا منها اربعة حرم ثلاث متواليات ذال لقعدة وذال الحجة والحرم ورجب

مضر فزالذي بن جادى وسبعان هذا الحديث من صحيح المصانير رواه ابو بكرة ومعناه ان الزمان

الذي انقسم الى الشهر والاعوام عاد الى ما كان عليه ورجعت السنة الى اصل الحسبان الذي خلت

الله تعالى يوم خلق السموات والارض عاد الى الذي اجمعه بعد فكان اهل الجاهلية انزلوه من علمه

مالي الذي احدثه وهو النسي الذي ذكره الله تعالى في كتابه وقال انما النسي زيادة في التفسير

ومعناه ما حيز تحريم شهر الى شهر اخر ولهم في الجاهلية كانوا يعظمون شهر الحرام ورمية من ابراهيم

واسمعيل عليهما السلام وكانوا يحرمون فيها القتال حتى احدث النسي فغيروا التحريم لانهم بسبب كون

عامة معاصيتهم من الغارة كانوا اصحاب حروب وغارات فاذا جاء شهر حرام ومن في حرب كان يشق عليهم

ترك الحرب فيجلبونه ويحرمون مكانه شهر اخر حتى يفضوا لخصم شهر واعتبروا بعد العدد ورجعوا

نزدوا في عدد شهر السنة وجعلوها ثلث عشرة واربع عشرة بنسب لم الوقت ولذلك ورد التفسير

على العدد في الحديث فانه عليه السلام بين فيه ان السنة اثنا عشر شهرا وانها في شرعها مقدر

بشير القمر لا بسير الشمس يفعلها اهل الكتاب ومن هذا الاشهر القمرية اربعة حرم ثلث منها متواليات

وهي ذال لقعدة وذال الحجة والحرم ورجعوا الى ما اضيف الى مضر في الحديث لان قبيلته

التي حال له من قبله

التي حال له من قبله

التي حال له من قبله

التي حال له من قبله

التي حال له من قبله

التي حال له من قبله

التي حال له من قبله

في الكتب المتبعة كالكا في غيره ان الفقهاء اتفقوا على كراهة الجماعة في النوافل بعد التراويح والكسوف والنزول
 جيس كان في غيره صاف ذكره في كراهة الجماعة في النوافل بعد التراويح والكسوف والنزول
 ولا يستقام اذا كان سبي الايام اربعة وقالوا ان التطوع بالجماعة انما يكره اذا كان على سبيل التداخي بان
 اور استقام في ذلك كما يشكو في كراهة الجماعة في النوافل بعد التراويح والكسوف والنزول
 يجمع جماعة فوق الثلثة ويقدر اياها الواحدة وحدا والثنان يواحد لا يكره وفي الثلثة اختلاف
 كثر من سبي زيارته مع بركه اربعة ايام كثر من اور اربعة ايام كثر من اور اربعة ايام كثر من اور اربعة ايام
 في امر يكره اتفاقا وقد ثبت في الاصل ان الاداء بالجماعة فيما شرعت فيه الجماعة كالمكتوبات والجمعة و
 اور اربعة ايام كثر من اور اربعة ايام كثر من اور اربعة ايام كثر من اور اربعة ايام
 العبد والتراويح والوتر في رمضان اداء كامل في غيرها عيب نقصان بمنزلة الاصل المزملة وذلك الصلوة
 اور عيب اور اربعة ايام كثر من اور اربعة ايام كثر من اور اربعة ايام كثر من اور اربعة ايام
 ليست منها فيكون الجماعة عيبا ونقصانا ولو بعد المند لان التفل بالجماعة مكروه ومعصية والنذر
 اور اربعة ايام كثر من اور اربعة ايام كثر من اور اربعة ايام كثر من اور اربعة ايام
 بالمعصية لا يجوز ولا يلزم الوفاء به لما ثبت في صحيح البخاري عن عائشة انه عليه السلام قال من نذر
 اور اربعة ايام كثر من اور اربعة ايام كثر من اور اربعة ايام كثر من اور اربعة ايام
 ان يطعم الله ومن نذر ان يعصى الله فلا يصعب هذا الحديث يدل على ان النذر انما يجب الوفاء به اذا
 اور اربعة ايام كثر من اور اربعة ايام كثر من اور اربعة ايام كثر من اور اربعة ايام
 كان في طاعة الله تعالى والمراد بطاعة الله هنا ما ليس بواجب لمعصية لان النذر مفهوم الشرعي انما
 اور اربعة ايام كثر من اور اربعة ايام كثر من اور اربعة ايام كثر من اور اربعة ايام
 المباح فلا ينعقد في الواجب في المعصية بل ان وقع في المعصية يحرم الوفاء به ويلزم الكفارة كما في الامين
 اور اربعة ايام كثر من اور اربعة ايام كثر من اور اربعة ايام كثر من اور اربعة ايام
 لان حكمه حكم الامين عند كثير من العلماء منهم ابو حنيفة واصحابه وجمهور ما روي عن عائشة انه
 اور اربعة ايام كثر من اور اربعة ايام كثر من اور اربعة ايام كثر من اور اربعة ايام
 عليه السلام قال لا نذر في معصية وكفارته كفارة يمين وفي حديث اخر رواه ابن عباس انه عليه السلام
 اور اربعة ايام كثر من اور اربعة ايام كثر من اور اربعة ايام كثر من اور اربعة ايام
 فان نذر النذر في معصية وكفارته كفارة يمين فان قيل صلوة التيسير اصلها ثابت عن النبي عليه
 اور اربعة ايام كثر من اور اربعة ايام كثر من اور اربعة ايام كثر من اور اربعة ايام
 فهل يجوز اذاؤها بالجماعة بعد النذر في هذه السبلة قال الجواب ان الجماعة في النوافل لما كانت مكروهة كراهة غير
 اور اربعة ايام كثر من اور اربعة ايام كثر من اور اربعة ايام كثر من اور اربعة ايام
 تكونها بدعة كان النذر بها ذكروها ايضا فلا يجوز اذكارها لاسيما مع وجود تخصيص الوقت بل يجب على الملتزم
 اور اربعة ايام كثر من اور اربعة ايام كثر من اور اربعة ايام كثر من اور اربعة ايام
 اتباع الحق وان لم يدر كوما فيه من المصالح ولا حذر زعن البدع والمحدثات وان لم يفهم ما فيها من الغلط
 اور اربعة ايام كثر من اور اربعة ايام كثر من اور اربعة ايام كثر من اور اربعة ايام

لوجود هذا العمل ابتدئ من فعل المعاصي لأن من يفعل المعاصي يعلم حمة ما فعل فإما يستغفر عنه
 توجاهت إليه من معاصي غير من تحت ربه أو من غير معصية كراهي فإما تباين كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي
 وسد عليه ويحصل له الذلة ولا تكسار بخلافه فإما تباين كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي
 واد استمر منه هو تباين كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي
 في الدين لا يستغفر من معاصي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي
 ومن بين من لا يستغفر من معاصي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي
 أنه قال فسمعت ظهور بني آدم بالمعاصي والأفوار وفصموا ظهرهم بالتوبة والاستغفار فحدث لهم
 كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي
 ذنوبها لا يستغفر من معاصي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي
 كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي
 فان من يفعل البدعة ينعم به في طاعة وعبادة فبكن شاق الله تعالى ولرسوله لا يستحسنه ما كراهه
 كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي
 الشنع وفي عنه وهو الأحداث في الدين فإله تعالى قد شرع لعباده من العبادات ما فيه كفاية لم وأكل
 شرعي لم وأكل شرعي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي
 دينهم فإله عليهم نعمته كما حربه في كتابه اليوم أكملت لكم دينكم وأتممت عنايتكم نعمتي فالزبدية
 أو كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي
 على الكمال نقصان واختلال وليس لأحد أن يقول تلك الصلوة وإن كانت بدعة إلا أن فيها الأذكار وقراءة
 كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي
 القرآن فيرجع إلى التراب في مقابلة تلك الأذكار والقراءة إذ يقال إن تلك الصلوة لما كانت بدعة وضلوا كما دل ذلك والقرآن
 مما هو في دينهم من كراهي فإما تباين كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي
 الوقت فيها من قبل خلط الطاعة بالمعصية فهو معصية أخرى أشد استقباحاً من الأولى لا يجوز أن يعجز عنها وكان اليكسار لان يقلل من ذلك
 من كراهي فإما تباين كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي
 الصلوة لقوله تعالى أنزع عني الذي ينبغي عبداً إذا أصلي وإن يستدل على خيريتها بما روى أنه عليه السلام
 من كراهي فإما تباين كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي
 قال الصلوة خير موضوع إذ يقال له ما قلت إنما هو في صلوة لا يخالف الشرع بوجه من الوجوه وذلك
 فإما تباين كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي
 الصلوة مخالفة للشرع من وجوه على ما ذكره العلماء في تصانيفهم منها الاعتداء على الحديث الموضوع
 فإما تباين كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي
 فإنه إذا ثبت كونه موضوعاً يخرج من الشرعية ويكون مستعملة من خدام الشيطان ومنها فعلها
 كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي
 بالجماعة فإن الجماعة في النوافل مكرهة فكيف فيها ومنها تخصيصها بليلة الجمعة وقدره والنهي عن تخصيص
 بها من كراهي فإما تباين كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي فإما تباين كعصبي كراهي

وهذا الحديث وجه تخصيص هذه الأعضاء بذلك العذاب ان صاحب المال اذا لم يعود نفسه
 او سر حديث من ذكره في ادراج خصصت ان اعطاك سائر عذابك يجرى كمال والى ادى كوجب زكوة حتى عادت من غير
 اعطاء الزكوة بعد وجوبها اي في وقتها فهو اذا اراد الفقير الطالب للزكوة يعبر وجهه واذ اساله فقير
 كرجل زكوة واجب هو اور وقت يكتفي بوجهه شخص جيب فقير كرجل يكتفي بوجهه او توتير في جيبها او
 عنه ويؤلى اليه جنبه واذ ابلغ في السؤال يقوم من مقامه ويؤلى اليه ظهره ويذهب اليه يعطيه
 بهر كركوش موثريته بهر كركوش في سوال من زكوة في كواشي يكتفي بهر كركوش او يكتفي بهر كركوش او يكتفي بهر كركوش
 شيئاً من حقه الذي هو الزكوة فتأذى الفقير بكل واحد من هذه الافعال فيعذب به الله تعالى
 او سكا حتى يكتفي بهر كركوش او يكتفي بهر كركوش او يكتفي بهر كركوش او يكتفي بهر كركوش
 يجعل امواله التي هي الدينار والدرهم الواحد من نارتكوي بها تلك الأعضاء التي اذى بها الفقير
 بهر عذاب ديتا بهر كركوش او يكتفي بهر كركوش او يكتفي بهر كركوش او يكتفي بهر كركوش
 وروى عن ابن مسعود انه قال لا يوضع دينار على دينار ولا درهم على درهم ولكن يوسع جلد حتى
 او ابن مسعود في حديثه بهر كركوش او يكتفي بهر كركوش او يكتفي بهر كركوش او يكتفي بهر كركوش
 يوضع كل دينار ودرهم موضعاً على حدة كلماته ووصل إليها من اولها الى آخرها اعيد ذلك الى
 او ابن مسعود في حديثه بهر كركوش او يكتفي بهر كركوش او يكتفي بهر كركوش او يكتفي بهر كركوش
 او لها حتى يصل الى آخرها هكذا يستمر هذا النوع من العذاب يوم القيمة حتى يحكم بين العباد
 او ابن مسعود في حديثه بهر كركوش او يكتفي بهر كركوش او يكتفي بهر كركوش او يكتفي بهر كركوش
 فيرى سبيل ما الى الجنة ان لو يكن له ذنب سواه او كان لكن الله تعالى عفى عنه واما الى النار ان كان
 بهر كركوش او يكتفي بهر كركوش او يكتفي بهر كركوش او يكتفي بهر كركوش
 على خلاف ذلك وفي حديث اخر انه عليه السلام قال من انا الله ما لا يؤذ زكوة مثل له ماله
 كخلاف هو او ابن مسعود في حديثه بهر كركوش او يكتفي بهر كركوش او يكتفي بهر كركوش او يكتفي بهر كركوش
 يوم القيمة شيئا او قومه زبستان بطوقه بهر كركوش او يكتفي بهر كركوش او يكتفي بهر كركوش او يكتفي بهر كركوش
 او سكا مال كخلاف هو او ابن مسعود في حديثه بهر كركوش او يكتفي بهر كركوش او يكتفي بهر كركوش او يكتفي بهر كركوش
 ولا يحسنون الذين يتحلون بما آتاهم الله من فضله هو خير لهم بل هو شر لهم سيطون ما آتاهم الله
 بهر كركوش او يكتفي بهر كركوش او يكتفي بهر كركوش او يكتفي بهر كركوش
 به يوم القيمة فانه عليه السلام بين في هذا الحديث ان من اعطاه الله تعالى مالا ولم يؤد زكوة ماله
 ان قيامت كركوش او يكتفي بهر كركوش او يكتفي بهر كركوش او يكتفي بهر كركوش
 يجعل ماله يوم القيمة في صورة الحية التي اخسر راسها من كثرة سميها وطول عمرها ولها فوق
 قيامت كركوش او يكتفي بهر كركوش او يكتفي بهر كركوش او يكتفي بهر كركوش
 عينيها نكتتان سوداوان وهي اوحش ما يكون من الحيات وتجعل في عنقه كالطوق ثم ياخذ يشد فيه
 وروى انه كركوش او يكتفي بهر كركوش او يكتفي بهر كركوش او يكتفي بهر كركوش
 وتلدغه وتقول له انا مالك الذي جمعته ولم يؤد زكوة فله ما كان في صم الزكوة مثل هذا الشئ بل
 كركوش او يكتفي بهر كركوش او يكتفي بهر كركوش او يكتفي بهر كركوش

غنى المال وغنى النفس خير الصدقة ما كان عن أحد الغنيين ما عن غنى النفس عن غنى المال اذا
 غنى المال كونه غنيا في الدنيا او اجد صدقة به في جوكى في الدنيا او غنى النفس كونه غنيا في الآخرة
 لا بد للمتصدق فيما يذله ان يستغنى عنه ما يستأثره نفسه وقوة شريته ثقة بالله تعالى كما
 كمنه في كثرته ان كثره ان جوده في اوى في نياز به في اوقافه في الدنيا او غنى النفس كونه غنيا في الآخرة
 فعله اوبكر الصدق او ماله الذي بقي في يده بعد البذل ان لا يجوز لاحد ان يصرف قوت عياله
 به كمنه في كثرته ان كثره ان جوده في اوى في نياز به في اوقافه في الدنيا او غنى النفس كونه غنيا في الآخرة
 الى الفقراء ويتركهم جياعا الا اذا مرضوا به واذا ناله فيه بل لا يجوز له ان يعطى احد الا مما يفضل
 يات دى اورا كونه غنيا في الدنيا او اجد صدقة به في جوكى في الدنيا او غنى النفس كونه غنيا في الآخرة
 عن نفسه وعباله كاجاء في حديث اخر ان عليه السلام قال خير الصدقة ما ايقنت غنى عني ان
 ائني اورا في عياله كمنه في كثرته ان كثره ان جوده في اوى في نياز به في اوقافه في الدنيا او غنى النفس كونه غنيا في الآخرة
 للمتصدق لا يذله فيما بين له عن احد الا من امان ان يستغنى عنه بماله او يستغنى عنه بماله وهذا
 خیرت كثرته ان كثره ان جوده في اوى في نياز به في اوقافه في الدنيا او غنى النفس كونه غنيا في الآخرة
 افضل اليسارين لما روى في الحديث الصحيح انه سمع قال ليس الغني عن كثرة المال انما الغني عن الفقر ان
 استغن من كثرته ان كثره ان جوده في اوى في نياز به في اوقافه في الدنيا او غنى النفس كونه غنيا في الآخرة
 تصدق ما قدر عليه من قوت يومه وصار على الجوع يكون صدقته افضل اذ لا شك في كون
 خیرت كثرته ان كثره ان جوده في اوى في نياز به في اوقافه في الدنيا او غنى النفس كونه غنيا في الآخرة
 الصدقة بالشئ مع الحاجة اليه افضل اذ لم يضرب ذلك بدينه من ضعفه عن القيام في الصلوة و
 صدقة ائني جيزا كمنه في كثرته ان كثره ان جوده في اوى في نياز به في اوقافه في الدنيا او غنى النفس كونه غنيا في الآخرة
 كشف العورة وقد مدح الله تعالى الانصار على ذلك وقال ويؤثرون على انفسهم ولو كان بهم خصاصة
 في انفسهم جوده في اوى في نياز به في اوقافه في الدنيا او غنى النفس كونه غنيا في الآخرة
 القسم الثاني هم الذين لا يقدرون على هذه المرتبة بل يسكنون اموالهم لمواظبة الحاجة ومواساة الخيرات
 دورى كثرته ان كثره ان جوده في اوى في نياز به في اوقافه في الدنيا او غنى النفس كونه غنيا في الآخرة
 وليس قصدهم في الامساك التمتع والتمتع بل قصدهم فيه الاتفاق بقدر الحاجة ثم صرف الفائض الى
 اورا كثرته ان كثره ان جوده في اوى في نياز به في اوقافه في الدنيا او غنى النفس كونه غنيا في الآخرة
 وجوه الخيرات فها ظهرت القسم الثالث هم الذين يقتصرون على ادعاء واجب عليهم فلا يزيدون عليه
 خیرت كثرته ان كثره ان جوده في اوى في نياز به في اوقافه في الدنيا او غنى النفس كونه غنيا في الآخرة
 ولا يفتصرون عنه وهذه المرتبة اقل المراتب وعلى هذه المرتبة اقتصر اكثر الناس لبعثهم بالمال وميلهم
 نادرى كثرته ان كثره ان جوده في اوى في نياز به في اوقافه في الدنيا او غنى النفس كونه غنيا في الآخرة
 اليه وضعف جهدهم بالآخرة وليس بعد هذه المرتبة شئ من المحبة بل من ينزل من هذه المرتبة ينزل في
 اورا كثرته ان كثره ان جوده في اوى في نياز به في اوقافه في الدنيا او غنى النفس كونه غنيا في الآخرة
 الكتاب في ادعاء المحبة ويظهر من نفسه ان ادعاه من المحبة كان من لقلقة اللسان فعلى هذا يجب
 نادرى كثرته ان كثره ان جوده في اوى في نياز به في اوقافه في الدنيا او غنى النفس كونه غنيا في الآخرة

مؤید صدیق کی کتاب : جین ادسکی دوزخ کی بابت ہولی ہی اسٹوڈنٹ اینڈ عباسی سوسائٹی کی پیکیٹری صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا کہ خیرات

[illegible]

بلا اظہار و فنون الاستخفاف و باطنہ الذی ہو صبیحہ امر ان احدهما کراہیۃ اخراج المال عن بد
و طرح طرح کی استخفاف اور باطن میں جس کی یہ حالت پیدا ہوتی ہے دو باتیں ہیں ایک تو اپنی نقد میں سے مل کر کئی کئی گنا اور
شدت کے ساتھ اس کی نفسہ و الثانی رومن عام صخیر من الفقیر و ان الفقیر یسبب حاجتہ احسن منہ مرا
سکی دوسری یہ سمجھ کر کہ میں غریبی ہوں اور غریبوں کو جانتی ہوں مجھے یہ دیکھ کر بہت کڑی

وصفت کل منہا الجہل اما کون کراہیۃ تسلیم المال جہلا فلاں من کراہ بدل درہم فی ہفتا بلۃ عابد
اور اصل منشا درو کا جہالت ہی بہرہ مال ہی کی اسٹی حالت کی بات ہی کہ جس شخص کو ایک روپہ حرج کر یا چار روپہ کی فاسطی اسوگہ گندی

الفا فهو سنديد الحاقة لانه يبذل المال بطلبه ضاء الله تعالى والثواب في الدار الاخرة وهو خير من الدنيا
اسمى رايده احسن جامل كون من السوا سعل كركوة واسم صامدي رد تعالى كدي حاني اي اوله حرت من جواد كاتوب حاصل من كاد و تمام دنيا ساي

واینها اوما کران رویه نفسه خیدامه جه لافلانہ لو عرف فضل الفقر علی التقی و عرف خطر

في الآخرة لما استحقه بل بتبرك به وتبني درجته لان صلى الله عليه الاغنياء يدخلون الجنة بعد القدر
آفرست من كسا خروف صحرى ترنك در كز حقیقه جانتا كذا لای حرکت لبراز ورك در صك اندرك ورك اسلنى كذا كوكم
محلها و غیره پس دانوس میجی است

عام وكيف يستحقه وقد جعل الله تعالى حادماله اذ يكتب المال بجهده وليست كنهه منه ولا يجهده

وقد كلفان يسلم الى القدير ودر حاجته وبكف عنه الفاضل التي يصير له لو سلم اليه والغني فمسي

المسعى في رزق الفقير ومعه تزعفه بالترام مشاق الاسفار في البراري والبحار وحراسة الفضائل من

والدنيا زالى ان يبيت وياكلها لا غنى له بقاء ما الكسبه في تحصيلها عليه من كل وزاره سرنا الله

[illegible]

۱۱۱) اعمال جو تیری رسم کی موافق ہونا، لطف، انور کرم اور احسان کا
 نامیدوں کے عظمیٰ مظہر، روزہ کی فضیلت میں

الكتبة مدحة قبيحة يجب الإحتساب عنها لأن الفقهاء قد اتفقوا على كراهة الجماعة في النوافل خاصة في التراويح
بما سمعت مما استدعتني في جامعها من الأساطير كقضاء أسير متعدين من عقولكم في جماعت سوى تراويح

والاستسقاء والكسب اذا كان معي الا مأم الأربعة والصلاة التي فصل في تلك الليلة بالجماعة الكثيرة و
 او صلاة استسقاء او صلاة كسب في كل عام في جميع هذه ركوعه هي اربعة ركعات كل ركعة ركعتين من غير أن يركع

لسمى صلوة البراءة بـ"بعدة" أيضاً لعدم وقوعها في عصر الصحابة والتابعين بل لما ظهرت بعد المائة
هجرة المرأة ارتكاباً لمركب جبراً وإي وبنى بدعتاً لا تأسيلاً كما يحابى ارتكابها من قبله من غير تبيين حتى عكس حجت نبوية على جادوسرى كى كبد

الرابعة من الهجرة النبوية فانها حدثت في السبع الاضراسنة ثمان واربعين واربعمائة واصلاها على

مذکره الامام الطوسی ان رجلاً تابلسیا قدم بیت المقدس فقام یصلي ليلة النصف من شعبان المجید
بیت المقدس کیا اور مسجد اقصا کی اندر شب و روز کو بارہ صلہ پڑھنی شروع کی

آخر جمعہ واحمد نام تان نمرا تان فصاحتہ الا کہ جمعہ کثیر نم جاء فی العام الثانی فصلی معہ خلیفہ مقتدی کہ ہو گسا بہر دوسرہ بہر سیراہر جہ تھا اسی کارید کا سرکاری یا پتا کہ ربی سماعت ہوگی بہرہ فصل اگلی رس میں آیات اوکی تا

تشریہ ساعت فی المساجد وانتشر فی البلاد واستقر سنۃ بین العباد وقد رزقہا العلماء من
بخلق فی زمانہ ہجری بہار وحوادث میں یہ سیر کی اور ملت کے طریق سوں غرالیہ اور واسطی علی عمرہ وکلمہ متاجرین فی

انسان سحر و جادو کا بڑا شکار ہے۔ اس کے دل میں ہر لمحہ سحر و جادو کی باتیں گونجنے لگی ہیں۔ اس کے دل میں ہر لمحہ سحر و جادو کی باتیں گونجنے لگی ہیں۔ اس کے دل میں ہر لمحہ سحر و جادو کی باتیں گونجنے لگی ہیں۔

من الصدقة في السر والعلانية : فان كانها الى امرئ عنة ، فذلك المثل والصلوة

اسماء الم. كان مشهوراً بين الناس بالعلم والدين فان الناس اجمعين في مسيرته
 بالعلم والدين فان الناس اجمعين في مسيرته بالعلم والدين فان الناس اجمعين في مسيرته

از این شخص که در میان شهر بم بود ایسی شخص بر پیدای و صاحب یکی کس سعدات متکرر کی و اول بخوار
 ده المذکات آن حضور مع عدم الاکار و هم للعامة ان هذه الافعال مساحاة و هنداب

الطوطی کہ اگر آجانا بخوشی خاطر رام گوئی کہ اس دم میں سیدہ کو کنگا کہ یہ افعال مباح ہیں ایستغفرہن
ما فکدن حضورہ شہیدۃ عظمیٰ و طوطی العوامان تلك الافعال مستحسنة ثم عا فاذن اترك

جاء في اليسى مقام من عام لولكي كان من رؤسب و اليجا كريبافال لمدي شرع متحن بين حدوده شخص
بته ولم يحرم في المسجل تراك اللبابة وانكر نقله لعه عن غير بدله ولسانه يسللم من الام

غفر له عنه يا ليت شعربعض الناس هو ولم حضوره ان هذه الافعال غدر مضمرة عند

ی بده که لا یتوغموا الشرع ولا رضاه اهل الدین فرما یتوغم بعض الناس عن ذلك فیحصل له التا

عت بن رستم انکو جائز کہتی ہے اور اہل دین پسند کرتی ہیں ہمیں کیا عجب ہے کہ بعض لوگ سی باز آویں ہم اسکو ثواب حاصل ہے

من رمضان لا نطوعا والراد بالمتعني عن الصوم فيه الصوم بنية صوم رمضان لانه يلزم ان يؤدى
كصوم رمضان كما يبينه في غير موضع من كتابي في معرفة تركي كقولنا في لزوم روية هلال رمضان في كتابي
قبل هجوي وقته وقد مر انه جرم لحدوث عماد بن ياسر مع فافيه من التشبه باهل الكتاب في زيادتهم
كما في حديثه في كتابي في معرفة تركي كقولنا في حديث عماد بن ياسر مع فافيه من التشبه باهل الكتاب في زيادتهم
في مدة صومهم فعلى هذا ينبغي للمعني ان يصوم في ذلك اليوم منتظرا غير مفطر ولا عازم على
اسمك موافق من كون يومه حائطا كما هو صدق في صحيح كونه منتظرا في
فان ثبت قبل الضحوة الكبرى انه من رمضان يعزم على الصوم لان النية الى الضحوة الكبرى جائزة
بما مر في كتابي في معرفة تركي في حديثه في كتابي في معرفة تركي في حديثه في كتابي في معرفة تركي
في صيام رمضان وفي صيام النفل ايضا وان لم يثبت ان شاء صام تطوعا وان شمله افطر ولكن ان
اوروه اقل من روزه من بني حازمي
وافق يوما كان يصومه بان كان في يوم الاثنين والخميس والجمعة فوافق يوم الثالث فالصوم افضل
وهو ان ملك كما هو في بن جبرين في شخص روزه كما كانتا اسطر كعبه في حديثه في كتابي في معرفة تركي في حديثه في كتابي في معرفة تركي
لقوله عليه السلام لا يقدر من احكم رمضان بصوم يوم ولا صوم يومين الا ان يوافق صوما كان
اسم حديثه في كتابي في معرفة تركي في حديثه في كتابي في معرفة تركي في حديثه في كتابي في معرفة تركي
يصومه ولان كان يصوم شعبان كله او نصفه الاخير او ثلثه ايام من اخر كل شهر وان لم يوافق
يوم كان يصومه فقد قيل النطر افضل احترازا عن ظاهرها وفي الصوم افضل اقتداء بعائشة
اوروه في كتابي في معرفة تركي في حديثه في كتابي في معرفة تركي في حديثه في كتابي في معرفة تركي
والمختار ان يصوم الخواص كالمتعني والقاضي تطوعا لانهم يعرفون كيفية النية ولا يخطئون الكراهة لكان
اوروه في كتابي في معرفة تركي في حديثه في كتابي في معرفة تركي في حديثه في كتابي في معرفة تركي
اللائق بهم ان يصوموا بانفسهم ويأمر العامة بالانتظار الى وقت الزوال ثم بالافطار ان لم يثبت لهلال
ان لو كان كقولنا في كتابي في معرفة تركي في حديثه في كتابي في معرفة تركي في حديثه في كتابي في معرفة تركي
وكل من يعرف كيفية النية فهو من الخواص وكيفية النية ان ينوي التطوع ولا يخطئ بماله صوم رمضان او
ورجوعه في حديثه في كتابي في معرفة تركي في حديثه في كتابي في معرفة تركي في حديثه في كتابي في معرفة تركي
صوم واجب اخر ولا يتردد فيها فان النية معقولة بقليله انه يصوم وهي في ذلك اليوم على وجه احدها
كسما اوروه في كتابي في معرفة تركي في حديثه في كتابي في معرفة تركي في حديثه في كتابي في معرفة تركي
ان ينوي صوم رمضان وهو مكره هلام من حديث عماد بن ياسر مع فافيه من التشبه باهل الكتاب ثم
ان ظهر انه من رمضان يجوز له لانه نوى ان يكون صومه عن رمضان وكان ذلك اليوم من رمضان
اگر صوم هراما وای که روزه رمضان ای که ای قریب به روزگاری بنی اسرائیل که نیت که حکما تا که میروزه رمضان ای که اوروه ان بهی رمضان ای که تا

در بیان حدیثی است که در کتابی است

فيقيم عن المستحق واصل الكراهة لا يمنع الحوازل يستلزم عدم الاستحباب بل عكس لان المباحات
سواء داري كان كمره او اصل كل كراهية جزئية فليس مستكره في كل ما يحل كونه كراهية
بدون عكس كاسواط كمره

لا يتصف بها وان ظهر انه من شعبان يكون تطوعا ولو اظفر قضاء عليه لانه في معنى المظنون حيث
ان روزه في حاله بقره ظاهر هو كونه من شعبان كما في توفيل هو كذا او اذا اظفر كذا في قوله او غير قضاء فبين في السوطي حقيقة بين المظنون
ظن ان عليه صوما وتبين ان ليس عليه صوم والمظنون لا يقتضي ان القضاء منوط بالالتزام او بالانزاع
اسوة به كان كذا كمره في روزه في شهر رجب او كمره روزه في شهر رجب او كمره روزه في شهر رجب او كمره روزه في شهر رجب
والثاني ان ينوي عن واجب اخر وهو كونه ايضا للحرث السابق لانه ادون في الكراهة لعدم التشبه
دوسر كذا كمره او واجب كراهية كذا او كمره روزه في شهر رجب او كمره روزه في شهر رجب او كمره روزه في شهر رجب

باهل الكتاب ان التشبه بهم انما يكون اذا صام فيه بنية صوم رمضان شأن ظاهره من رمضان
او كمره روزه في شهر رجب او كمره روزه في شهر رجب او كمره روزه في شهر رجب او كمره روزه في شهر رجب
يقع عنه لان صوم رمضان يصح من الصحيح المقيم بطلان النية ونية النقل بنية واجب اخر لو كان الوقت
في كذا كمره او كمره روزه في شهر رجب او كمره روزه في شهر رجب او كمره روزه في شهر رجب او كمره روزه في شهر رجب
متعيب لهذا الصوم فينتفي شرعية غيره فيه والاطلاق في المتعين تعيين ونية النقل واجب اخر لو كان
اسوة به كمره او كمره روزه في شهر رجب او كمره روزه في شهر رجب او كمره روزه في شهر رجب او كمره روزه في شهر رجب

الوقت لا يختصا لهما لعدم مشرعية هما فيه فاذا بطل الرصف بقي بنية اصل الصوم فيكون في حكم المطلق
كمره روزه في شهر رجب او كمره روزه في شهر رجب او كمره روزه في شهر رجب او كمره روزه في شهر رجب
فيستحق في المشرع في الوقت ونظيره من كان متوجدا في الدفان اذ اودى بياض ارجل او بياض غير ارجله يدا به
سواء في روزه في شهر رجب او كمره روزه في شهر رجب او كمره روزه في شهر رجب او كمره روزه في شهر رجب
فذلك وان ظهر انه من شعبان يكون تطوعا ولا يكون عما نوى لان الصوم فيه منه في يوم العيد فانه
رويه في شهر رجب او كمره روزه في شهر رجب او كمره روزه في شهر رجب او كمره روزه في شهر رجب

به ما وجب كذا ولا يصح ان يكون عما نوى لان روزه في يوم روزه في شهر رجب او كمره روزه في شهر رجب
او كمره روزه في شهر رجب او كمره روزه في شهر رجب او كمره روزه في شهر رجب او كمره روزه في شهر رجب
لا يسقط الواجب عن ذمته لاحتمال كونه من رمضان والثالث ان يتزدد في رصف النية بان ينوي
تزوجا او كمره روزه في شهر رجب او كمره روزه في شهر رجب او كمره روزه في شهر رجب او كمره روزه في شهر رجب

ان كان الغد من رمضان فانما صائم عنه وان كان من شعبان فمن واجب اخر او عن النقل وهو
او كمره روزه في شهر رجب او كمره روزه في شهر رجب او كمره روزه في شهر رجب او كمره روزه في شهر رجب
مكره ايضا فالاول فلتردده بين الامر من المكرهين بنية صوم رمضان ونية صوم واجب اخر وما
في كمره روزه في شهر رجب او كمره روزه في شهر رجب او كمره روزه في شهر رجب او كمره روزه في شهر رجب
الثاني فلكرهه ناول للفرض من وجه شأن ظاهره من رمضان ويقع عنه لعدم التردد في اصل النية
دوسر صورت اسوة به كمره او كمره روزه في شهر رجب او كمره روزه في شهر رجب او كمره روزه في شهر رجب
وهو كاف وان ظهر انه من شعبان لا يكون عن واجب اخر بل يكون تطوعا في كلا الوجهين ولو اظفر قضاء
دوسر في كذا في او كمره روزه في شهر رجب او كمره روزه في شهر رجب او كمره روزه في شهر رجب او كمره روزه في شهر رجب

صلوات اهل الايمان اذا فتحت ابواب الجنة ياتيهم من روحها ونسيمها فوق ما كان ياتيهم قبل الفتح
 مرجعنا في روضه جنت كنجاني من قراؤك جنتك كجنتك اولئك الروايات كقوله تعالى في روضه جنت كنجاني من قراؤك جنتك كجنتك
 من مات من عاصيتهم واغلق ابواب جهنم لا يصيبهم من حرها او سقمها كما كان يصيبهم من حرها
 او سقمها مرجعنا في روضه جنت كنجاني من قراؤك جنتك كجنتك اولئك الروايات كقوله تعالى في روضه جنت كنجاني من قراؤك جنتك كجنتك
 ونعيمها قبل التعليق وهو بعيد لانه انما ذكر لترغيب الناس فيها افراده من صوم شهر رمضان فخره
 اوريشه بنده من قراؤك جنتك كجنتك اولئك الروايات كقوله تعالى في روضه جنت كنجاني من قراؤك جنتك كجنتك
 عليه حتى يستعد له وتصير ابواب الجنان كلها مفتحة لهم وابواب النيران كلها مغلقة عليهم فيلزم
 نكارة روضه كجنت كنجاني من قراؤك جنتك كجنتك اولئك الروايات كقوله تعالى في روضه جنت كنجاني من قراؤك جنتك كجنتك
 الزجر الى التاويل بان يقال فخر ابواب الجنة كناية عن تواتر نزول الرحمة وتوالي صعود الطاعات الى الباطن
 كناية عن كونها كجنت كنجاني من قراؤك جنتك كجنتك اولئك الروايات كقوله تعالى في روضه جنت كنجاني من قراؤك جنتك كجنتك
 فتح يخرج طاف داخله متبعا ويدخل ما في خارجيه متواليا ويؤيد هذا التاويل ما جاء في رواية اخرى ففتح
 ابواب الرحمة وفتح ابواب الجنة كناية عن حصول ما يؤدى الى دخولها من انواع العبادات وتقليد
 اوريشه بنده من قراؤك جنتك كجنتك اولئك الروايات كقوله تعالى في روضه جنت كنجاني من قراؤك جنتك كجنتك
 ابواب جهنم كناية عن انتفاء ما يؤدى الى دخولها من انواع السيئات لان الصائم يتزود عن الكبائر
 ويزود في روضه جنت كنجاني من قراؤك جنتك كجنتك اولئك الروايات كقوله تعالى في روضه جنت كنجاني من قراؤك جنتك كجنتك
 التي من جملتها الاصرار على الصغائر فيغفر له بركة الصوم سائر الذنوب كما جاء في الحديث الصلوات الخمس
 وكلها تغفر الا ما كان من قبلها او ما كان من بعد روضه جنت كنجاني من قراؤك جنتك كجنتك اولئك الروايات كقوله تعالى في روضه جنت كنجاني من قراؤك جنتك كجنتك
 والجمعة الى الجمعة ورمضان الى رمضان مكفرات لما بينهن ان اجتنب الكبائر وتصفير الشياطين
 اوريشه بنده من قراؤك جنتك كجنتك اولئك الروايات كقوله تعالى في روضه جنت كنجاني من قراؤك جنتك كجنتك
 بحيث ان يكون المراد به ما هو الظاهر من كون الشياطين حقيقة تعظيما للشهر وعلامة في ذلك ان لا يكون المعنى
 احتمالا به من كل صفة له من قراؤك جنتك كجنتك اولئك الروايات كقوله تعالى في روضه جنت كنجاني من قراؤك جنتك كجنتك
 في الطفاني يستنبط المعاصي لا يزال يدور حرمه عليها ويشغول في اقامة الصلوة بعدة كانوا
 كجنت كنجاني من قراؤك جنتك كجنتك اولئك الروايات كقوله تعالى في روضه جنت كنجاني من قراؤك جنتك كجنتك
 يتهاون بها ويقبلون على استماع النصيحة وبلادة القرآن واما ما يرى من بعض الفسقة انهم لا يستنبطون
 عن فسقهم بل ان تركوا منه واتبون نواحي الشر وقد اكد من انهم باقون في نفسهم الخبيثة من تسويلات
 الشياطين وقال بعض العلماء لفظ الشياطين وان كان عاما لا ان المراد به رؤسهم يؤيد ما جاء في بعض
 طريقه الحديث وسيلت مخرجة الشياطين فيقم الفساد بتسويلات غيهم من شياطين الانس والجن
 روايت من واقع برهاني كاور قديمه جنت كنجاني من قراؤك جنتك كجنتك اولئك الروايات كقوله تعالى في روضه جنت كنجاني من قراؤك جنتك كجنتك

سبعين خريقا يعني ان من صام يوما في سبيل الله ورضاه بنفيه الله تعالى عن النار عشرين الف مرة
مراوية كذا يعني انه كل يوم اسكنك الله الجنة او كما قال تعالى انك كنت تحت حجب مرآتية لغيرك

بطریق التمثیل لیکن البتہ ان میں نہایت کچھ عیداعن شیء ہمد المقدارہ لایصل الیہ البتہ والمزاج الخریف

السنة ذكر الجزء الذي اريد الكل وانما عرفت ان له دون غيره من الفصول لكونه وقت بلوغ الثمار خصوصا

سبعة العيش روى عن ابي هريرة انه عليه السلام قال كل ابن ادم يضاعف الحسنه بعشر امثالها الى

سبعائة ضعف قال الله تعالى الا الصوم فان على وانا اجري به يدع شهوته وطعامه وشرابه من اجلي

يعني ان كل طاعة وخير اذ لم يكن رياء ونفاق نافل ما يعطي صاحبها من الاجر عشرة لقوله تعالى من

کاء بالحسنه قلہ عشر امثالها وقد زاد الى سبعه واکثر لقوله تعالى مثل الذين ينفقون اموالهم

سَبِيلَ اللَّهِ كَبَلْ حَيَّةٍ أَكْبَتْ سَبْعَ سَنَابِلٍ فِي كُلِّ سَنَابِلٍ مِائَةٌ حَبَّةٌ وَاللَّهُ يُضَعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ

ما الصوم فترا به خيرا حسنا لا نه لا يتارى الا بالصبر وقد قال الله تعالى انما ليرى الصابرون اجرهم

تغیر حساب نما الصبر ان کان یوجد فی غیر الصوم من العبادات لکن وجودہ فیہ لیس کو حودہ فی غیرہ

نه ثلثه انواع صبر على طاعة الله تعالى وصبر على محارم الله تعالى وصبر على الآلام والشدائد كلها

جلد فی الصوم اذ فیہ صبر علی ما وجب علی الصائم من الطاعات وصبر علی ما راعاه من الشهوات

صبر علی مایصیبه من المأجور وحرارة العطش وضعف البدن لان الجوارح خلت بالذل والاضطراب

دوس نام چہ سہری جو ہو کہ مکتی ہی اور پیاس کی گرمی ہوگی ہی اور بہن کا توتان پہننا ہی
فقیہ کی اہلاد طلباء رضاء اللہ تعالیٰ ایشہ الرحمۃ فیہ

ابن سينا طبیب گاری مرضی الهی کی ہدایت میں پڑا اسی کی طرف توجہ دے کر اپنی شہوت اور کھانا پینا میری خاطر چھوڑ دیتا ہے۔

[illegible]

سب اسرار ہی پاک و صاف ہی اور چونکہ روزہ میں یہ خوبیاں ہوتی ہیں تو اللہ تعالیٰ نے روزہ کو اپنی ذات پاک ہی کا سر کیا اور روزہ کی ثواب کا پانچ

عليه ولو نرى بعد طلوع الفجر عن القضاء لا يقع عن القضاء بل يكون نظراً حتى لو اضطر بمرضه القضاء
 حتى يبرأ ويصلي في أدركه ولو طلع صبح صادق في قضاء كذا نيت كذا قضاء كذا نيت كذا نيت كذا نيت
 وإذا وجب على أحد قضاء يومين من رمضان واحد لهما أن يقضيهما ينبغي له أن ينوي أول يوم
 أو أكثر من نية في نية من رمضان كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت
 وجب عليه من هذا رمضان وإن لم يعين الأول يجوز وكذا لو كان من رمضان اثنين ينبغي له أن ينوي
 واجب هو أي أو أكثر من رمضان كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت
 قضاء يوم رمضان الأول وإن لم يعين اختلوا فيه والمختار أنه يجوز ومن افطر عدا في يوم من رمضان
 قضاء به رمضان كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت
 حتى يجب عليه الكفارة وهو فقير وصام لحداك وستين يوماً عن القضاء والكفارة ولم يعين
 كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت
 يوم القضاء يجوز ويصير كأنه نوى القضاء في اليوم الأول وستين يوماً بعدة عن الكفارة وتقديم
 نواياه بها في يوم أو يومين كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت
 الكفارة على القضاء هل يجوز أم لا قال القاضي الأمام يجوز والكفارة أنما يجب بإفساد أو رمضان
 قضاء كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت
 لا بإفساد قضاؤه ولا بإفساد أداء غيره وقضاؤه وهي اعتناق قرينة وإن تجزعه فيصام شهرين
 قضاك فاسد كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت
 مبتدئين وإن تجزعه فاطعام ستين مسكيناً بأن يعطى لكل واحد منهم نصف صاع من
 في بدل لا محقق أو كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت
 براو صاعاً من شعير إذا تقرر هذا فلا بد من معرفة ما يفسد الصوم وما لا يفسد وما لا يجب الكفارة
 كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت
 ولا يشترط أنزال في الجنائين إذا تواترت الحشفة وكذا لو أكل أو شرب بخله أو دواء عمداً يلزمه القضاء
 دون كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت
 والكفارة أما لو أكل أو شرب أو جامع ناسياً لا يفسد صومه سواء كان فاضلاً ولو ظن أن صومه
 إن كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت
 فسد فاكل عمداً في رمضان يلزمه القضاء دون الكفارة وكذا لو افطر خطئاً كان ذا الكرم
 حاتماً أي ما سخطت رمضان من كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت
 ونبتعض فوصل الماء في جوفه يفسد صومه ويلزمه القضاء دون الكفارة ولو ابتلع البزاق الذي
 يفرغه كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت
 اجتمع في فيه لا يفسد صومه بل يكره وكذا لو ابتلع المخاط الذي يتزلزل من أناسه إلى الفم لا يفسد صومه
 جمع هو أي كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت كذا نيت

الماعلى بالحنه فيفسد صومه فان من بالغ فى الاستجاء حق بيلغ موضع الحقنة يفسد صومه

نحو جوارى يومه جارى كما
يكفى كذا استحيان به الفكرى
يريد نكاحك ففعلت بك ما جرى عليه جارواي وروزه جارياى كا

لكن لا يلزم الكفاة هذا حكم الصوم المجلس الثامن والعشرون فى بيان كيفية التراخي

كذا فليس بمجلس
مجلسه من مجلس
هذا هو الحكم

پر گھارہ ہوں انا ^{یہ ہیں روزہ کی احکام} ^{میتوں کی مجلس} ^{موتوں کی مجلس}
وَضَلَّهَا واما القیام فی لیلای رمضان فالمراد به احیاء لیلایہ واحیاء بعض من کل لیلۃ
 اور فضیلت کی بول ہیں اور قیام ستر رمضان کی باتوں میں اس کی تمام تمام باتوں کو جاننا کہ یہ ایک رات بن سی تیرا تیرا جاننا
 باداء التراويح فان علیه السلام کان یرغب الناس فی قیام رمضان من غیر ان یأمرهم فیہ بعض
 واسطی اور تراویح کی بول ہیں علی علیہ السلام کو واسطی قیام رمضان کی رعیت دلائی تھی کہیں کہیں عزت کا نہیں فرمایا تھی

[illegible]

واستحياء منه يغفر له ذنبه المتقدمه وهذا الشرط لا ينفك عنهما عمل سوله كان فرضاً او
 ادباً كون كل شئ هو لزاماً تام على كراهه معاف بكوني
 ابراهيم و دوسترين تمام اكمال بين مستبين كوشى على حال بين بركه كذا فرض هو
 نفلاً اذا شرط ان لقبول كل عمل والله تعالى لا يقبل عملاً الا بهما ويعد هما شرط اخر لا بد منه وهو ان
 نفعه او السو كذا هو كل مقبول هو كذا في سبهي شري او ادبى كذا كوشى على قبول ان شرط ان كوشى قبول كذا ابراهيم كذا كوشى
 نفعه او السو كذا هو كل مقبول هو كذا في سبهي شري او ادبى كذا كوشى على قبول ان شرط ان كوشى قبول كذا ابراهيم كذا كوشى

يكون العمل موافقاً للسنة لأن العمل متى كان على خلاف السنة لا يقبله الله تعالى والسنة فيها الحجة
على منتهى المطابق لموسم العمل كرسول الله صلى الله عليه وسلم في مواسم
في المسجد لكن على طريق الكفاية حتى لو تركها أهل مسجد ساءوا وكانوا تاركين للسنة ولو أقاموا
أما في سنين هي يكثر بطور عرض كفاية في بيان ذلك كالحج في شهر ذي الحجة أو غيره من شهور السنة

[illegible][illegible]

اسلمانی شریک کے سجدہ کی جماعت ترک کر اور خلاصہ والا کہتا ہے یہی ہے جواب فریض میں ہی اور یکن صوفیوں کے
 فہم و سنہ مؤکدۃ علی الاعیان للرجال والنساء توارثوا الخلف عن السلف من لدن قاتلہ رسول اللہ
 ۱۴۴۲ھ اور عورت پر سنت ٹوکرہ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہہ دیا آج تک یہی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہہ دیا آج تک

ثَلَاثَ لَقَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا رَكِبَ أَحَدُكُمْ لِحَدِّكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ سَبَّحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَذَكَرَ اسْمَهُ وَ

تین بار میں ارشادِ علیہ السلام کی جسوقت کہ روح کرکے کوئی چھوڑا اور چاہی کہ سچا رہی العظیم تین بار کہی اور یہی ارشادِ علیہ السلام ہے اور

اذا سجد وليقل سبحان ربي اعلى ثلث مرات وذلك ادناه والمراد به احدى ما يحصل بها السنة
قوله يا ربك او مرار او في عود او مرار او اس من ارادة ان يجره جسدته من تحت حاصره او كما

ولذلك يكره النقص عن الثلث وكذلك يكره للامام التعبد بما دونه يعني الجماعة عن اكمال اقل

اسی ہی تین بار ہی کہ کہاں کر وہ ہی اور ایسی ہی امام کو اتنی جلدی کا کر وہ ہی کہ جماعت کی لوگ کہی کہ عدد سنوں کی پورا کر ہی فی مکتوب

السنة في سببها الروم والسجود وعن ائمة الشاهين بل يزيد الامام علي التمشيد وياني

اور جو دوسری سیما میں

علیہ السلام پر درود پڑھا اگر کبھی کوئی رشتہ دار نہیں ہے اور اگر پہنچائی کیسے اور غیر رضائی تو نہ پڑھی

يتركها لكن لا جميعها بل يقتصر فيها على قوله اللهم صل على محمد وعلى آل محمد لأنها وإن كانت

لیکن تمام ترک کردی بلکہ حسین خاصہ را کہ اس پر ہی اللہ ص علی محمد و علی آل محمد اسو اسطی کہ رسول و اگر چه

سنة عند الأتباع عند السامعي وبهذا العدد ياتي الفون ويذره للمقتدي ان يفعل

وإذا رد الإمام أن تركه يقوم ويقتدى لأن فيه إظهار التماسا في الصلوة والشه

ہاں تمکے جب امام کرج میں جاویں تو کھڑا ہو کر نیت کر لی
 کیونکہ اس میں نماز کی سستی ظاہر ہوئی تھی اور منافقوں سے

مُتَافِقِينَ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِيهِمْ رَاحُوا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كَمَا لِيَُرَآءُ النَّاسَ وَلَكِنْ إِذَا

سہ ماہی کے لیے جس میں اندھا دلی فرمائی اور جب کہ ہر مہینہ ہونے لگا تو وہ بھی ہر مہینہ کی دیکھائی کو لوگوں کی ایسی ہی کر

بسم اللہ الرحمن الرحیم: سو کھل پھیلنے لگا اس پیتھرا
اور نماز پڑھی جب تک کہ ہر شاخ کو ہر پتہ

الصلوة مع النوم فيها وأنا غفلة وترك التدبر ثم إنه ان نام في القعدة كلها فإنه اذا انتبه يفرض

حق ہوئی نماز میں اہانت اور غفلت اور ترک تہ سیرہی پہر اگر مطلق تمام قعدہ میں سونا مارا تو جب ہو شیار ہوا دوسرے فرض کی

بأنه ان يقعد فقد التزمه وان لم يقعد فقد صدقته لان ما حصل من فعال الصلوة احواله

و در هایلند و ارفکن و جدها که اینها و هذه المشافكة وقدره اسماء

میں انکا کچھ اعتبار نہیں ہے کیونکہ ان کا اختیار علم میں آئی ہیں تو انکا ہونا ہونا برابر ہی اور یہ مسئلہ اکثر واقع ہوتا ہے خاص کر

يأبى إلى الضيف والناس عنها غفلون ثم اختلف المشاعر في مقدار القراءة فقال بعضهم يقرأ

اور لوگ اس مسئلہ کی خاطر میں بہر مشائخ میں اختلاف ہی مقدار قنات میں سو بعضی یہ کہتے ہیں

يشتمل عقد الصايفه في المغرب يعني انه يقرأ من قصار المفصل وهي من سور لم يبين الذين لهم

[illegible]

اور یہ قول

کیر

ليس بصحيح لأن هذا القدر لا يحصل الخطة والختم فيها مرة واحدة سنة ولا يترك لكسل الجاعنة
 صحيح نہیں ہی اس کی کہ اتنی قرات ہی غیر قرآن نہیں ہو سکتا اور اگر قدر ختم کرنا مستحب ہی
 جماعت والوں کی کسالت کی ماری کرکے
 حتى لو قرء الامام بعض القرآن في سائر الصلوات لثلايل الجماعة من طول القراءة في التراويح يكون
 اسان تک کہ اگر امام ہی کچھ کچھ قرآن تمام نمازوں میں اس کی پڑھ کر جماعت والی زیادتی کا اندر طول قرات ہی طول ہوں
 له ثواب الصلوة ولا يكون لهم ثواب الختم وقتل الافضل في زماننا ان يقرء الامام على حسب
 اور کو نماز کا ثواب ہوگا ختم کا ثواب نہیں ہوگا اور کچھ نہیں کہ ہمارا زمانہ میں یہ افضل ہی کہ امام جماعت کی
 حال الجماعة من الرغبة والمغرة فيقرء كما لا يوجب التنغير عن الجماعة لان تكثير الجماعة
 حال کی موافق رغبت اور قدرت کی خاطر ہی ضروری سوا قدر پڑھی جماعت کی لغت نہ کرے اس واسطے کہ جماعت کا زیادہ ہونا
 افضل من تطويل القراءة لكن لا يقتصر بعد الفاتحة على اية قصيرة او ايتين قصيرتين
 تطويل قرات ہی بہتر ہی بہتر ہی بعد فاتحہ ایک اور آیتوں جو چوتھی چوتھی پر انقضاء کر دے
 لان قراءة ثلاث ايات او اية طويلة مع الفاتحة واجبة وذكر في التحسين ان بعض الناس اعتادوا
 اس واسطے کہ تین آیات چوتھی ایک آیت دراز پہلے فاتحہ کی پڑھنی واجب ہی اور تحسین میں مذکور ہی کہ بعض لوگوں کی عادت ہی
 قراءة سورة الفيل ١١١ اثنتا عشر مرة في هذا الزمان اذ يرى عن بعض المشائخ
 کہ سورۃ فیل ہی آخر قرآن کتب دربارہ ہی ہیں اس زمانہ میں یہ بہت خوب ہی اس واسطے کہ بعضی مستحب ہی روایت ہی
 على ما ذكر في فتاوى فاضلنا ان لم يكن عارفا باهل زمانه فهو جاهل لان اكثر الناس في هذا الزمان
 چنانچہ ہماری فاضلین میں مذکور ہی کہ جو شخص ایسی عہد کی کوئی کمال نہ پہچانی تو وہ جاہل ہی اس واسطے کہ اس زمانہ کی اکثر لوگوں کی
 طابعهم جامدة صعبة الانقياد ان يروا سبيل الرشدة فيكون سبيل الله وان يروا سبيل الفحشاء
 طبع میں ایسی سستہ ہیں کہ مطیع ہونا دوسرا ہی اگر دیکھیں راہ ہدایت کی تو وہ نہ پہچانیں راہ اور اگر دیکھیں راہ اللہ ہی ہوا ہیں اور اگر
 سيدنا فانهم قد جعلوا التراويح عادة لا عبادة يتقرب بها الى الله تعالى على ما شرطه رسول الله
 راہ سوان گوگوں کی تراویح کو عبادت کرتی ہی عبارت نہیں جانتی جیسوں قرب الہی ہو جیسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
 فيها من القراءة وغيرها فيحسن دن صلواتها خلف امام لا يتم الركوع والسجود والقومة والجلوس
 تراویح میں قرات وغیرہ کی منظر کی ہی سوائی امام کی بھی نماز شروع کرتی ہیں جو نہ رکوع پورا کرے اور نہ سجود پورا کرے اللہ تو مبادر نہ جلسہ
 ولا يترك القرآن كما امر الله به بل هو من غاية السرعة يقع في اللحن الجلي يترك بعض حروف الكلمة او
 اور نہ جیسی کہ الہی ہی قرآن ترتیل کی ساتھ پڑھے بلکہ وہ جلد کی کاما صاف راگنی میں پڑھے لگاہی بعضی کلمات کی حرف و حکمت رہ جاتی ہیں
 حركة او قد ذكر في الزمزية ان اللحن حرام بلا خلاف وذكر في الفتاوى ان الامام اذا كان لحنًا لا بأس
 اور نماز میں مذکور ہی کہ راگنی میں قرآن کا پڑھنا بالافتقار حرام ہی اور فتاوی میں مذکور ہی کہ امام اگر راگنی میں پڑھے ہر تو اگر کوئی شخص
 للرجل ان يترك سجدة ويقتل الى مسجد اخر فانه لا ياثم بذلك لانه قصد المصلوة خلف تقي
 اور مسجد کو چھوڑ کر اور مسجد میں جاتی لگی تو کچھ مضائقہ نہیں اسی کی لگنا نہیں ہوتا اس واسطے کہ یہ شخص ہر جگہ کاک چھوڑ کر چلا جائے
 وقد قال النبي عليه السلام من صلى خلف عالم تقي فكانما صلى خلف نبي من الانبياء وفيه اشارة
 اور نبی علیہ السلام ہی فرمایا جیسی نماز عالم پر پڑھے گا کی بھی پڑھی تو گویا نبیوں میں کسی کی بھی پڑھی اس میں بہ اشارہ ہی
 الى زملو ترك مسجدك بلا عذر يكون انما فكيف يكون حال الذين يتركون مسجدهم بلا عذر
 اگر کوئی بلا عذر اپنی مسجد میں جاتا جو پڑھی تو گناہگار ہوتا ہی اب اور کمال حال ہوگا جو کچھ مسجد کو بلا عذر چھوڑ دیتی ہیں اور جلد ہی

الى مسجد يكون فيه انواع من الاقام والالحان ويطلبون اماما لا يتم الركوع والسجود ولا يقرأ القرآن
 ايسر سويين مائة بين جوارحهم على كل ركعة اورد ركعتين من كل ركعة اورد ركعتين من كل ركعة اورد ركعتين من كل ركعة
 بل ربما ينكرون على من يتم الركوع والسجود ويقرؤون عنه ويكفون من ذلك التحدوا
 كذا معنى وقت التبرك من ركعة من ركعة اورد ركعتين من كل ركعة اورد ركعتين من كل ركعة اورد ركعتين من كل ركعة
 دينهم لعباد الله وعزهم في الحياة الدنيا وهم عن الآخرة غافلون وان من صلي التراويح ببركة الله
 من ركعة من ركعة اورد ركعتين من كل ركعة اورد ركعتين من كل ركعة اورد ركعتين من كل ركعة
 والحلقة والطائفة المدة مقدار تسعة وعشرين ركعة عاصما من شدة التعب والاركان هذه
 اورد ركعتين من كل ركعة اورد ركعتين من كل ركعة اورد ركعتين من كل ركعة

الاستيلاء من عدلتي يوسف والسامعي حتى تبطل الصلوة بركتها او واجب عبد الله حنيفة ومحمد في
 سب جبرين امام ابو يوسف اورد ركعتين من كل ركعة اورد ركعتين من كل ركعة اورد ركعتين من كل ركعة
 صلاة حتى يجب إعادة الصلوة بركتها وفي رواية اخرى تسعة وعلى هذه الرواية يكون تاركها مصحفا
 واجب من يترك ركعة من ركعة اورد ركعتين من كل ركعة اورد ركعتين من كل ركعة اورد ركعتين من كل ركعة
 للعاصم حرمان السقاعة وكون من الذين صل سبعين ركعة في الحياة الدنيا وهم يتسبون انهم مستحقون
 اورد ركعتين من كل ركعة اورد ركعتين من كل ركعة اورد ركعتين من كل ركعة
 صغارا ومن الذين يتركون ركعة من ركعة اورد ركعتين من كل ركعة اورد ركعتين من كل ركعة
 كام اورد ركعتين من كل ركعة اورد ركعتين من كل ركعة اورد ركعتين من كل ركعة

ان ههنا نكتة لا بد من التمسك عليها حتى يصير من كان فيه انصافا وصل الى الحق وهي ان التراويح عشر
 سب ان ركعة من ركعة اورد ركعتين من كل ركعة اورد ركعتين من كل ركعة اورد ركعتين من كل ركعة
 ركعة وفي كل ركعة قومة وحلقة وطائفة هادئة ترك كل ما دنس ولو ترك طمأنينة احد لها يكون
 اورد ركعتين من كل ركعة اورد ركعتين من كل ركعة اورد ركعتين من كل ركعة
 على الذين يتركون ولو ترك طمأنينة يصير عدد الدواب اربعين ولو تركت النفس هادئة يصير
 تركت من من ركعة اورد ركعتين من كل ركعة اورد ركعتين من كل ركعة اورد ركعتين من كل ركعة

مجموع الدواب ثمانين واذا صام الى معصية لاظهار يصير مجموعها مائة وستين دنيا واذا صام
 ترك ركعة اورد ركعتين من كل ركعة اورد ركعتين من كل ركعة اورد ركعتين من كل ركعة
 الى عدم الاعادة الواحدة تصير مجموعها مائة وثمانين دنيا ومن ترك هذه الدواب ثلثه يكون سببا
 اعاده ركعة واحدة طمأنينة هادئة ترك ركعة اورد ركعتين من كل ركعة اورد ركعتين من كل ركعة
 كاتيان الادكار المسبقة في الاشغال بعد تمام الاشغال وفي ثلثين الادكار المسبقة في الاشغال
 مسبق من ركعة اورد ركعتين من كل ركعة اورد ركعتين من كل ركعة اورد ركعتين من كل ركعة
 بعد تمام الاشغال كراهات تركها عن موضعها وتحصيلها في غير موضعها بقدر كل ركعة اورد ركعتين من كل ركعة
 بعد تمام الاشغال في كل ركعة اورد ركعتين من كل ركعة اورد ركعتين من كل ركعة
 فيرك من ركعة اورد ركعتين من كل ركعة اورد ركعتين من كل ركعة
 اورد ركعتين من كل ركعة اورد ركعتين من كل ركعة اورد ركعتين من كل ركعة

صيامنا وصيام اهل الكتاب اكله الصوم الاكله بالضمه اللقمه والمعنى ان اللقمه التي تترك في وقت
 او اكلها في كبرك في روزه من فريضة عكرها في كبرك او اكلها في كبرك في فريضة عكرها في كبرك
 الصوم هو الفرق بين صيامنا وصيام اهل الكتاب لان الله تعالى اباح لنا في ليلة الصيام ما حرم عليهم
 بهر هي فرق بين صيامنا وصيام اهل الكتاب في روزه بين كبرك الله تعالى في كبرك الله تعالى في روزه بين صيامنا وصيام اهل الكتاب
 فان بني اسرائيل قبل تغيير دينهم وتبدل شريعتهم كانوا ليلة صيامهم اذا ناموا كان الطعام والشرب
 كبرك بنو اسرائيل في دينك في تغيير الدين في كبرك بنو اسرائيل في دينك في تغيير الدين في كبرك بنو اسرائيل في دينك في تغيير الدين

والجاء حراما عليهم كما كان الحكم كذلك في ابتداء الاسلام ثم نسخ ذلك الحكم من خصنا في هذه الاشياء
 جامع سحر لم يوجها تاجا تاجا ابتداء الاسلام من بهر هي كبرك بنو اسرائيل في دينك في تغيير الدين في كبرك بنو اسرائيل في دينك في تغيير الدين
 صام يظلم الفجر وكان سبب ذلك امران احدهما ما روى عن عمر بن الخطاب انه جامع امراته بعد النوم ثم ندم على
 او اسكسب او جبر بنون كبرك بنو اسرائيل في دينك في تغيير الدين في كبرك بنو اسرائيل في دينك في تغيير الدين
 ما فعل والى النبي عليه السلام واعتذر لواليه فقتل قوله اجل لكم ليلة الصيام الرفق الي سائركم وصارت
 بنو النبي عليه السلام في خدمته بين النبي او فخر كبرك بنو اسرائيل في دينك في تغيير الدين في كبرك بنو اسرائيل في دينك في تغيير الدين
 نلتهم رحمة في حق جميع الامم والثاني ما روى عن قيس بن حرفة انه صام ولم يجد وقت الا فطرا

تمامه كبرك بنو اسرائيل في دينك في تغيير الدين في كبرك بنو اسرائيل في دينك في تغيير الدين
 يفطر به فنذمت امراته في طلب شيء فعلم عليه النوم فنام وجاءت امراته بطعام بعد اكل الطعام
 كبرك بنو اسرائيل في دينك في تغيير الدين في كبرك بنو اسرائيل في دينك في تغيير الدين
 عليه حراما فانتبه بعد ما مضى وقت الاكل ولم ياكل شيئا فلما كان نصف النهار من الغد غشى
 او فخر كبرك بنو اسرائيل في دينك في تغيير الدين في كبرك بنو اسرائيل في دينك في تغيير الدين
 فقال النبي عليه السلام ذلك فقطص عليه القصة فنزل قوله تعالى وكفوا واشربوا حتى تكونوا عاقلين
 بنو النبي عليه السلام في دينك في تغيير الدين في كبرك بنو اسرائيل في دينك في تغيير الدين

الا يبيض من الخطيئة الا تسوي من الفجر فانه تعالى اهل لنا في ليلة الصيام هذه لا تنبى بعد النوم
 سفيد جدي داري سماء في فخر كبرك بنو اسرائيل في دينك في تغيير الدين في كبرك بنو اسرائيل في دينك في تغيير الدين
 في اكل السمك قال سمك وفان في السمك وبركة وبين انه فصل بين صيامنا وصيام اهل الكتاب وهذا
 سمك كبرك بنو اسرائيل في دينك في تغيير الدين في كبرك بنو اسرائيل في دينك في تغيير الدين
 كان مستغنيا ومن كان غير محتاج اليه يستحب له ان ياكل شيئا يسيرا ولو ثمرة او تينة او شربة
 مستحب هو كبرك بنو اسرائيل في دينك في تغيير الدين في كبرك بنو اسرائيل في دينك في تغيير الدين
 عملا بسنة رسول الله صلى الله عليه وسلم واغتناما لبركة السمك ويستحب تأخيرها ايضا لما روى

تاك رسول الله صلى الله عليه وسلم في سنن رسول الله صلى الله عليه وسلم في سنن رسول الله صلى الله عليه وسلم
 قال ثلث من اخلاق المرسلين تجيل الاطعام وتأخير السمك والسؤال فان قيل كيف يكون
 فزاك تيمنا من رسول الله صلى الله عليه وسلم في سنن رسول الله صلى الله عليه وسلم في سنن رسول الله صلى الله عليه وسلم
 من اخلاق المرسلين وهو مخصوص باهل بيتنا فالجواب ان المراد به الاكله الثانية فانها كانت
 صوم فريضة من كبرك بنو اسرائيل في دينك في تغيير الدين في كبرك بنو اسرائيل في دينك في تغيير الدين

لهذه الصفة فهو واجب الى الله تعالى فمن لم يكن كذلك وينبغي ان يقصر على امر او ايقوم مقامه
 ان شاء الله كما يجوز تركه من غير عيب
 في الخلافة كالدين والزبيب وان لم يجد فعلى ما لم يدرى عن انسه عليه السلام كان يقصر
 مقامه من غير عيب او لم يجد ماء فليغتسل بالماء او لم يجد ماء فليغتسل بالماء او لم يجد ماء فليغتسل بالماء
 الصلاة على بطيات وان لم يكن فتميزت فان لم يكن حاسحاً من الماء وقال عليه السلام اذا
 افطر احدكم فليغسل على ثمراته بركة فان لم يجد فليغسل على ماء فانه طهور ويدعو عند الافطار
 بانه مماثله فانه من مظان الاجابة كما جاء في الحديث ان للصائم عند افطره دعوة مستجابة
 وروى عن ابن عباس انه عليه السلام كان اذا افطر قال اللهم لك صمت ولك امت وعلى لفرقك
 افطرت ووقت الافطار ما روى عن شمر بن الخطاب انه عليه السلام قال اذا قبل الليل من ههنا
 وادبر النهار من ههنا وغربت الشمس فقد افطر الصائم فانه عليه السلام قال يا ايها الناس ان الله يحب
 المومنين والمؤمنات والذين هموا بآيات الله وهم على صراط مستقيم
 عن ظهور ظلمة الليل من جانب المشرق وادبر النهار لان ظلمة الليل تظهر اولاً من ذلك الجانب والليل عبارة
 عن ظهور ظلمة الليل من جانب المشرق وادبر النهار لان ظلمة الليل تظهر اولاً من ذلك الجانب والليل عبارة
 من الشمس يذهب الى ذلك الجانب والنهار عداً عن بقاء الشمس وادبرت يذهب النهار وعلو
 هذا يكون غروب الشمس معلوماً من قوله وادبر النهار لان الادبار بمعنى الذهاب ولا حاجة الى قوله
 وغربت الشمس لكن اتى به لبيان كمال الغروب حتى لا يظن ان بغروب بعض الشمس يجوز الافطار
 والمعنى ان غروب الشمس اذا تم وكل فقد دخل الصائم في وقت الافطار فيجوز له الافطار بل يستحب
 لتجيله لكن في يوم الغيم لا يستحب تجيله ولا يقصر حتى يغلب على ظنه غروب الشمس وان اذن
 للمغرب وان شك في غروب الشمس لا يحل له الافطار لان الاصل بقاء النهار ولو افطر فعليه القضاء
 ان كان غروب الشمس في وقت الافطار وجب عليه القضاء

في بيان غائلة من اضربوا من رضاء ما يجب فيه الكفاية

ما دل دليل الشرع على اباحته والثاني انها متصفة بالاباحة الاول دليل الشرع على حرمةه والثالث
 يجوز بل شرعي في مباح كذا ^{اوردوا سوا قولهم} يشاهد مباح ^{موجو كذا دليل شرعي في} مباح كذا ^{اوردوا سوا قولهم} يشاهد مباح
 وهو الصحيح ان يكون فيما تفصيل وهو ان المضار متصفة بالحكمة بمعنى ان الاصل في المباحة وان للمنافع
 جو صريح في كذا ^{اوردوا سوا قولهم} يشاهد مباح ^{موجو كذا دليل شرعي في} مباح كذا ^{اوردوا سوا قولهم} يشاهد مباح
 متصفة بالاباحة لقوله تعالى هو الذي خلق لكم ما في الارض جميعا فانه تعالى ذكره في معرض الايمان
 مباح بين واسطى اس آيت كذا ^{اوردوا سوا قولهم} يشاهد مباح ^{موجو كذا دليل شرعي في} مباح كذا ^{اوردوا سوا قولهم} يشاهد مباح
 ولا يكون الايمان بالاباحة للمباح فكانه قيل هو الذي خلق لكل نفعكم جميع ما في الارض من المنافع لتفقدوا
 اوردوا سوا قولهم ^{اوردوا سوا قولهم} يشاهد مباح ^{موجو كذا دليل شرعي في} مباح كذا ^{اوردوا سوا قولهم} يشاهد مباح
 بها وعلى هذا القول الثالث الصحيح يخرج حكم هذا الدخان ايضا فانه لو كان نافعا لكان الاصل فيه كذا اباحة
 بكذا ^{اوردوا سوا قولهم} يشاهد مباح ^{موجو كذا دليل شرعي في} مباح كذا ^{اوردوا سوا قولهم} يشاهد مباح
 لكن قد ثبت باخبار الخذاق من كذا طباء انه مضر ولو في الاصل فيكون الاصل فيه الحرة بل لو وقع في اشك
 يكن حاقه طيبه لو كان غير مباح كذا ^{اوردوا سوا قولهم} يشاهد مباح ^{موجو كذا دليل شرعي في} مباح كذا ^{اوردوا سوا قولهم} يشاهد مباح
 لغلب جانب الحرمة كذا القاعدة العشرة فانه عليه السلام في الحلال بين والحرام بين وبينهما مشبهات
 وهي حرمة كذا جانب نائب برقي جازي في قاعده شرعي في كذا ^{اوردوا سوا قولهم} يشاهد مباح ^{موجو كذا دليل شرعي في} مباح كذا ^{اوردوا سوا قولهم} يشاهد مباح
 لا يعلم من كثير من الناس فمن اتقى الشبهات فقد استبرأ لدينه وعرضه ومن وقع في الشبهات وقع
 مجكوا كذا آي من ^{اوردوا سوا قولهم} يشاهد مباح ^{موجو كذا دليل شرعي في} مباح كذا ^{اوردوا سوا قولهم} يشاهد مباح
 في الحرام كذا الرعي يوشك ان يقع فيه واختلف العلماء في حكم هذه الشبهات فخذ بعضهم
 جسي ^{اوردوا سوا قولهم} يشاهد مباح ^{موجو كذا دليل شرعي في} مباح كذا ^{اوردوا سوا قولهم} يشاهد مباح
 الى حرمتها لانه عليه السلام قد اخبر في هذا الحديث بان من ترك ما اشتبه عليه حكمه ولم يتكشف
 او كذا حرمة كذا فاعلم ^{اوردوا سوا قولهم} يشاهد مباح ^{موجو كذا دليل شرعي في} مباح كذا ^{اوردوا سوا قولهم} يشاهد مباح
 امره ليكون دينه سالما ما يقصده او يبتغيه ونفسه ناجيا مما يعيبه ويلام عليه ومن لم يتركه بل فعل انظر
 كذا ^{اوردوا سوا قولهم} يشاهد مباح ^{موجو كذا دليل شرعي في} مباح كذا ^{اوردوا سوا قولهم} يشاهد مباح
 في الحرام وهذا الدخان مما اشتبه عليه حكمه ولم يتكشف حقيقة امره فمن تركه ولم يستعمله لم يكن ادين
 قوام من ^{اوردوا سوا قولهم} يشاهد مباح ^{موجو كذا دليل شرعي في} مباح كذا ^{اوردوا سوا قولهم} يشاهد مباح
 سالما من الفساد والنقصان ناجيا من العيب ^{اوردوا سوا قولهم} يشاهد مباح ^{موجو كذا دليل شرعي في} مباح كذا ^{اوردوا سوا قولهم} يشاهد مباح
 فساد ^{اوردوا سوا قولهم} يشاهد مباح ^{موجو كذا دليل شرعي في} مباح كذا ^{اوردوا سوا قولهم} يشاهد مباح
 بعضهم الى كراهته لما جاء في حديث اخر انه عليه السلام قال لا من تركه امر متين لك عرشة فاتبعه وامر متين
 بعضه ^{اوردوا سوا قولهم} يشاهد مباح ^{موجو كذا دليل شرعي في} مباح كذا ^{اوردوا سوا قولهم} يشاهد مباح
 لك غنية وامر مختلف فيه فذر ما يريدك الى ما يريدك ولا تستأن من الدخان مما ارباب وادفع في الاضطر
 عيب ^{اوردوا سوا قولهم} يشاهد مباح ^{موجو كذا دليل شرعي في} مباح كذا ^{اوردوا سوا قولهم} يشاهد مباح
 واقبل مراتبه الكراهية ولا يظن انه ينتهي الى درجة الاباحة بتعلل كثير من يتعاطاه انه ناقم لكل داعي
 او كذا مرتبة كذا كذا ^{اوردوا سوا قولهم} يشاهد مباح ^{موجو كذا دليل شرعي في} مباح كذا ^{اوردوا سوا قولهم} يشاهد مباح

نقل السجود ونرى الاعتكاف الى ان يخرج يركن معتكفا مادام فيه
مسجد من ادى اورثت في تلك وقت من اعتكاف في وقت كذا تركعت في وقت كذا
منه ينفذها اعتكافه في روى الحسن عن ابي حنيفة ان الصوم شرط للصحة
مسجد من كل مكان فربما هو ما رواه ابو الحسن امام ابي حنيفة في رواية كذا في وقت كذا
لا يصح الا في مسجد الجماعة له امام ومؤذن يصل في الصلوة الخمس في الجماعة
مسجد جماعة كجسالم امام اورث مؤذن معين هو اورث مؤمن بان يكون مؤذن جماعة في كل وقت
فيختص به مكان يصل فيه ذلك والمراة تعتكف في مسجد بيتها في موضع صلواتها في بيتها ولا يخرج منه
سواء في بيته في بيتها في زمانه في وقت صلواتها في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا
اذا اعتكفت فيه وليس لها ان تعتكف في غير موضع صلواتها في بيتها وان لم يكن في بيتها موضع الصلوة
اگر اعتكاف كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا
لا يجوز لها الاعتكاف فيه ولا يخرج المعتكف من المسجد للحاجة الشرعية كالجمعة او طبعية كالبلد و
قوله وسكوهم من الاعتكاف كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا
الغائط واذا خرج لبول او غائط لا يمكث في منزله بعد الفراغ من الطهر يخرج الى الجماعة حين نزول الشمس
يا طاعة اورثت واسفي بيتا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا
ان كان معتكفا في بيته من الجامع بحيث لا يتظر زوال الشمس لا يقوته الخطبة وان كان تقوته الخطبة
اگر مسجد جامع في ذلك معتكف في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا
لا يتظر زوال الشمس لا يخرج في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا
قوله في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا
للمنبر في رواية ست ركعات ركعتان غنية المسجد واربعة سنة وبعد الجمعة يمكث بقدر ما يصل الى اربع
اورثت في رواية في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا
ركعات اوست ركعات على حسب اختلاف الاخبار الواردة في المناقاة بعد الجمعة ولا يمكث اكثر من ذلك
يا طاعة اورثت في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا
وان مكث لا يضروه ولو نوا واوله لكن لا يستحب له ذلك ولا يخرج لعيادة المريض ولا لصلوة الجنابة ولا
ورثت في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا
لا اداء الشهادة وهذا كله قول ابي حنيفة لان الخروج من المسجد بلا عذر ولو ساعة يفسد الاعتكاف وعند
كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا
وهو الا قيس لان الخروج بينا في اللبث وما ياتي في شيء يستوفى فيه القليل والكثير كالاكل في الصوم والحديث
اورثت في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا
في الطهارة وكذا اذا خرج ساعة بعد المرض يبطل لان الخروج بعد المرض من حيث انه لا يغلب وقوله لم يكن
اورثت في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا
مستثنى عن الانجاب فصار كانه خرج من غير عذر لانه لا يات بالخروج بعد المرض وكذا اذا خرج في غير عذر
اورثت في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا

القدسية وسيا السنة
بين فاذا كان
في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا
مسجد الجماعة له امام ومؤذن يصل في الصلوة الخمس في الجماعة
مسجد جماعة كجسالم امام اورث مؤذن معين هو اورث مؤمن بان يكون مؤذن جماعة في كل وقت
فيختص به مكان يصل فيه ذلك والمراة تعتكف في مسجد بيتها في موضع صلواتها في بيتها ولا يخرج منه
سواء في بيته في بيتها في زمانه في وقت صلواتها في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا
اذا اعتكفت فيه وليس لها ان تعتكف في غير موضع صلواتها في بيتها وان لم يكن في بيتها موضع الصلوة
اگر اعتكاف كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا
لا يجوز لها الاعتكاف فيه ولا يخرج المعتكف من المسجد للحاجة الشرعية كالجمعة او طبعية كالبلد و
قوله وسكوهم من الاعتكاف كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا
الغائط واذا خرج لبول او غائط لا يمكث في منزله بعد الفراغ من الطهر يخرج الى الجماعة حين نزول الشمس
يا طاعة اورثت واسفي بيتا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا
ان كان معتكفا في بيته من الجامع بحيث لا يتظر زوال الشمس لا يقوته الخطبة وان كان تقوته الخطبة
اگر مسجد جامع في ذلك معتكف في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا
لا يتظر زوال الشمس لا يخرج في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا
قوله في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا
للمنبر في رواية ست ركعات ركعتان غنية المسجد واربعة سنة وبعد الجمعة يمكث بقدر ما يصل الى اربع
اورثت في رواية في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا
ركعات اوست ركعات على حسب اختلاف الاخبار الواردة في المناقاة بعد الجمعة ولا يمكث اكثر من ذلك
يا طاعة اورثت في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا
وان مكث لا يضروه ولو نوا واوله لكن لا يستحب له ذلك ولا يخرج لعيادة المريض ولا لصلوة الجنابة ولا
ورثت في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا
لا اداء الشهادة وهذا كله قول ابي حنيفة لان الخروج من المسجد بلا عذر ولو ساعة يفسد الاعتكاف وعند
كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا
وهو الا قيس لان الخروج بينا في اللبث وما ياتي في شيء يستوفى فيه القليل والكثير كالاكل في الصوم والحديث
اورثت في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا
في الطهارة وكذا اذا خرج ساعة بعد المرض يبطل لان الخروج بعد المرض من حيث انه لا يغلب وقوله لم يكن
اورثت في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا
مستثنى عن الانجاب فصار كانه خرج من غير عذر لانه لا يات بالخروج بعد المرض وكذا اذا خرج في غير عذر
اورثت في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا في وقت كذا

الایجاب ولفظ السلام اذا دار بين المعنى الشرعى والمعنى اللغوى يتعين حملها على المعنى الشرعى ما لم يكن لا
 معنى بين اورشاعى كى كرام كورديان منقول مشهور اور منقول لغوى كى كرام كورديان منقول مشهور اور منقول لغوى كى كرام كورديان منقول مشهور
 الغالب من حال النبی علیه السلام تعریف الاحكام دون اللغات فعلى هذا يكون المعنى ان وجوب صدقة الفطر
 كركن اوقات نبي صلى الله عليه وسلم احكام شرعية كى كرام كورديان منقول مشهور اور منقول لغوى كى كرام كورديان منقول مشهور
 على الانسان لغايات تبين احكامها كونها كفارة لخطاياهم ونظما لاهلها ما صدر عنه في حال الصرع من اليهود والمنز
 انما هو بدو فانه كى كرام كورديان منقول مشهور اور منقول لغوى كى كرام كورديان منقول مشهور اور منقول لغوى كى كرام كورديان منقول مشهور
 الذين يبرق في احد مناهم فائدة دينية او دنيوية ومن الرث الذي هو الكلام القبيح وما يشابهه من الفاظ الجاه
 جين كى كرام كورديان منقول مشهور اور منقول لغوى كى كرام كورديان منقول مشهور اور منقول لغوى كى كرام كورديان منقول مشهور
 لان الحسنات يكدنهن السيئات والثانية كونها قربة للمساكين حتى يكون الفقير في هذا اليوم كالغني في
 اليه يتيكيا كى كرام كورديان منقول مشهور اور منقول لغوى كى كرام كورديان منقول مشهور اور منقول لغوى كى كرام كورديان منقول مشهور
 وجعل القوة وعدم الاحتياج الى السؤال لانه عليه السلام قال اغنواهم عن المسئلة في مثل هذا اليوم وانشا
 اور حاجت سوال كى كرام كورديان منقول مشهور اور منقول لغوى كى كرام كورديان منقول مشهور اور منقول لغوى كى كرام كورديان منقول مشهور
 الى ان هذا اليوم انما يكون عيد للفقراء اذا استغنوا فيه عن السؤال بوصول صدقة الاغنياء اليهم
 كى كرام كورديان منقول مشهور اور منقول لغوى كى كرام كورديان منقول مشهور اور منقول لغوى كى كرام كورديان منقول مشهور
 لان الاغنياء مكفون بانفاق المال في سبيل الخير وبشر لك التكليف ان المال محبوب الخلق وهم مأمرون
 اسلموا كى كرام كورديان منقول مشهور اور منقول لغوى كى كرام كورديان منقول مشهور اور منقول لغوى كى كرام كورديان منقول مشهور
 بحب الله تعالى وقد اذعن ذلك بنفس الايمان لان قوله لا اله الا الله معناه انا قد علمنا واعتقدنا ان
 اور منقول مشهور اور منقول لغوى كى كرام كورديان منقول مشهور اور منقول لغوى كى كرام كورديان منقول مشهور
 لا معبود الا الله فالتزمنا عبادته وسبحته ولا نعبد ولا نحب الا اياه فجعل بذلك المال ميا
 سكونى محبوبى اور منقول مشهور اور منقول لغوى كى كرام كورديان منقول مشهور اور منقول لغوى كى كرام كورديان منقول مشهور
 لخيرهم وصدقة الصدقة من حيث ان جميع المحبوب يتقبل في سبيل المحبوب الذي غلب حبه في قلبه
 اور منقول مشهور اور منقول لغوى كى كرام كورديان منقول مشهور اور منقول لغوى كى كرام كورديان منقول مشهور
 فمن بذل فهو من الذين صدقوا ما عهدوا الله عليه ومن لم يبدل يكون من الذين يقرؤن باقوا هم
 سكونى كى كرام كورديان منقول مشهور اور منقول لغوى كى كرام كورديان منقول مشهور اور منقول لغوى كى كرام كورديان منقول مشهور
 ما ليس في قلوبهم بل من اتبع هواه وجعله اله النفس حتى كان يعبد فان من يعمل بهوى نفسه لا
 جود كى كرام كورديان منقول مشهور اور منقول لغوى كى كرام كورديان منقول مشهور اور منقول لغوى كى كرام كورديان منقول مشهور
 بهوى نفسه شيئا الا يرتكبه ويخالف مولا ولهذا قال النبي عليه السلام بغض الله عبد في الارض عند
 توبه اور كى كرام كورديان منقول مشهور اور منقول لغوى كى كرام كورديان منقول مشهور اور منقول لغوى كى كرام كورديان منقول مشهور
 الله تعالى هو الهوى فعلى هذا يجب على المكلف في هذا العيد عدة الاشياء الاول ترك المعاصي فان المعصية
 ضدك تركك كى كرام كورديان منقول مشهور اور منقول لغوى كى كرام كورديان منقول مشهور اور منقول لغوى كى كرام كورديان منقول مشهور
 وان كان تركها لهما وجبا في جميع الامنة الا ان تركها في بعض الاوقات الزم ووجب لقوله تعالى ان عبد
 كى كرام كورديان منقول مشهور اور منقول لغوى كى كرام كورديان منقول مشهور اور منقول لغوى كى كرام كورديان منقول مشهور

هو عدة وجد الله تعالى والثالث بعدة من الجنة والرابع قربه من جهنم والخامس جفاء من
يا محمد بن ابي طالب ورسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

هو أحب إليه وهو نفسه والسادس تجليس نفسه التي جعلها الله تعالى طاهرة والسابع إيراد النقطة
ساقون كرام كما بين كل الزاوي

الذين لا يؤذونه والمامن احزان النبي عليه السلام في قبره والتاسع اشهاد الارض والليل والنهار على نفس
مؤمن من المؤمنين انهم هم الذين آمنوا بالله ورسوله

والعاصم خيانتہ لجميع الخلائق لان المطر يقلل الذنب فاذا كان حال من فعل سيئته واحداً هذا فاذا
 رسول تامر ما لم يكن يدعواي اسلوا على كذا بول كى شاس سى مرسه برسامه هو حاتامى حيا كى كى سامى بير حال هو نوهر كيو

بكون حال من يفعل فنوا من السيئات لا سيما في هذه الأيام المباركات مع ان الخطباء ينادون على
 اوس شخص كما هو طرح طرح لكنا را کسی کما حال کو گنا حاصر کران مساک دون میں
 اور جو کہ دعا نصیحت کروانی مسرور کچھ کچھ کر

المناور ويقولون ليس العبد من لبس الجديد انما العبد من آمن الوعيد ليس العبد من يتزأ العبد انما

[illegible]

البي عليه السلام استأمر الملاحه معصية والجلوس عليها فسق والتلذذ بها كفر وروى عنه عليه السلام

ادخل صبعيه في اذنيه عند سماعه وهم يسمعون امثال تلك الكميات ولا ينفقون اليها بل يدعون
 ما في كل اوارسك كل من اذن الكلبا ويطعن بين ابي يده ليرى ابي كل حوسبي من اوارس واما كل طرف فوجه بين كرتي
 ملكته اسلام كل اوعى

لَا إِسْلَامَ وَحَيْبَةَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ وَمَعَ هَذَا يَخَالِفُونَهُمَا فِي الْأَدَارِ وَالنَّوَاهِي فَيَكُونُ الْحَالُ امْتِثَالًا لِلْحَقِّ
 بِرَأْيِهِمْ مِنْ أَوْرَادِ مَا رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ كَانَ يَخَالِفُ فِي مَاتَ بِي كَمَا كَانَتْ

شاهدوں امانت تلك المنهيات لا يمتنعون شيئا منها بل يساءرون فيها فمن كان بناكيا فليسا عي
ا ت م سبيل کو دیکھی ہیں اور اس میں دفعہ سے کئی ملک اور ہندوستان میں مسیح کوئی روی تو جیسا کہ اسلام کی

الاسلام و غربتہ اذ قد عاد الاسلام غربيا كما بدل اعرابنا من هذه الايام ايام فرح وسرور لكن ينبغي ان يكون الاسلام والساي غرب يوكا حبيب فليس سرور بوقتنا بل سرور في يوم فرح او سرور في كل حين لان جانب

کون اظہار الفرح والسرور فيها بجان مباحا او مستحقا کما اغتسال والتطيب ولبس احسن الثياب
جوش اور سرور البیوت ولباس مباحا یا مباحی جوش و سرور و لبس احسن و تطیب و لبس احسن الثیاب

الباحثة التي تكون جديدة أو غريبة على السامع لا يمكن حرامها كالمس الجور والخوض في الباطل لأن العبد

فما سمى عبد الله تعالى يعقوب به على المؤمن بن المغفرة والأحسان فيجب عليه أن يجتنبوا المعصية التي

ولا يخرج أصلاً عن العبد من رأى هلال القطر وقت العصر بطل انقضاء مدة الصوم وأبطل قال في المحط طهر
وغيره كذا ما كسى كادى أو كذا كسى من عده كذا ما كسى كادى كذا كسى من عده كذا ما كسى كادى كذا كسى من عده
في وجوب التكفارة ولا تخرج الوجوب ولو أن أهل بلدة أو أهل رمضان صاموا تسعة وعشرين
كومات وجوب كفارة في كل واحد من كل واحد كذا ما كسى كادى كذا كسى من عده كذا ما كسى كادى كذا كسى من عده
نوماه من جماعة عند القاصي في اليوم التاسع والعشرين أن أهل بلدة كذا ما كسى كادى كذا كسى من عده
كسى من عده كذا ما كسى كادى كذا كسى من عده كذا ما كسى كادى كذا كسى من عده كذا ما كسى كادى كذا كسى من عده
لمن كذا ما كسى كادى كذا كسى من عده كذا ما كسى كادى كذا كسى من عده كذا ما كسى كادى كذا كسى من عده
وكسى كادى كذا ما كسى كادى كذا كسى من عده كذا ما كسى كادى كذا كسى من عده كذا ما كسى كادى كذا كسى من عده
في ثلاث السنة والسماء مصحبه لا تسلم لهم لظن عد ولا تترك الأرواح لأن هذه الحاجة لم تسلم لهم لظن
أو حذر وكذا ما كسى كادى كذا كسى من عده كذا ما كسى كادى كذا كسى من عده كذا ما كسى كادى كذا كسى من عده
ولا على شهادة غيرهم وأما حكم أدوية غيرهم وأما لو كان شهيداً عند القاصي أن قاصي بلدة كذا
دوره وروى كذا ما كسى كادى كذا كسى من عده كذا ما كسى كادى كذا كسى من عده كذا ما كسى كادى كذا كسى من عده
شهيد عنه ساهداً بضرورة الهلال في ليلة كذا روى ذلك القاصي استأذنها حارها هذا القاصي
دو كذا ما كسى كادى كذا كسى من عده كذا ما كسى كادى كذا كسى من عده كذا ما كسى كادى كذا كسى من عده
بقصى شهادة بطلان قضاء القاصي لأجل حجه فقير العمل به نسباً لله تعالى على ما رواه الرضا عليه السلام
كفى كذا ما كسى كادى كذا كسى من عده كذا ما كسى كادى كذا كسى من عده كذا ما كسى كادى كذا كسى من عده
وكرمه أمين بامع المجلس الثالث والستون في بيان فضيلة صوم شوال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من صام رمضان ثم أتبعه سنين كان كصيام الدهر هذا الحديث من صحيح المصباح رواه
حسن في رمضان كذا ما كسى كادى كذا كسى من عده كذا ما كسى كادى كذا كسى من عده كذا ما كسى كادى كذا كسى من عده
الوهرية وأما لو أنصارى وأما كان ذلك كصيام الدهر لأن الحصة تصاعف بعشر أمثالها
الوهرية كذا ما كسى كادى كذا كسى من عده كذا ما كسى كادى كذا كسى من عده كذا ما كسى كادى كذا كسى من عده
من صام رمضان نصير كذا ما كسى كادى كذا كسى من عده كذا ما كسى كادى كذا كسى من عده كذا ما كسى كادى كذا كسى من عده
كذا ما كسى كادى كذا كسى من عده كذا ما كسى كادى كذا كسى من عده كذا ما كسى كادى كذا كسى من عده
السنة لكن استعمل الدهر بمعنى السنة عمر متعارف في كلامهم بل هو عند أهل اللغة يطلق على الأند
أما كذا ما كسى كادى كذا كسى من عده كذا ما كسى كادى كذا كسى من عده كذا ما كسى كادى كذا كسى من عده
وقد اتفقوا بحسنة وصلحاه على أن الدهر المعروف باللام يكون للمعمر والظاهر أن الحمل على مدة العمر
واللام الوصف أو صاحب السراة من مضمون من كذا ما كسى كادى كذا كسى من عده كذا ما كسى كادى كذا كسى من عده
ولا وجه لحمله على السنة فالجواب أن الحمل من السنة هو الحمل على مدة العمر لأن المكلف لا بد له أن يصوم
سنة من كل سنة فيكون كذا ما كسى كادى كذا كسى من عده كذا ما كسى كادى كذا كسى من عده كذا ما كسى كادى كذا كسى من عده

من السنين ومات فيه كثير من العريس فتشام به اهل الجاهلية وقد ورد في الشرع بابطاله
 او بمن بهت في ربهين ركني هين سؤال جليل في السكوت بئراليا او شرح من السكوت بئراليا
 كما روى عن عائشة انها قالت تزوجني رسول الله صلى الله وسلم في شوال وبي في شوال فاني
 جئت بها للشري رداً بي كره كبري من كرسول الله صلى الله وسلم في شوال من كبري او شرح من كبري
 نساء رسول الله صلى الله عليه وسلم كان احظى عنده متى قال للنورى انها قد صدمت من نار ما كان عليه
 ليلي رسول الله صلى الله عليه وسلم كبري من كبري بهره منده قوى كبري كبري من كبري
 اهل الجاهلية من ظهير التزوج في شوال فانهم كانوا يتشامون بشهر شوال في الكفاية خاصة كما كانوا يشمون
 اهل الجاهلية كما ينفى شوال من كبري من كبري كبري من كبري كبري من كبري
 بشهر صرف مطلقاً ويقولون انه شهر مشوم وكثير من الناس في هذا الزمان يوافقونهم ويتشامون
 مطلق سب باب من نخوس يا فتى في كبري من كبري كبري من كبري كبري من كبري
 بشهر صرف ويستنعون فيه عن السفر والتزوج وغيرهما فان تخصيص الشوم بزمان دون زمان لشهر شوال
 او من بهت في ربهين ركني هين كبري من كبري كبري من كبري
 وغيره غير صحيح فان الزمان كله من خلق الله تعالى ويقع فيه افعال العباد فكل زمان شغله العباد بطة
 وهو من صحيح من كبري من كبري كبري من كبري كبري من كبري
 فهو زمان مبارك عليه وكل زمان شغله العباد بعصية فهو زمان مشوم عليه والشوم واليمن
 وه زمان مبارك كبري من كبري كبري من كبري
 في الحقيقة هو العصية والطاعة كما قال عدري بن حاتم بن المراء وشومه بين تحببه يعني لسان
 حقيقت من مصيبت اورفاحت كبري من كبري كبري من كبري
 وقال ابن مسعود ان كان الشوم في الشيء فنعيا بين الخيين يعني اللسان والشيء لحيه في لسان السمين
 اورا من مسعود كبري كبري من كبري كبري من كبري
 من اللسان وروى عن عائشة انه عليه السلام قال الشوم سوء الخلق والاشوم في الحقيقة المعاصي
 او شرح عائشة رداً بي كبري من كبري كبري من كبري كبري من كبري
 الذي بانه شتم الله تعالى فانه تعالى اذا سطع على عبد يكون ذلك شقياً في الدنيا والاخرة واذا
 كبري من كبري كبري من كبري كبري من كبري
 رضى عن عبد يكون ذلك العبد سعيداً في الدنيا والاخرة وبعض الصالحين قد شكى اليه عن
 كبري من كبري كبري من كبري كبري من كبري
 بلاد وقع الناس فيه فقال ما ادرى ما انت فيه من البلاد الا بشوم النعوب فعلى هذا يكون
 تمام خلق كبري من كبري كبري من كبري كبري من كبري
 المعاصي مشوماً على نفسه وعلى غيره فانه لا يؤمن ان ينزل عليه عذاب فيعيب الناس
 ما قول بده كبري من كبري كبري من كبري
 خصوصاً من لم ينكر عمله بالبعد عنه لانهم وكذلك الاماكن التي يفعل فيها المعاصي
 ناصر ان كبري من كبري كبري من كبري كبري من كبري

[illegible]

التقصيرات تركي نفعه مستوحاة لا عظم العقوبة وهو القتل عاراه اجماع عن الاقدام عليه لانه لم ياد
 ابق ما كان مريض في مرضه من قبل كساره حاجي
 له فيه فعمل قراه ودا له نفعه وصار كل جزء من قربانه ودا له لكن جزء من بدنه نعمت تركة القربان
 قرائي انك كرمك تمام رسا كرمك ساق ساقاي

جميع اجزاء البلد ولم يخل من اذرة ولم يحرم من اشعره ولما كانت هذه الفصلة ملحقة بالاجزاء المتصلة
كوكبي وانه كان حاله ان كوكبي لم يدر من منى عزم من رستا قد يربطت وسمى امراسى منى حورقانى كوكبى الى كوكبى
المتصل دون المتصلة عنه رى شىء من السلام ان لا عس يتشاص شعره ولست رة لثلا لا بعد من ذلك
انما متصل من منى حورقانى على سلم فى لثلا

[illegible][illegible]

علی حق لعباد نه بالتوسعة لحدود الاصلی ویشتمل نمایند نه سایر حقوق و هم و کما یشترط ویه العبد
یکه من من لعب و لا قدر کتب من من اصله که گشت که در می مونی بیاید و او سر تا سر که صراط من چون است مومن من عباد حسن است که گشت
شرط الحریة و بعدالة و لفظ الشهادة و ان لم یکن فی السماء علة لا یصل الشهادة حجم کثیر نعم العلم یحرم
منها الا ان یصل علة امره و کافه فیه ان اوله که است که می دیکه و مومن من امره که گشت که در می مونی بیاید و او سر تا سر که صراط من چون است مومن من عباد حسن است که گشت

حتی که ای مقدار ذلک فقیر اندم اهل محله و قیل اند من حسین حلا و عن محمد لاندان بیوز الحیر
من سوی که بعد من حساب می نمودن بر یک محکمی که تا من مدعی کسی تیس بجاس و حواس و عام محمدری بدت می کرد و در مغرب
در کجاست الصبح انه معوض الی رای الحاكم لان المراد بالعالم الحاصل عنهم العالم السمری مع الوجه اللغوی المشهور
اما ای در صحرای سمرقند که در حوزی سمرقند و در علم می بود که در حوزی حاصل بود و ای در علم می بود که در حوزی حاصل بود و ای در علم می بود که در حوزی حاصل بود

لا العالم على التقى ولودم السك ان هذا اليوم كان من عشر دى الحجة او باسم دى الحجة لا حوط
على كسر لسان پسى اگر سلسله جمهوى كه اكنه دى نكه كه سوسه ماچى الواس ماچى سور احلام صبرى
يصح فى العدد الدوال ولا يؤخر الى يوم بعد اللى يوم الثالث لاحتمال ان نعم في غير تبه ولى اخر كان
الى كسر لسان پسى اگر سلسله جمهوى كه اكنه دى نكه كه سوسه ماچى الواس ماچى سور احلام صبرى

المستحب ان يتصدق بجمیع لحمه ولا یاکل منه المجلس الخامس والثلاثون فی بیان فضيلة
توهم دیوان مستحق که گوشت سدا صدق فکر باشد وای او پس می گویند چنین

هراقة دم القربان فی ایام الخمر ونوعه وکفایتہ قال رسول الله صلی الله علیه و سلم علی
ابن ادم من عمل یوم الخمر احب الی الله تعالی من هراقة الدم وانه لیاقی یوم القيمة بقدرها وانشاعها واطلا فیه

یوم عمر من ایسا چنین می که سدا تعالی کو محسوب بود بجز برکتی که می توان کرد
وان الدم یقیم من الله تعالی بکمال قبل ان یتقر علی الارض فطیبا وایا نفسا هذ الخمر من حسان المصابین

اور الله و حوان می سی پس که زمین می که سدا تعالی کی ان قبل بر جای می سی سوس می سی حوش بود
روقه لهم المؤمنین عاشة روفه ومعناه ان افضل العبادات یوم الخمر اذ یوم القيمة

حضرت امام المؤمنین عادت که رایت می سی که سدا تعالی کو محسوب بود بجز برکتی که می توان کرد
کما کان فی الدنیا من غیر ان ینقص منه شیء لیکون لكل عصفور منه اجر ویدر مریکه علی الصراط وکل رقت تجتصر

بسیار نیاید پس ایسته موجود بود که پسین می که سدا تعالی کو محسوب بود بجز برکتی که می توان کرد
عبادة وهذا یوم اختص لعبادة فعلها ابرهیم النبی علیه السلام ولو کان شیء افضل منه لما اذی به استغفر

عبادت بود می سی او پس دل من حاصل عبادات می که سدا تعالی کو محسوب بود بجز برکتی که می توان کرد
ولهذا قال صاحب الخلاصة شراء الاضحية بعشرة وذبوحها افضل من التصدق بالذبح فان القرية التي تحصل

استغفر الله من مائة سنة من ذنوبه وکسی که سدا تعالی کو محسوب بود بجز برکتی که می توان کرد
لمراقة الدم لا تحصل بالصدقة لكن ينبغي ان یعلم ان مراقة الدم فی هذا الیوم وان كانت افضل العبادات

و صدق بود می سی پسین حاصل بود می که سدا تعالی کو محسوب بود بجز برکتی که می توان کرد
ان قوله تعالی ان یذبح الذبائح لله شریفا وکذا ذبائحهم وکذا ذبائحهم وکذا ذبائحهم وکذا ذبائحهم

پس است می سی ایسته پسین استغفر الله وکسی که سدا تعالی کو محسوب بود بجز برکتی که می توان کرد
الدم واطعام الفقراء بل للمعتبر بتحصيل التقوی التي هی شرط لقبول الطاعة کلها كما قال الله تعالی انکم اذا قتلتم

اور گوشت کاهن یا معتبر چنین می که سدا تعالی کو محسوب بود بجز برکتی که می توان کرد
من المتقین والتقوی لا تحصل الا بالاجتناب عن جمیع المنهیات والامتنان بجمیع الامورات واولم یحصل ذلك

ایوب والاولی می سی او تقوی چنین حاصل بود می که سدا تعالی کو محسوب بود بجز برکتی که می توان کرد
عنهم مراقة الدم والتصدق بالعلم وان کثر عنهم ذلك فعلى هذا یجب علی المكلف فی هذا العید عدة اشياء اول

توهم جانا اور گوشت کاهن یا معتبر چنین می که سدا تعالی کو محسوب بود بجز برکتی که می توان کرد
نرك المعاصي فان المغصية وان كانت قبیحة فی جمیع الذممة الا انها فی بعض الازمان یکون اکثر قبیحا واکثر جرما

سدا تعالی کو محسوب بود بجز برکتی که می توان کرد
لشر الزمان فیکون ترکها الزم ووجب لقوله تعالی ان عدة الشهور عند الله اثنا عشر شهرا فی کتاب الله

و ایضا شرف اوس وقت کی او وقت من کنایه که ترک کراهت لازم و واجب تر می سی پسین استغفر الله وکسی که سدا تعالی کو محسوب بود بجز برکتی که می توان کرد
خلق السموات والارض منها اربعة حرم ذلك الذین القیم ولا یظنون فیه من انفسکم یعنی ان عدد الشهور الثمينة

يعطيه ولو كان له مال كثير عايب في يده بشرطه او مصاربه ومعه ما استقر به الاضحية من الحج
 ان كان له مال اسكاف في يده بشرطه او مصاربه او قصه من اهل بيته

او متاع البیت یلزمه الاضحية واول وقتها بعد طلوع الفجر من يوم التخریج ليشترط تقديم صلوة
الجمعة حسب ما في قولنا صل على محمد و آله و صلوات الله و بركاته و في غير ذلك من صلواته و صلواته
العيد عليه ما في حق اهل الامصار حتى لا يجزئ الذبح لمن كان في المصر لا بعد فراغ الامام من الصلوة ولو
عيدا لو كان من بيان تلك المدة من غير ان يكون في مكة فاما ما في قولنا صل على محمد و آله و صلوات الله و بركاته
ضحي من صلوة الامام لا يصح ولو خرج الامام بطائفة الى الجحانة و امر رجلا ان يصلي بالضعفاء في
الامام فله ان يصلي على الضعفاء و لو كان في مكة فله ان يصلي على الضعفاء و لو كان في مكة فله ان يصلي على الضعفاء

[illegible]

الثالث يخرج من الزوال وبعدة وقال بعضهم في ذلك المكان نحو الضحية في أي وقت كان لوقوع اليأس
عن البرية من يومهم فلو لم يبق من يومهم شيء من الضحية لم يكن عليه قضاء ما كان عليه من وقت كان لوقوع اليأس
عن الصلوة وإن أحرزها ما م الصلوة يوم العيد يعني اليأس أن يخرج الضحية إلى وقت الزوال ولو حرم
لغيره لم يملك عليه قضاء ما كان عليه من وقت كان لوقوع اليأس عن البرية من يومهم فلو لم يبق من يومهم شيء من الضحية لم يكن عليه قضاء ما كان عليه من وقت كان لوقوع اليأس

أهـام إلى الصلوة في الغد وبعد الغد وقد ضحك بعض الناس من أن يصل إلى أقام يحزن لأنه وإن وافى الصلوة
 على وجه السنة ثم كلفت بركان المنبر لمكان اللذات حتى لو كانت لأضحية في المصروصاجها في السرد
 بجزء من يومين قرأ في كل يوم كاعتباري الكبرياء كاعتباري من يراي ذلك أن قرأ في ستر من حوائد وكان كاعتباري دور

[illegible]

بذلجوا عنه بعد صلوة الامام في البلد الذي هم فيه اعتبار المكان الذبيحة ومن اراد ان يتعجل
الصلوة واخرج اضيقته من المصروف بها قبل الصلوة قالوا ان اخرها مقدار ما يلزم للمساقر قصر الصلوة
فعلما كونه من اكره في قرائن دور لولا ان ذكر في حرم مسانتي رسا وقد عرفت

صحيح بخونه فلا هذا كله في حق اهل الامصار واما اهل السواد والقرى فيجب عليهم الذبح بعد الفجر الثاني من
صحيح صادق كذا في
صحيح صادق كذا في
صحيح صادق كذا في

لا بد لك صلوة العيد مع الامام لا يقضيها ومن ادرك الامام الركوع بغير للافتتاح قائما لان تكبيرة الاذان
عبدك تارة امامك ساجدة اذ تارة في غير وقتها حين يركع او حتى الامم كركع من بابا وتارة في ركعة اخرى كركع من بابا في ركعة اخرى
شرع في القيام المحض ثم للعيد انظر انته بدلا لصلوة الام في الركوع لان المحل الاصل لتكبيرات العيد القيام
صرف حالت قيامته من بابا في غير وقتها حين يركع او حتى الامم كركع من بابا وتارة في ركعة اخرى كركع من بابا في ركعة اخرى
المحض وان خاف فوت الركوع بغير للركوع وركع ثم يكبر تكبيرات العيد في الركوع لانها واجبة ولا اشغاف
قيامه يركع في وقتها حين يركع من بابا في غير وقتها حين يركع او حتى الامم كركع من بابا وتارة في ركعة اخرى كركع من بابا في ركعة اخرى
بها اولى وبتركها سبعا في الركوع لكونها سنة ولا يرفع يديه في الركوع لان الرفع سنة ووضعه الكف على الركبة
اولى في اوساط الركوع كركع في ركعة اخرى كركع من بابا في غير وقتها حين يركع او حتى الامم كركع من بابا وتارة في ركعة اخرى كركع من بابا في ركعة اخرى
سنة ايضا واجبة لانيان سنة فيه ترك سنة اخرى واذا ترك الامام سنة يركع في ركعة اخرى كركع من بابا في غير وقتها حين يركع او حتى الامم كركع من بابا وتارة في ركعة اخرى كركع من بابا في ركعة اخرى
سنة في الركوع ولا في القوة بل يسارع في متابعة الامام لانها فرض فلا يترك الواجب ولو ادرك الامام
الركعة في الركوع كركع من بابا في غير وقتها حين يركع او حتى الامم كركع من بابا وتارة في ركعة اخرى كركع من بابا في ركعة اخرى
في القوة لا يكبر فيها لانه يقضي تلك الركعة مع التكبيرات ومن فاتته ركعة واحدة اذا قام الى قضا
قصر من بابا في وقتها حين يركع من بابا في غير وقتها حين يركع او حتى الامم كركع من بابا وتارة في ركعة اخرى كركع من بابا في ركعة اخرى
ما سبق بيده بالقرعة ثم يكبر بعدها تكبيرة العيد بركع ولو ادرك الامام في التشهد وبعد السلام في
تذول قراوت شرع كركع في ركعة اخرى كركع من بابا في غير وقتها حين يركع او حتى الامم كركع من بابا وتارة في ركعة اخرى كركع من بابا في ركعة اخرى
سجود السهو فانه يقوم ويصلي رياتي التكبيرات في محلها ويستحب تعجيل الصلوة في هذا العيد تأخيرها
هو كركع من بابا في وقتها حين يركع من بابا في غير وقتها حين يركع او حتى الامم كركع من بابا وتارة في ركعة اخرى كركع من بابا في ركعة اخرى
في عيد الفطر وفي القنبة تقدم صلوة العيد على صلوة الجنازة اذا اجتمعتا وصلوة الجنازة على الخطبة
او قنينة من بابا في وقتها حين يركع من بابا في غير وقتها حين يركع او حتى الامم كركع من بابا وتارة في ركعة اخرى كركع من بابا في ركعة اخرى
وفي الزلزلة ان اجتمع العيد والكسوف يقدم العيد لانه واجب كما تقدم على الجنازة لكون وجوبه
او بركعة من بابا في وقتها حين يركع من بابا في غير وقتها حين يركع او حتى الامم كركع من بابا وتارة في ركعة اخرى كركع من بابا في ركعة اخرى
عينا ووجوب الجنازة كفاية وبكره التنفل في المصلي قبل صلوة العيد وبعد هذا الامم وغيره وان قرع
شيئا في وجوبه في هذا واجب كركع من بابا في غير وقتها حين يركع او حتى الامم كركع من بابا وتارة في ركعة اخرى كركع من بابا في ركعة اخرى
في هذا العيد عذر يمنعه من صلوة العيد تصلي من الغد وبعد الغد ولا تصلي بعد ذلك لانها موقوفة
سرعين كركع من بابا في وقتها حين يركع من بابا في غير وقتها حين يركع او حتى الامم كركع من بابا وتارة في ركعة اخرى كركع من بابا في ركعة اخرى
بوقت الاضحية فيقول زاماد وقتها باقيا ولا يجوز بعد خروج وقتها ثم العذر هم ما ليس لنفي الجواز بل لنفي الكراهة
وهي اضحية في وقتها حين يركع من بابا في غير وقتها حين يركع او حتى الامم كركع من بابا وتارة في ركعة اخرى كركع من بابا في ركعة اخرى
حتى لو كان تأخيرها الى الغد وبعد الغد بغير عذر يجوز الصلوة لكن يلزم الاساءة بخلاف الفطر فان العذر
ليس كركع من بابا في وقتها حين يركع من بابا في غير وقتها حين يركع او حتى الامم كركع من بابا وتارة في ركعة اخرى كركع من بابا في ركعة اخرى
فيه لنفي الجواز حتى لو كان تأخيرها الى الغد بغير عذر لا يصح نفي الله تعالى عما صوفنا لرضائه بلطفه و
واسطي نفوذ كركع من بابا في وقتها حين يركع من بابا في غير وقتها حين يركع او حتى الامم كركع من بابا وتارة في ركعة اخرى كركع من بابا في ركعة اخرى

بدم شهيقه وطعامه وشربه من اجل والمعنى ان كل طاعة وخير اذ يمكن وبالله فاعل ما يعطى صاحبه ملاج
 ميري لوي ايضاً بنوعها ^{بنياس بنو روتاي} يعني بنو طاعت ^{اورسك مل حسين} رايه بنو كرمي كبرياء كوا و كوا قوب دس گوري
 عشرة لقوله تعالى من جاء بالحسنة فله عشر مثاقيلها و قد زاد الى سبعة و اكثر لقوله تعالى من اكل
^{اسمعي هاني} سدقاني في حقك ^{او سكي} او سكي دس زار ^{ورسك مل سكر} ورسك مل سكر ^{اورسك مل سكر} ورسك مل سكر ^{اورسك مل سكر} ورسك مل سكر
 يعقوبن اموهم في سبيل الله كسب حبة انفتحت ستم سنين لكل سبيلة وانه حبة والله يضعف
 حوزي كرفين اي مان ^{سك زده مي سكي} ورسك مل سكر ^{اورسك مل سكر} ورسك مل سكر ^{اورسك مل سكر} ورسك مل سكر
 لمن تيشك واما الصق فترايه بعد حسنة لانه لا ياتي الا بالصبر و قد قال الله تعالى انما يوق الصابرون اجرهم
^{حكي اسطى طاي} و سورة كافر ^{سول حساب} سكي كعل مسكر ^{اورسك مل سكر} ورسك مل سكر ^{اورسك مل سكر} ورسك مل سكر
 يغني حساب نعم الصبر وان كان يوجد في غير الصوم من العبادات لكن وجوده في غيره ليس كوجوده في الصوم
^{اورسك مل سكر} ورسك مل سكر ^{اورسك مل سكر} ورسك مل سكر ^{اورسك مل سكر} ورسك مل سكر
 انواع صبر على طاعة الله تعالى و صبر على محارم الله تعالى و صبر على الالام و الشدائد و كما يوجد في الصوم
 قسم بنوعين صبر على طاعة الله تعالى و صبر على محارم الله تعالى ^{اورسك مل سكر} ورسك مل سكر ^{اورسك مل سكر} ورسك مل سكر
 فيه صبر على واجب على الصائم من الطاعات و صبر على محارم الله تعالى و صبر على الالام و الشدائد و كما يوجد في الصوم
^{اورسك مل سكر} ورسك مل سكر ^{اورسك مل سكر} ورسك مل سكر ^{اورسك مل سكر} ورسك مل سكر
 وحرارة العطش ضعف البدن فانه يعرض بدنه للضرر و نقصان الذي يفرض الى الهلاك طلب الرضا عنه
^{اورسك مل سكر} ورسك مل سكر ^{اورسك مل سكر} ورسك مل سكر ^{اورسك مل سكر} ورسك مل سكر
 اشهر اليه حيث قيل ديع شهيقه و طعامه و شربه لا جلي بخلاف طاعت الله تعالى فانه بسبب نعم نفسه عن
^{اورسك مل سكر} ورسك مل سكر ^{اورسك مل سكر} ورسك مل سكر ^{اورسك مل سكر} ورسك مل سكر
 الاكل و الشرب و الجماع يصير مخالفاً باخلاق الله تعالى فانه يتركها عن هذه الاشياء فلما كان في الصوم
^{اورسك مل سكر} ورسك مل سكر ^{اورسك مل سكر} ورسك مل سكر ^{اورسك مل سكر} ورسك مل سكر
 هذه المعاني خصه الله تعالى بذاته و تولى جزاءه بنفسه و لم يكله الى غيره و لكنكم اذا خبرانه يتولى الجزاء
^{اورسك مل سكر} ورسك مل سكر ^{اورسك مل سكر} ورسك مل سكر ^{اورسك مل سكر} ورسك مل سكر
 بنفسه يقتضي ان يكون ذلك الجزاء في شايه العظمة و نهايه الكثرة بحيث يكون له حد و لا عذر قدره و
^{اورسك مل سكر} ورسك مل سكر ^{اورسك مل سكر} ورسك مل سكر ^{اورسك مل سكر} ورسك مل سكر
 من الى امانه الباهلي انه عليه السلام قال من صام يوماً في سبيل الله جعل الله بينه وبين النار خندقاً كابين
^{اورسك مل سكر} ورسك مل سكر ^{اورسك مل سكر} ورسك مل سكر ^{اورسك مل سكر} ورسك مل سكر
 و لا حصر في حديث اخر رواه ابو سعيد الخدري انه عليه السلام قال من صام يوماً في سبيل الله جعل الله وجهه
^{اورسك مل سكر} ورسك مل سكر ^{اورسك مل سكر} ورسك مل سكر ^{اورسك مل سكر} ورسك مل سكر
 عن النار سبعين خرفاً و معنى الحديث ان من صام يوماً في سبيل الله وجهه و رضائه ينجيه الله تعالى من النار عن النتيجة
^{اورسك مل سكر} ورسك مل سكر ^{اورسك مل سكر} ورسك مل سكر ^{اورسك مل سكر} ورسك مل سكر
 بطريق التمثيل ليكون البطلان من كان بعيداً عن شيء من القدر لا يصل اليه البتة و المراد بالخرق السنة
^{اورسك مل سكر} ورسك مل سكر ^{اورسك مل سكر} ورسك مل سكر ^{اورسك مل سكر} ورسك مل سكر

الشاورة لما روى عن ابي خزيمة انه عليه السلام قال المستشار مؤتمن وفي حديث اخر انه عليه السلام

كثير ما يمشي في بيته يمشي على سبيل من طريقه كما يشاء من غير ان يكون معه احد من بني بيته

قال لا يؤمن احدكم حتى يحب اخيه ما يحب لنفسه وفي حديث اخر قال من ابشار الى اخيه ما يعلم ان

الشيء في غير ذلك من غير ان يكون له في ذلك مصلحة في عدم فعله فقد خافه واذا شاور وظهر كونه مصلحة

ان المصلحة في فعله وهو يعلم او يظن ان المصلحة في عدم فعله فقد خافه واذا شاور وظهر كونه مصلحة

يكون له ان يقبل ذلك المستشار لكن بعد ان يستشير الله تعالى في ذلك بالاستشارة التي يدها البخاري في صحيحه

عن جابر انه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بعلمنا الاستشارة في الامور كلها كما يعلمنا السيرة من انفسنا

اذا هم احدكم بالامر فليدركهم ركعتين من غير الفريضة ثم ليقل في استخراة الله تعالى في شأنه ويستقل بعينه ثلث امور

احد ان يمشي على سبيل من طريقه كما يشاء من غير ان يكون معه احد من بني بيته

اذا هم احدكم بالامر فليدركهم ركعتين من غير الفريضة ثم ليقل في استخراة الله تعالى في شأنه ويستقل بعينه ثلث امور

احد ان يمشي على سبيل من طريقه كما يشاء من غير ان يكون معه احد من بني بيته

اذا هم احدكم بالامر فليدركهم ركعتين من غير الفريضة ثم ليقل في استخراة الله تعالى في شأنه ويستقل بعينه ثلث امور

احد ان يمشي على سبيل من طريقه كما يشاء من غير ان يكون معه احد من بني بيته

اذا هم احدكم بالامر فليدركهم ركعتين من غير الفريضة ثم ليقل في استخراة الله تعالى في شأنه ويستقل بعينه ثلث امور

احد ان يمشي على سبيل من طريقه كما يشاء من غير ان يكون معه احد من بني بيته

اذا هم احدكم بالامر فليدركهم ركعتين من غير الفريضة ثم ليقل في استخراة الله تعالى في شأنه ويستقل بعينه ثلث امور

احد ان يمشي على سبيل من طريقه كما يشاء من غير ان يكون معه احد من بني بيته

اذا هم احدكم بالامر فليدركهم ركعتين من غير الفريضة ثم ليقل في استخراة الله تعالى في شأنه ويستقل بعينه ثلث امور

احد ان يمشي على سبيل من طريقه كما يشاء من غير ان يكون معه احد من بني بيته

اذا هم احدكم بالامر فليدركهم ركعتين من غير الفريضة ثم ليقل في استخراة الله تعالى في شأنه ويستقل بعينه ثلث امور

احد ان يمشي على سبيل من طريقه كما يشاء من غير ان يكون معه احد من بني بيته

اذا هم احدكم بالامر فليدركهم ركعتين من غير الفريضة ثم ليقل في استخراة الله تعالى في شأنه ويستقل بعينه ثلث امور

احد ان يمشي على سبيل من طريقه كما يشاء من غير ان يكون معه احد من بني بيته

اذا هم احدكم بالامر فليدركهم ركعتين من غير الفريضة ثم ليقل في استخراة الله تعالى في شأنه ويستقل بعينه ثلث امور

احد ان يمشي على سبيل من طريقه كما يشاء من غير ان يكون معه احد من بني بيته

اذا هم احدكم بالامر فليدركهم ركعتين من غير الفريضة ثم ليقل في استخراة الله تعالى في شأنه ويستقل بعينه ثلث امور

احد ان يمشي على سبيل من طريقه كما يشاء من غير ان يكون معه احد من بني بيته

اذا هم احدكم بالامر فليدركهم ركعتين من غير الفريضة ثم ليقل في استخراة الله تعالى في شأنه ويستقل بعينه ثلث امور

احد ان يمشي على سبيل من طريقه كما يشاء من غير ان يكون معه احد من بني بيته

اذا هم احدكم بالامر فليدركهم ركعتين من غير الفريضة ثم ليقل في استخراة الله تعالى في شأنه ويستقل بعينه ثلث امور

احد ان يمشي على سبيل من طريقه كما يشاء من غير ان يكون معه احد من بني بيته

[illegible]

اناس صالحون قال بلى قلت كيف يصنع اولئك قال يصيهم ما صلب الناس ثم يصيرون الى

من نیکوکارانم که فرمایان منین و صریحاً از آنکه کیست که فرمایان او نیز ده بی مصیبت و هر که جوید و گزیند بر او ایام و سال که معرفت

مغفرة الله ورصونه فاطمه هره من هذا الحديث ان المؤمن اذا انكب بقدر استطاعته ولم يغير

المنكر بجمع العقاب في الدنيا دون الآخرة ويدل أيضا ما روي عن عائشة رضيها قالت يا رسول الله

تو که خدایا من را از این عالم برون کن تا آخرت من به تو گواهی دهد و من را از این عالم برون کن تا آخرت من به تو گواهی دهد

ان الله تعالى ذالجلال والإكرام لا يهدي القوم الظالمين

الله تعالى اذا نزل سطوته باهل نقمة وفيهم صالحون فيصيرون معهم ثم يبعثون على نياهم والمرء

اللہ تعالیٰ جب اپنا قہر عذاب و لعن پر نازل کرتا ہے تو وہ لوگوں میں صلیبی ہوتی ہیں تو وہ بھی ان کی ساتھ مصیبت مرتبتاتی ہیں ہر ایسی ایسی چیزوں پر تو ایسی چیزیں تو آتی ہیں

لا يسي صلح الا اذا انزل بمقدار وسعة وما من واهن ولم ينلرم استطاعت غدا نه يصير من الفاسقين
 صالحه جسمي، موتاي، كرامه، مقدور، نيك، برهان، جزاء، رحمة، جسد، مستحکم، دوا، حاد، طاقت، کرامت، شکله، توده، نفاق، نرم، داخل، بر، ستاي

لا من الصالحين وقد ضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم للمهاجرين في جلد الله والواقع فيها مشل

صلی و آلہ وسلم ہما اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مسئلہ بیان فرمائی ہے حدود انہی میں سستی کرغنائی کی اور جو حدود انہی میں سستی کی

فقال عليه السلام مثل المداخن في حذر والله تعالى والواقع فيها مثل قوم استهوا سقيفة فصار بعضهم

فِي اسْفَلِهَا وَجَدَ بَعْضُهُمْ فِيْ اَعْلَاهَا فَكَانَ الَّذِي فِيْ اسْفَلِهَا يُدْعِيْ بِالْمَرْءِ وَالَّذِي فِيْ اَعْلَاهَا يَنْذَرُ بِهٖ فَاَخَذَ

نہجی کی درجہ میں آئے اور جو کسی اور کے درجہ میں تھا وہ اس پر لٹاؤں گی کہ پس پانی نہ پیا آتا جاساں اوکو اس سے زیادہ چھٹی اس اوسنی کھاڑا ایک

جعل ينقر السقبة فأتوه فقالوا لك فقال تاذيتم بي ولا بد من الماء فان اخذوا على يديه انجوه وانجوه

نار، تو که اهل کوه و اهل کمره نفسی، قاصد علیه السلام را در پی منشأ هذات خدمت افغان قصابان الد

جان پہنچائی اور اگر اس کو کوئی دینا تو اس کو ملنا اور آپ بھی ہماری پیشکش غنی علیہ السلام کی اس پیشکش میں بہت فائدہ کی توقع کریں۔ ایک بیٹہ ہی کریں

كالسفينة فان السفينة كما تكون سبب النجاة في الدنيا كذلك الدين يكون سبب النجاة في الآخرة ومنها

سکتے تھے اس لیے کہ ان کے پاس اس وقت کے لیے کوئی اور ذریعہ نہ تھا۔

کوشش و لڑائی کا چوبہا اور اسکی مالی جو کھشتیں بہن چیدہ کر لیا چاہتا ہی جیسی خیانتیں اور کئی حرکت کا سبب بن گیا۔ یہی وجہ رہا کہ مسلمانوں کا فاسق کائنات

وَعَلَى الْإِنِّكَارِ عَلَيْهِ يَكُونُ سَبَبٌ هَلَاكِهِمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ هُوَ الْقَوْلُ النَّاقِرُ إِنَّمَا الْفَرْقُ مَا يَخْتَصَرُ فِي كَلَامِهِ

دو سو پندرہ لاکھ روپے دنیا اور آخرت میں ایسی نیک ناک کا سبب ہے اور ایک سو پندرہ لاکھ روپے کو سوانح کر کے نوبل کا یہ کہنا کہ میں تو ابھی حصہ میں چھپ رہا ہوں

من كان في أسقيبه من هذا لذك لا ينبغي التزمين من كالم والعقوبه قون الجاني بما جى على دى

دینکم علیکم نفسکم ما تریون منی لی علمایکم علیکم کل شاة تعلق بعرقوبها ونحو هذین الکلمات الی شجر

کرم امانتہا و تمہیں مجھ سے کیا عرض میری فی میرا کیا تمہاری فی تمہارا کیا ہو کہ اپنی باتوں سے بندہ جی ہی اور اسی ایسی اور اپنی جو غلام

والناس قاعدون مستقبلو القبلة على كل حال وان لم يوجد امام الجماعة يصلي الناس فرادى ان شاء الله

اور كبرك جهرا او بقية مني هم
اور كبرك جهرا او بقية مني هم
اور كبرك جهرا او بقية مني هم

ركعتين وان شاء الله والاربعون هذه الصلوة نظروا الاصل في التطوعات ذلك وكان في خصوص القصر

اور ما بين جدار ركعت كبيره سبعة اقل
اور فاضل من جدار ركعتي

يصلي الناس فرادى وليس فيه جماعة لتعدد الاجتماع بالليل والربا يكون سببا للفتنة بل يصلي كل واحد

تمام ركعة جدا فانا في ركعتين جماعة من المؤمنين هي مصلية كرات كرات

بنفسه وكذلك في التدارك الكواكب الضوء الهائل بالليل والظلمة الهائلة بالنهار والربا الشديدة وال

الدايمة والصواعق والزلازل وعموم الامراض والخوف الغالب من العدو وشيخ ذلك من الافراع

الاهول يصلي كل واحد بنفسه لم يسمع قوله عليه السلام فاذا لم يتم شيئا من هذه الافراع فافزعوا

الى الصلوة فان كل ذلك من الايات المحفوفة التي يخوف الله بها عباده كما قال الله تعالى وقولنا لعل

الان يحذروا واجاء في الحديث انه عليه السلام قل هذه الايات التي يرسل الله تعالى بها لئلا تكون لسوء

احد ولا الحيوة ولكن يخوف بها عباده فاذا لم يتم شيئا من ذلك فافزعوا الى ذكر الله تعالى ودعاؤه

واستغفاره وفي حديث اخر انه عليه الصلوة والسلام قال ان الشمس والقمر ايتان من ايات الله تعالى

لا يخسفان الموت احدا ولا الحيوة فاذا لم يتم ذلك فادعوا الله وكبروا وصلوا وتصدقوا فان كل خير

في مثل هذه الاهوال والافراع ما هو به لكون الخير دافعا للبليات وروي عن ابن عمر انه عليه السلام

كان اذا سمع صوت الرعد والصواعق يقول اللهم لا تقبلنا بغضبك ولا تقبلنا بعدا ربك وعافنا قبل ذلك

وروي عن عائشة انها عليه السلام كان اذا بصرا سحابة ترك عملها واستقبلته وقال اللهم اني اعوذ بك من

شر ما فيه فان كشفه الله تعالى حمل الله تعالى وان مطر قال اللهم سقينا فان دعا وروي عن عائشة انها

انته عليه السلام كان اذا خصفت البرق قال اللهم اني اسئلك خيرا وخيرا فافيا وخيرا والرسالة به وخيرا

كجانبه هو حتى ترحب عليه السلام كبرتي

كجانبه هو حتى ترحب عليه السلام كبرتي

كجانبه هو حتى ترحب عليه السلام كبرتي

كجانبه هو حتى ترحب عليه السلام كبرتي

كجانبه هو حتى ترحب عليه السلام كبرتي

كجانبه هو حتى ترحب عليه السلام كبرتي

كجانبه هو حتى ترحب عليه السلام كبرتي

كجانبه هو حتى ترحب عليه السلام كبرتي

كجانبه هو حتى ترحب عليه السلام كبرتي

كجانبه هو حتى ترحب عليه السلام كبرتي

تلك الحروف يجوز صلواته لكن لا يوم غيره وكان اذا كان الرجل لا يقف مواضع الوقف لو كان يتنخم عند القراءة
موجودين فواضعه جازي كما يراه في الامام تكملي في اصول الفقه في الوقف كجاء في اقررت من كبرى اكرى

لا يؤم غيره المجلس السابع والأربعون في جوار التغني في القرآن وما لا يحويه
تواضعاً له كما سبقت له من مجلس قرآن من فتق دفيه جابر بن مني

وغيره قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس منا من لم يتغن بالقرآن هذا الحديث من صحاح

المصائب و ما سعد بن ابى وقاص والمراد بالتعقيل المدرك لغيره ليس هو المشهور المعروف بوجوه الاول

میں سی ہی سعد بن ابی وقاص کی روایت سی اور قتیبی نے اس راویوں حدیث میں خلکونی وہ قتیبی مشہور و معروف نہیں ہے کئی دوسری پہلی وجہ یہی

ان اول الحديث وهو قوله عليه السلام ليس عند الله عناء لم يكون معناه ليس من اهل بيتك ومن بيتنا
 كراول حديث قول علي السلام كاي من اس اوسى روكاى السطحي كاسكى سى بهين كى تيارى مين اور تيارى فرمان بردارون مين مين جى

في امرنا وهو من قبيل الوعد ولا خلاف بين الامة ان قلري القرآن من غير التفتي يشا بمعا جوفيكف

خدايک و حیدری اور تمام امت میں سب کو خلاف زمین کی تائید و تائیدی قرآن و تائیدی دلائل و ثواب دیا جائیگا اور اگر جو کہ
 العبد و الثاني ان الفقهاء و هو ان يكون قراءة القرآن بالتعقيد معصية و يكون الثاني و السامع انشان

وَعَلَيْكُمْ سَلَامٌ وَأُخْرَىٰ وَجْهِي لَكُمْ فِي حَقِّ مَا كُنْتُمْ فِيهِ يَدْعُونَ ۚ

بل یہاں مسئلہ کا جواب ہے کہ تفسیر عام و جزو میں حرام ہی اور ایسی ہی محض بالانفاق حرام ہی ہزار کی کتاب

الحق حرام بخلاف ذكرها في البركات في شرح النافع ان التغني حرام في جميع الاديان وحكى عن ظاهر

لخص بالاتفاق بلا خلاف حرام ہی اور ایسا ایک کثرت فی نایح کی سبب میں ہے نہ ذرا گمراہی کہ تقبی تمام دنیا میں حرام ہی اور غیر المرغبتان فیہی
 المرغبتان فیہ ان من قال لمقرئ زماننا عند قراءۃ حسنت یکفر ووجه کون التحسین کفرا ان قرأ هذا

کتابهای کفری که در این وقت که قادیان قدرت پرستی برپا است و کاهنستان و کاهنهای او را چنانکه از اسطوره‌های کفر قدرت اس

لزم ان قلمی بخوانند و در مجلس و محافل عن التغمی و التغمی للناس لیکن حراما بالاجماع کان قطعیا
 و بالی فی قاریین کجلی و در مجلسین من تسمی سی و علی بنی و زنی و کون کی حق من جوبه اتفاق حرام سی و توفیق سی و

للكل اسماء صالحة خيرة كبيرة وكان صاحب الهداية حيث قال فيها ولا يقبل شهادة من يغنى للناس

در رسیدنی صاحب ذخیره اسکو به و نام نیت بی اداری بی صاحب بدایه
 نه بجمع و ارکان کبیره دل کلاه هدایت ان استقاء التغه کبیره فاذا کان استقاء التغه کبیره

اسلوبی کہ کو گمراہ کیو بر جمع کرتا ہی اس تقریر می معلوم ہوا کہ تقنی کا سننا گمراہ کیو ہی پس جب تقنی کا سننا گمراہ کیو ہوا

تكون التفتي كبيرة الى فالمعنى من تركب هذه الكبيرة فتحتسب تحليل الحرام القطعي وهو كفر فظهر من هذا

ولا يبيحوا من جازهم مقتونة قلوبهم وقلوب من يعيهم بشأنهم ذكر هذا الحديث الامام الجعفي
 اور تتران او کي محکم کسی نبی نہ اور تتران او کي دل اور او کي دل تیرا کي وضع پندر کي بین فتنه میں ہیں اس حدیث کو امام جعفی فی
 فی شرح الشاطی وهو اصل عظیم فی هذا الباب الذی هو جواز التفتي بالقران وعدم جوازه وعلیه
 شایع کہ شرح میں ذکر کیا ہی اس باب میں یہ ہے کہ اصل یہی ہے کہ تفتی کا جواز ہو ک
 اور جاز ہے ہو ک
 یتقرر مسائل هذا الباب ومن لم يقف على هذا الأصل يغلط كثيرا اذ جعل بعضهم التفتي حراما
 اس باب کی مسائل یہی ہے کہ میں اور شخص اس اصل پر وقت نہیں ہی بہت غلطی کرتا ہی اور اس کی کہ بعضی کتنی کو مبیح
 فی جميع الاديان فيلزم انفسه مستحله وبعضهم اجازة في الشريعة المحمدية ولكن اللحن فتسير
 اور اس میں حرم کہ میں اب ہر نام آتا ہی کہ حلال ہے کہ اگر ہر دوری اور بعض ک فی شریعت محمدیہ میں حایر رہا ہی اور کسی کا حال ہی
 الناظر الى هذه الاقوال فلا بد من معرفة معنى التفتي واللحن وما هو المراد منها عند الفقهاء الذين
 سرور کہ ان اقوال کو دیکھتا ہی حیران ہوتا ہی اب تفتی اور لحن کی معنی کا بھیجا ضروری اور ان دونوں کی مراد ہی او کي جواز کی قائل ہیں
 بالجواز والفتاويين بعدهم الجواز حتى يتخلص من رطة التغير والهلاك اما التفتي فتوهم ان من التفتي بالقران
 اور او کي جو ناجایز بتائی ہیں تاکہ وہ حرامی اور ہلاکت کی ہوسہی خاص ہوسہی
 والقصر من الغناء بالكسر والمد فان كان من الاول فهو يعني الاستغناء وان كان من الثاني فهو
 بدون مد کی اور یا غناء میں شریعت میں کفر اور مد ہی ہر اگر تفتی اول ہی ملحق ہی تو او کي معنی استغناء ہی نیازی کہ ہیں اور اگر دوسرے میں شریعت ہی قر
 لبعض التترم والترجيع والتطريب اذ الغناء هو الصوت الموزون المرقق الخزين والتفتي والترجم والترجيع
 او کي معنی سرود اور آواز کا جملہ اور بہت کر اور جہاننا اسوہی کہ غنائہ ہی آواز موزون ہی ہوسہی نرم ولین جتنی ہوسہی کہ میں اور تفتی اور تترم اور ترجم
 والتطريب استعمال ذلك الصوت الموزون وترديده في الحلق بادخاله داخل الحلق مرة واخر اجلة
 اور تطریم اور آواز موزون کا ہر تکرار اور استعمال کر اور اس کا حلق میں ہر تکرار کہ بار حلق کی اللہ لیانا اور ہر بار اس کا ہر تکرار
 اخرى على الطريقة المستفادة من الموسيقى وهذا هو المشهور المعروف المراد بالتفتي المحرم في جميع
 اس طرز ہی جو کوئی کر تہیں اور یہی مشہور معروف تفتی ہی مراد ہی جو کہ تمام موزون میں حرام ہی
 الاديان سواء اقترن بالقران او بالاذان او بالخطبة او بالادكار او بالاشعار ولم يقترن بشئ منها
 ہر ہر ہی کہ قرآن میں جاری ہو اذان میں یا خطبہ میں یا ذکران میں یا شعرون میں یا ان میں کسی میں ہی ہو
 ولذلك لما بين صاحب مجمع الفتاوى في بيان كبريكم لا هي كى اذان كاستا جسي وكي ونيوسى كيجانا
 هي حرام ومعصية لقوله استعمال الملاهي والجلوس عليها فسق والتلذذ بها من الكفر ومن يسم
 یہ ہے حرام اور معصیت ہی واسطی ارشاد ہی علی السلام کی کہ سننا کلام کی معصیت ہی اور او کو پیش کر کہ فسق ہی اور اس ترہ اور ہلاکت ہی اور کي کان میں
 بغية فلا تسم عليه لكن يجب ان يحتمل كل الجهد حتى لا يسمع لما روي انه عليه السلام ادخل اصبغيا
 گا گا اور آواز لگی تو او کو ہر گاہ نہیں لیکن واجب ہی کہ تمام تر کوشش کر کہ وہ آواز کان میں نہ آوے کہ کونکہ وہ بت ہی کہ ہی علی السلام آواز سن کر ہی کہ میں
 في اذنيه عند سماعه قال دلت المسئلة على ان مجرد الغناء والاستماع اليه معصية وان لم يقترن
 اور انکيان دی میں تہیں کہا ہی کہ اس مسئلہ کی حلوم ہر تہی کہ مدحتی غناء اور اس کا سننا معصیت ہی اگر کسی کس شئی میں
 بشئ من القرآن وغيره والالفاظ المحاصل من الملاهي مجرد الصوت الموزون لا غير فيكون مجرد
 قرآن وغیرہ ہی جاری ہو اور وجہ الالفاظ المحاصل ہی کہ اصل میں ہی ہی
 قرآن اور موزون ہر ہی اور کي تہیں ہر واسطہ

والله اعلم بالصواب الذي افقروا عليه
 واما قوله تعالى فليعلموا ان الله لا يهدي القوم الظالمين
 فليعلموا ان الله لا يهدي القوم الظالمين
 فليعلموا ان الله لا يهدي القوم الظالمين

مبارک و مجید ہے، فالجی دین کا ذات وان کان ذلزلہ ان اصرار کے لفظ کا اخفاء، الا ان فیہ معنی لینے والا میں بھلائی کی وجہ سے جو ہم سمجھتا تھا کہ اگرچہ کریم اور مصلح کے ذکر میں اختصار ہی پر ایمان میں ایک اور صفت برتری ہی

ذلك الفساد الى من يقتدى الامام بهم معجم التكبير في الاقتدار والاستقلال لان الماصو لا يجوز له الاقتدار
 او التبعه مقتدون من اياهم كالحكيم بحريه
 او بحكمه استقلال سكراته كرتي هي
 امسوا في مقتدى كالاقتدار هو كيكس كيك

الاباحلاربعة انسياء فان لم يرجع لا يوجد الاخذاء في تلك الصلوة واهو احلاهان يري افعال
 حار جرد من صبي صبيترى سوكر اوس كوكي سوكر اوس اوس اقتباسي حركه اول صبي افضل يري كم مقدره في الامم ك افعال كوكي كيتا مو

[illegible]

صلاهم بالغيا والاحسان لا يكونوا من المأمومين وانتقال المأموم من ركن الى ركن بسماع اصواتهم من غير

روية افعال الادم وسما ع ا قوله لا يصح صلواته وههنا مفسدة اخرى وهوان الادم اذا كبر للصلوة وذل

فِيهِ يَكْرَهُ أَنْ يَدْخُلُوا فِي الصَّلَاةِ لِسَمْعِ النَّاسِ بِكِبَرِهِمْ وَيَدْخُلُوا فِي الصَّلَاةِ فَمَنْ أَحْرَمَ مِنَ النَّاسِ بِكِبَرِهِمْ

من خبر سماع تكبير الامام بديل حل في صلوة خلل من هذه الوجهه ايضا لما تقدم ان الاقدام لا يصح الابل

اسلامی کارکنوں کو بھی گرفتار کیا گیا

دعوتِ اسیماء و هذا ليس بوحدة منها يسرنا الله تعالى العن السنة والاجتناب عن البدعة المجلس

تاسع والأربعون في بيان فضيلة الجمعة وفي تفضيل يومها على سائر الأيام

من سائر حمزہ کی فصاحت کا اور حمزہ کی زندگی کے مصیبت تمام ایام پر

۱۱ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خبر لے کر طلعت علیہ الشمس یوم الجمعة فہذا اذ ذاک

رسول الله صلى الله عليه وسلم فرما
سنت احادیث حبر آفتاب حکامی حمہ کائنات ہی اس میں من کو دم پید ہو اور اسی میں

تین تین ناسل ہو اور کچھ دو تین خنثی نکلا اور قیامت کبھی کبھار دن جو کہ یہ حدیث مضامین کی صحیح حدیثوں ہی کی ابوہریرہ کی روایت سے

بیک اسمیں یہ میاں دیا کہ جو کارد سید دولہا پتر ہی اسو سطر کی کہی بن تو مین دھریس م پیرا ہوئی اور سی بین خشت میں داخل ہوئی اور سی میں سے کلا

ہرگز کوئی آدمی علیہ السلام کا حق میں داخل ہونا تو بہتر ہے اور ایک ہی پر دو کا حق میں کسی خطا کیا اچھا اور خوب ہی

لجواب ان خروجه منها المتضمنة للفوائد الكثيرة والمصالح يكون حذرا وحسنا لانه بواسطة خروجه
 اذ هو ميان هروى كو تهن بهت حوب لاور بهتر كوى اسو سوكه كفته جت من سى فلى

الحاصل منه عليه السلام اولاد كثيرة وتسلوا وبعث الله تعالى من نسله على ذريته الانبياء واولئ فيهم
 ونسبته هي اولاد ابيه اجمعي
 اور اگ کو مسل بھی اور اس سے بھی اور اگ کو اولاد سے بھی
 اور کئی من اولاد

تَبَّ جَعَلَ مِنْهُمْ الْاُخْيَارَ وَالْاَبْرَارَ وَظَهَرَتْ مِنْهُمْ عِبَادَاتُ مُرْضِيَةِ وَطَاعَاتُ مُرْغِيَةِ وَهَذَا كُلُّهُ خَيْرٌ كَثِيرٌ

الى يوسف لا يجوز اقامتها في موضعين الا اذا كان بدنها خيرا عظيم كلعلة في بغداد وفي زينة عنه لا يجر
منه قاتل من جملة ما ذكره كذا في بعض النسخ من غير ان يكون في موضعين من غير ان يكون في موضعين من غير ان يكون في موضعين
اقامتها اذا كان عليه جرح حتى روى عنه انه كان يا هر يوم الجمعة برفع الجسرة وقت الصلاة ليكون
قائما كما في بعض النسخ من غير ان يكون في موضعين من غير ان يكون في موضعين من غير ان يكون في موضعين
مقصود في كل موضع وقع الاشتباه في بعض النسخ من غير ان يكون في موضعين من غير ان يكون في موضعين
ما عند قعوده في كل موضع وقع الاشتباه في بعض النسخ من غير ان يكون في موضعين من غير ان يكون في موضعين
ان يصلوا بعد ما فردي اربع ركعات قائلا لا كل واحد منهم فويت ان اصلي اخر ظهر ادرست وقته وان
تواكروا في كل موضع وقع الاشتباه في بعض النسخ من غير ان يكون في موضعين من غير ان يكون في موضعين
بعد راصل هذا على ما ذكر في الفتية ان اهل هر ما ابتلوا باقامة الجمعة فيها مع اختلاف العلماء في
نهيهم ان يركعوا في كل موضع وقع الاشتباه في بعض النسخ من غير ان يكون في موضعين من غير ان يكون في موضعين
جوازهم افرهم المتيمة باكمل واحد منهم اربع ركعات بهذه النية حتم اجبا طال ان الجمعة التي صلوا
تواكروا في كل موضع وقع الاشتباه في بعض النسخ من غير ان يكون في موضعين من غير ان يكون في موضعين
ان لم يخرج من موضع في وقت بيقين وان جازنت فان كان عليها ظهروا فالت بسقط عنه ذلك
اوجاز به من هو الا في موضعين من غير ان يكون في موضعين من غير ان يكون في موضعين
الفاقت وان لم يكن عليه ظهروا فالت تكون تلك الاربع نفل او لاحتمال كونها نفل لا لاجل ان يقرأ في اخرها
او لاجل ان يقرأ في اخرها فالت تكون تلك الاربع نفل او لاحتمال كونها نفل لا لاجل ان يقرأ في اخرها
بعد الفاتحة سورة لانها ان وقعت فرضا فقرأ السورة لا تضر وان وقعت نفل فقرأ السورة واجبة وان
عد سورة فالتكون في سورة في موضعين من غير ان يكون في موضعين من غير ان يكون في موضعين
من الشرط التي في غير المصلي السلطان واثابه والمتغلب الذي لا منشور له من السلطان يجوز له اقامة
سورة بغيره مصلين من غير ان يكون في موضعين من غير ان يكون في موضعين
الجمعة اذا كان سبيرة في رعية سيرة الافراء وكان يحكم بينهم بحكم الولاية اذ ثبت السلطنة
اذا كانا على رعية سيرة سيرة افراء وكان يحكم بينهم بحكم الولاية اذ ثبت السلطنة
فيتحقق الشرط ولما اورد بالجمعة ان يستخلفه وان لم يؤذن له في الاستخلاف لا فرق في ذلك بين وجوب
بشرط موجود هو جازي في امره من حيث القاضى وغيره اختار في كل موضعين من غير ان يكون في موضعين
العذر وعدم وجوبه ولا بين الخطبة والصلاة والاذان في الخطبة اذان في الصلاة وبالعكس وليس
انهم خواص كغيره هو باقية في كل موضعين من غير ان يكون في موضعين من غير ان يكون في موضعين
للقاضى ان يصلي الجمعة بالناس اذا لم يؤمر بها وكذا صاحب الشرعة ليس له ان يصليها بهم فان هات
قاضي كغيره من غير ان يكون في موضعين من غير ان يكون في موضعين من غير ان يكون في موضعين
والى المصطفى قبل اتيان والى اخره مصل في خليفة والقاضى او صاحب الشرط يجوز ان امر العامة فرض
تدويره حاكم كغيره في كل موضعين من غير ان يكون في موضعين من غير ان يكون في موضعين
لهم وان لم يكن احدهم هؤلاء فاجتمع الناس على احد فصلى بهم يجوز ومع وجوب احدهم لا يجوز
او انهم من غير ان يكون في موضعين من غير ان يكون في موضعين من غير ان يكون في موضعين

الا باذنه ولو شرع المأمور بها فيها لم يحضر اخر مكانه مضى عليها ولو حضر قبل تشرعها لا يصح شراعه
 مدلول انك اذا لم تكن حاضرا في ذلك الوقت وجب عليك ان تكون حاضرا في وقتها ولو كان في وقتها لم يكن حاضرا في وقتها
 وكذلك من تلك الشروط الوقت وهو وقت الظهور ولا يجوز قبل الزوال ولا بعد دخول العشاء
 في تلك الشروط ان يكون في وقتها ولو كان في وقتها لم يكن حاضرا في وقتها ولو كان في وقتها لم يكن حاضرا في وقتها
 خروج الوقت وهو وقتها يستأنف الظهور ولا يبنيه عليها الاختلاف في المدة وتشرطا والرايم من تلك
 ما هي كالمدة التي يجب ان تكون في وقتها ولو كان في وقتها لم يكن حاضرا في وقتها ولو كان في وقتها لم يكن حاضرا في وقتها
 الشروط الخطية ولها شرطان وكن واجب وسنة اما شرطها فكونها في الوقت حتى لو خطب
 شرط من شرطها ولو كان في وقتها لم يكن حاضرا في وقتها ولو كان في وقتها لم يكن حاضرا في وقتها
 فبلا لا تقم وكونها محصورة في الجماعة حتى لو خطب وحدها تم حصر الجماعة لا تقم وكونها جهر
 محظوظ بها كمن يسمع من الجماعة كمن يسمع من الجماعة كمن يسمع من الجماعة كمن يسمع من الجماعة
 بحيث ليس بها من يكون عنده اذا لم يكن مانع واما كرها فمطلق ذكر الله تعالى فيها حتى لو قال
 كذا او كذا ليس موجودا بل سبيلين كمن يسمع من الجماعة كمن يسمع من الجماعة كمن يسمع من الجماعة
 الحمد لله وسبحان الله اوله والحمد لله على فضل الخطبة يخرجني عند الى حصة اما اول لعطاس
 والنجيب فلا يجزئ وعندهم الا انه من ذكر طوبى ليسي خطبة وهو مقدار ايات وقيل مقدار التسهيل
 من قوله التقي لست له الى قوله عدة ورسوله لان الخطبة واجبة في الاجماع والتجربة الواحدة
 والنسبة الواحدة والتمهلة الواحدة لا تنمي خطبة واما واجبها فالظاهر ان الفياض وسنة
 العرفة اما سننها فكونها خطبتين بجملة بيتيها ايشمل كمن يسمع من الجماعة كمن يسمع من الجماعة
 النبي صلى الله عليه وسلم والاولى على ثلاثة اية والوعظ والتائبه على الدعاء للمؤمنين والمؤمنات
 بدل الوعظ وكذا من تلك الشروط الجماعة واولهم بنية سوى الامام ويستمر طوبى كمن يسمع من الجماعة
 بالغين فلا يتعقد النساء والصبيان والمجانين ولا تستمر طوبى كمن يسمع من الجماعة كمن يسمع من الجماعة
 والمسافرين وتستمر طوبى كمن يسمع من الجماعة كمن يسمع من الجماعة كمن يسمع من الجماعة
 يستقبل الظهور عند ظهرا او غروب الشمس بجملة بيتيها ايشمل كمن يسمع من الجماعة كمن يسمع من الجماعة
 فمهر اذكري ارضاحين كمن يسمع من الجماعة كمن يسمع من الجماعة كمن يسمع من الجماعة

فعلى هذا يكون حوار الخطي مشروطا بشرطين احدهما ان لا يؤذى احدا والثاني ان لا يكون الا عاملا
^{او لا يردى به كلامه فخطه مشروط}
^{او لا يردى به كلامه فخطه مشروط}
 الخطبة ليسرنا الله تعالى عملا موافقا لرضائه بطلقة وكرمه المجلس المحسنون في بيان
^{او لا يردى به كلامه فخطه مشروط}
 المصافحة وبيان كيفيةها وفوائدها ودرجتها قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
^{او لا يردى به كلامه فخطه مشروط}
 ما من مسلمين يلتصقان فتصافحان الا غفر لهما قبل ان يفترقا وفي رواية اذ التقى المسلمان
^{او لا يردى به كلامه فخطه مشروط}
 فتصافحان وحمل الله واستغفر الله غفر لهما هذا الحديث من حسان المصايير رواه البراء بن عازب
^{او لا يردى به كلامه فخطه مشروط}
 والقاء فيه لفظ خاص للتعقيب موجه تعقيب التصافح الالتقاء والتصافح على ما ذكر في صحيح
^{او لا يردى به كلامه فخطه مشروط}
 المصافحة فيثبت شرعية المصافحة عند لقاء المسلم لاجبه وتكون من تمام التحية بينهما لما
^{او لا يردى به كلامه فخطه مشروط}
 روى عن ابى امامة عليه الصلوة والسلام قال غام تحببكم بينكم المصافحة وهذا الحديث ايضا
^{او لا يردى به كلامه فخطه مشروط}
 يدل على كون سرجة المصافحة عند الملاقاة لانه عليه السلام جعلها من تمام التحيات التي
^{او لا يردى به كلامه فخطه مشروط}
 جمع التحية وهي السلام والسلام انما يكون عند الملاقات وكذا ما هو من تمامه فينبغي ان توضع
^{او لا يردى به كلامه فخطه مشروط}
 حيث وضعها التشريع ويراعى بسنها والسنة فيما ان تكون بكتا الدين واما في غير حال الملاقاة
^{او لا يردى به كلامه فخطه مشروط}
 مثل كونها عقب صلوة الجمعة والعيدين كما هو العادة في زماننا فالحديث ساكت عنه فبني
^{او لا يردى به كلامه فخطه مشروط}
 بلاد بل قد تقرر في موضعه ان ما لا دليل عليه فهو مردود ولا يجوز التقليد فيه بل يرد ما روى
^{او لا يردى به كلامه فخطه مشروط}
 عائشة انه عليه السلام قال من احبني في امرنا هذا ما ليس منه فهو رد اي مردود فان الاقتدار
^{او لا يردى به كلامه فخطه مشروط}
 لا يكون الا بالنبي عليه السلام اذ قال الله تعالى **وَمَا اتَّكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا**
^{او لا يردى به كلامه فخطه مشروط}
 وقال في آية اخرى **فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصْلِيَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصْلِيَهُمْ عَذَابُ أَلِيمٍ**
^{او لا يردى به كلامه فخطه مشروط}

كَمَا يُطْرَقُ عَلَى الصَّلَاةِ وَالصَّلَاةِ الرَّسُطَى وَهَذِهِ الْآيَةُ قَاطِعَةٌ لِلدَّلَالَةِ عَلَى كَوْنِ الصَّلَاةِ الْمَفْرُضَاتِ خَمْسًا
 وَتَرْجُمَةُ الْآيَةِ كَمَا تَرَى فِي الْمَقَامِ الْوَاقِعِ

[illegible][illegible][illegible]

اولیة خمس صلوات وهذا الحديث من جملة الاحادیث المشهورة التي نلت الاحكام واما اجزاء الكلمة فقد
 اجمعوا في فرض كین بین اور یہ حدیث احادیث مشہور میں سے ہے جس سے احکام فقہی ثابت ہوا کرتے ہیں اور اجماع سے بیان ثابت ہے کہ

تأمینت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عہد سی

ما روی آنه علیه السلام (قال) هرگز صلوة هتعلو فوق کعبه را روا حدیث اخر آنه علیه الصلوة والسلام (قال)

روایت ہوا کہ نبی کریم ﷺ فرمایا جس شخص نماز قضا کرے کہ قنود کا ہر کافری اور ایک اور حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ فرمایا لا تتركوا الصلوة متعمدا فمن تركها فقد اخرج من الملة وفي حديث اخر انه عليه السلام قال الصلوة عماد الدين فمن

افادہا فقد قام الدين ومن تركها فقد هدم الدين فالوداد امثال هذه الوعيدات لاختلاف العلماء في كفر قائلها

عبداللہ شہب جماعت من الصحابة ومن یعلم الی الکفر اما الصحابة فمنهم عمر وعبداللہ بن مسعود وعبداللہ

من سركيه حاجت صحابه موسى اور اكنى بصره كرك فكر قابل بوى بن صحابه موسى سيد قاضى بن عمار و عبد الله بن مسعود اور عبد الله بن عباس و سمعان بن جبيل و طبر بن عبد الله و ابو الذر نضاء و ابو هريرة و عبد الرحمن بن سفيان و اما شيخ الصلوة فيهم

القداح لما رأى رجلا ناديا صديقه من الصف فقال عباد الله تسروا صغروكم واخذا الصن الله نبي وحوكم قبل المراء
 تير سيد اكله نبي في شخص كوكبي كسيره مصفى باهش نبي قبا وداي مدكان نبي اي مصفى سيد كرو هين اوسه نبي قبا اي چري نكاي چري نكاي چري
 بالوجه القلوب دليل قوله عليه السلام في حديث اخر لا تختلفوا قلوبكم فان اختلاف القلوب يفسد
 جدوى من اراد ان يلبس من اهل البيت كوكب اوجده من نبي اي اي چري سورا پير چندي دل مختلف چر وادجي نيكيه بولن ك استوار وني
 الى اختلاف الوجه باعراض بعضهم عن بعض لان تقدم الحاضر عن الصف لتوق على الداخل فيه وافر الحاضر عن
 چري مختلف چر وادجي من كوكب كير و سري سيري نبي اي سولي كصف نبي اي ك سري وادجي نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري
 ايداء لمن خلفه وكذا سبب النقص العذرة فكانه عليه الصلوة والسلام قال ان لم تتفقوا في الظاهر عدتكم
 نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري
 الصلوة بالجماعة ولم تظيعوا امر الله تعالى ورسوله فيها نعم منكم العذرة والبعضاء وروى عن انس ابن مالك عليه
 ماعت ما روى عن ابي بن كبريت في كتابه في اعيان السيرة في عداوتهم عداوتهم عداوتهم عداوتهم عداوتهم عداوتهم عداوتهم
 والسلام قال تسروا صغروكم وقاربوا بينها وحادوا بالاعتناق فولد في نفس سيرة في لادى الشيطان بل حل في حل
 لما نبي مصفى سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري
 كانها الخوف والحدف لفتحة الخاء والمهمله والذال المعجمة عمن سوري صغار من عمن المحاذي كان التيقظ بمصر لمدح
 كوكب سيرة كوكب كير وادجي نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري
 في حل الصف ويستحسن على المصلين فيقطع عليهم صلواتهم ومن اتى الجماعة مكره له القيام حلف الصف وادجي
 چر وادجي نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري
 في الصف وادجي وان لم يوجد في الصف وادجي بنظر الى الكون فان جاء واحد بعزم احدهما في حلف الاخرى لادجي
 كوكب سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري
 والا لحدب واحدا من الصف الى نفسه مقف في حلفه لكن لا بد في رانسا القيام وادجي لادجي
 ادرين لوصف من اتى كوكب كير وادجي نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري
 على الناس فلو حر احد الصف الصلوة ومن صلى مع واحد يقفه عن عيبه ولا يحل للمقتدي ان يتقدم
 كوكب سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري
 والمعتبر موصم القدم حتى لو كان المقتدي اطول من امامه بحيث يقف سحره قدام الامام لكن قدومه عزيز
 ادرين اعتبار قدمه كوكب كير وادجي نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري
 على قدم الامام يجوز والمعد في القدم العقب حتى لو كان عقب المقتدي غير متقدم على عقب الامام لكن قد
 توازن في ادرين من ادرين كوكب اعتباري سال كوكب كير وادجي نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري
 اطول من قدم الامام بحيث يقف اصابعه قدام اصابع الامام يحل ومن شهد بعمل المقتدي الواحد
 امام قدم من امامه راسه كوكب كير وادجي نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري
 عند عقب الامام ومن صلى مع اثنين يتقدم عليهما وعن ابي يوسف انه سوسطهما فلو اقام الواحد خلفه
 امام كوكب كير وادجي نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري
 سائر دكره ولو توسط الاثنين لا يكره ولو توسط الاكثر دكره ومن دخل المسجد وحده الامام في الجهر بالقرآن
 يا نبي طرف نوكه في ادرين دكره كوكب كير وادجي نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري نبي اي سوري

البدن من اللين والنجاسة ثم جاء السدر والحرج ليرزق ما على البدن لكونه البليغ في التنظيف ثم جاء فيه
من كسب من سركبك كسب ما على بدنه من النجاسة من كسب ما على بدنه من النجاسة من كسب ما على بدنه من النجاسة
كأنه كان وجد خيليا البدن الميت ثم يغسل رأسه ولحيته بالخطمي لئلا يبلغ في استحقاق الوضوء كونه مثل الصلابة في تحريكه
لأنه من النجاسة كسب ما على بدنه من النجاسة من كسب ما على بدنه من النجاسة من كسب ما على بدنه من النجاسة
وان لم يوجد قبال الصلابة ثم يغسل على راسه ويغسل حتى يصل الماء إلى تحت منه ولا يكسب على وجهه لئلا يظلمه
أوراد كسب ما على بدنه من النجاسة من كسب ما على بدنه من النجاسة من كسب ما على بدنه من النجاسة
ثم يغسل العنق ويستند إلى وجهه بطنه برفق وان خرج منه شيء يغسله ولا يعيد غسله ولا وضوءه ولا غسله
بغيره كسب ما على بدنه من النجاسة من كسب ما على بدنه من النجاسة من كسب ما على بدنه من النجاسة
عنه بالخرق وهو قوله عليه الصلوة والسلام على المسلم مستحق حتى وقد حصل عرقه فلا يغسل
بغيره كسب ما على بدنه من النجاسة من كسب ما على بدنه من النجاسة من كسب ما على بدنه من النجاسة
ثم يغسل شوبه لئلا يلبس الكفارة ويجعل على راسه ولحيته الخنط وهو عطر مركب من اشياء طيبة ولا يلبس الا الوان
بغيره كسب ما على بدنه من النجاسة من كسب ما على بدنه من النجاسة من كسب ما على بدنه من النجاسة
غير الزعفران والورس فانهما يكرهان في حق الرجال دون النساء ويجعل الكافور على مساجده وهي جهته وناقه ويلبسه
سوادا عطران او دوسا كسب ما على بدنه من النجاسة من كسب ما على بدنه من النجاسة من كسب ما على بدنه من النجاسة
لكي يراه وقوله ما لا يراه كان يسجد بينه الاعضاء فكانت اولى بزيادة الكراهة ولا يسجد بشعره ولحيته ولا يغطي
أورده كسب ما على بدنه من النجاسة من كسب ما على بدنه من النجاسة من كسب ما على بدنه من النجاسة
وشعره لان هذه الاشياء انما تغسل للزينة وقد استغنى عنها وادري انه عليه الصلوة والسلام قال لا تلبسوا بكم
اورده كسب ما على بدنه من النجاسة من كسب ما على بدنه من النجاسة من كسب ما على بدنه من النجاسة
كما تصنعون بغيره وسكسب على التخليل والتطهر على التقصير والزالة الخبز لكون ذلك غير مستحسن في الميت وادري
جسدي كسب ما على بدنه من النجاسة من كسب ما على بدنه من النجاسة من كسب ما على بدنه من النجاسة
عن ابي حنيفة والي يوسف ان الظفر ان كان منكسرا فلا يباين باخذه وضوءات ولم يوجد له يغسل بيمينه ويصل على وجهه ثم
ابوجه يوسف ابو يوسف في رواية كسب ما على بدنه من النجاسة من كسب ما على بدنه من النجاسة من كسب ما على بدنه من النجاسة
ان وجلا يغسل وتعاد صلواته وقيل لا تغسل وان جرى الماء على الميت واصابه مطر عن ابي يوسف انه لا يغسل بيمينه
الكراني لما دوى قهره وادى له ما دوى له من كسب ما على بدنه من النجاسة من كسب ما على بدنه من النجاسة من كسب ما على بدنه من النجاسة
لا انما يغسل ويغسل وجبا ان الماء وصالته للمطر ليس يغسل والفريق يغسل ثلاثا في قول ابي يوسف وعند محمد في رواية ان
بوكا كسب ما على بدنه من النجاسة من كسب ما على بدنه من النجاسة من كسب ما على بدنه من النجاسة
لوي الغسل عند الاخر من الماء يغسل مرتين وان لم يتوغل ثلاثا في رواية عنه يغسل مرة واحدة وغسل الميت
بأيمينه كسب ما على بدنه من النجاسة من كسب ما على بدنه من النجاسة من كسب ما على بدنه من النجاسة
يعني ان يكون على طهارة وان يكون اقرب الناس اليه وان لم يوجد فاهل الرعم والصلوات واذا تم غسله يكفن ولكن لا بد
من الرجل والمرأة كفن السنة وكفن الكفاية وكفن الضرورة في حقهما ما يوجد وكفن السنة للرجل قميص وازار وللعانة
كسب ما على بدنه من النجاسة من كسب ما على بدنه من النجاسة من كسب ما على بدنه من النجاسة

عما یكون سببها لا کما یباع هو اه غایة الحسن و خایة الخذلان فان من يتبع هواه یفعل ما یضربه او یحمله
 که هر چه او را می رسد بهر سبب که خواهد بود و از او نه است و نه نیست و هر چه او را می رسد بهر سبب که خواهد بود
 حال الامور لا یدخلها ولا یشعرها و یشعر لکن تحت عقله و یرحم اللذة الحاضرة التي لا یبقی لها على العقوبات الاخرة
 حال امور را که در دوزخ و در بهشت و در دنیا و در آخرت و در هر چه که خواهد بود و در هر چه که خواهد بود
 التي لا نهاية لها و یظن لعی بصیته و یقناهی جماعته انه یظن شیئ من اللذائذ لا یعلم ذلك لاحقانه
 که بهر چه که خواهد بود و بهر چه که خواهد بود و بهر چه که خواهد بود و بهر چه که خواهد بود
 ینجی من الدنيا و یرید ان لا یظن شیئ من اللذائذ اصلا لا من لذائذ الدنيا لا یحاطه نزول ولا من اللذائذ
 بهر چه که خواهد بود و بهر چه که خواهد بود و بهر چه که خواهد بود و بهر چه که خواهد بود
 الاخر لا یصل اليها الوصول یفتی فی حصة و ذل فانه حین لا ینفعه الذم و قد ویانده علیه السلام و قال
 آخرت که می رسد بهر چه که خواهد بود و بهر چه که خواهد بود و بهر چه که خواهد بود و بهر چه که خواهد بود
 ما من احد یحیی موت الانام قالوا و ما لذائذ منته یا رسول الله قال ان کان محسنا ذم ان لا یكون ازاداد و ان کان
 می رسد بهر چه که خواهد بود و بهر چه که خواهد بود و بهر چه که خواهد بود و بهر چه که خواهد بود
 مستبدا ذم ان لا یكون شذوفا یا ایها العاقل لا تضیع عمرک فی الغفلة و اجتهد فی تحصیل منفعته الاخرة قبل
 که رسد بهر چه که خواهد بود و بهر چه که خواهد بود و بهر چه که خواهد بود و بهر چه که خواهد بود
 ان یجی یوم لا تقدر علی تحصیلها فی ذلك الیوم فانک عن قریب تعاین ذلك الیوم فتندم علی
 که رسد بهر چه که خواهد بود و بهر چه که خواهد بود و بهر چه که خواهد بود و بهر چه که خواهد بود
 ما کان من عمرک فی عذر طاعة ربک لا یتفک الذم فان العبد اذا کان فی شغل من اشغال الدنيا و
 که رسد بهر چه که خواهد بود و بهر چه که خواهد بود و بهر چه که خواهد بود و بهر چه که خواهد بود
 کان شغله یمنع من العلم احالک الی العمل علی فراغه و قال اذا فرغت عملت فذلک من جملة ما
 که رسد بهر چه که خواهد بود و بهر چه که خواهد بود و بهر چه که خواهد بود و بهر چه که خواهد بود
 یحیی احدیها ایتار الدنيا علی الاخرة و لیس هذا من شأن العاقل و قد قال الله تعالی بل تؤثرون
 که رسد بهر چه که خواهد بود و بهر چه که خواهد بود و بهر چه که خواهد بود و بهر چه که خواهد بود
 الحققة الدنيا و الاخرة خیر و ابقی و التالی تسویفه العمل فی وان فراغه فانه قد لا یجد همتا یل یخطفه
 که رسد بهر چه که خواهد بود و بهر چه که خواهد بود و بهر چه که خواهد بود و بهر چه که خواهد بود
 الموت قبل فراغه و یرید ان یشغله لان اشغال الدنيا استلزم بعضها بعضا فبقی بالازاد الیوم المعاد قالوا
 که رسد بهر چه که خواهد بود و بهر چه که خواهد بود و بهر چه که خواهد بود و بهر چه که خواهد بود
 علی العبد ان یبادر الی الاعمال الصالحات علی حال کان فیک حصول الموت و حصول الغفوت لقوله
 که رسد بهر چه که خواهد بود و بهر چه که خواهد بود و بهر چه که خواهد بود و بهر چه که خواهد بود
 تعالی شانعو الی مغفرة من ربک و حجة عرضها السموات و الارض عدت للمتقین فان من تعلق قلبه
 که رسد بهر چه که خواهد بود و بهر چه که خواهد بود و بهر چه که خواهد بود و بهر چه که خواهد بود
 بالدنيا و اخذ منها القدر الزائد علی حاجته من الطعام و الشراب اللباس ینکون مضطرب علیها الا ان یستغفر
 که رسد بهر چه که خواهد بود و بهر چه که خواهد بود و بهر چه که خواهد بود و بهر چه که خواهد بود

عظمت مرعاة السلف لانفسهم ولخطاتهم وادبوا الى اغتنام ساعاتهم واوقاتهم ولم یضیعوا عملهم فی
 متعین ای الفاس اور غفلة لحظک بہت ہی ضروری کرتی ہے اور ہر دم بخی ساعۃ اور اوقات کو غنیمت سمجھتی ہے اور ہر
 البطالة والتقصیر قال الحسن البصری کما تروا کما نوا علی ساعاتهم انشفق منکم علی دنائکم ودر اھلکم
 نیکو اور تقصیر میں نہ کہو فی تمہیں نصرت ہے میں ایک قوم کو دیکھا ہے کہ وہ ای ساعۃ کو اس کی زیادہ سیاحتی ہے کہ تمہاری اسٹری روید کو سہاٹی ہو
 فان ولحل منکم کما لا یخرج منہ درہم واحد لا یتبایعون دلیہ نفعہ وہم کن لک کانز لا یحیی
 کیونکہ جسی میں نہ کسی خوش نہیں ہو تا کہ وہ ایسی کار میں خرچ ہو جاوے کہ بچہ فائدہ ہو و لوگ بھی ایسی ہی خوش نہیں ہوتی ہی کا وہ عزم ہی کیسے ساعت
 ان یخرج من عملہم ساعۃ الا یتبایعون دلیہم نفعہ فان الیوم واللیلۃ اربع وعشرون ساعۃ وقدر
 بیفائدہ گذر جاوے دیکھ کہ ان بات جو میں سماعت کا ہوتا ہے اور جس میں تمہاری جتنی کام غزالی حیات میں جان کر لی ہے کہ
 فی الخبر علی ما ذکرہ الامام الغزالی فی الاحیاء ان العبد یعرض علیہ یوم القیمة لكل یوم ولیلۃ اربع وعشرون
 آدمی کو قیامت کی دن ہر ہر دن رات کی

خزانۃ مصفوفة فیقفہ لہ منہا خزنة فیرہا ملوۃ نوراً من حسناتہ التي عملہا فی تلك الساعۃ فینالہ
 غزالی کہ قطار میش آویں گی ہر آدمی کی آدھیں ہی ایک حراۃ کو بیگی تو دیکھ کی کس سات کی فوری ہے جو حواس ساعت میں کہا تھا ہر آدمی کو
 من الفرح والسرور ما لو رزق علی اھل النار لادھشہم ذلك الفرح والسرور عن احساس الم النار وبقیۃ
 انشا فرحت اور ہر حال پر گاہ کہ وہ وہ حیرت پر تعجب وین تو ہی دھڑکی کی الم کا اور کہ نہ کیکن ہر اسکا ہی اور خزنة کیلیکا
 خزنة اخرى فیرہا اسوداء مظلمۃ یفرح نتمہا ویتعشاہ ظلمۃا وہی الساعۃ التي عصى اللہ تعالیٰ فیہا
 اور کہ سیاہ یا نہ یک دیکھ کی کہ وہ پہل ہے ہی اور نہ ہر چار آدمی ہر وہ ساعت ہو کہ جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی
 فینالہ من الحزن والغم والوقم علی اھل الجنة لتنقص علیہم نفعہا وبقیۃ لہ خزنة اخرى فیرہا فارغة
 ہر آدمی کو تا غم اور اھل اللہ یہ ہر گاہ کہ اگر جتنی بے فتنہ کی نام لھتین کی فروغ ہو جاوے ہر گاہ کہ خزنة کیلیکا اور کہ خالی کا و گاہ
 لیس فیہا مایسرة وما یسرہ وہی الساعۃ التي نام فیہا ولتستغل شیء من مباحات الدنیا فیتعسر علی خلوہ
 تا وہیں کہ جہیز ہی اور نہ کوئی ہم یہ وہ ساعت ہو کہ جس میں وہ یا دنیا کی کسی مباح چیز میں مشغول ہو گیا ہر اسکی قابل ہوتی ہے
 وین الہ من الام مال بنالی من قدر علی الریح الکثیر والماء الکبیر واملہ وتساہل فیہ حتی فاتہ وہکذا یعرض
 تا ازل کر کہ ادا ہو گا جسکی سیکو ہی فائدہ اور نہ ایک آتہ آستنا تھا کرتا ہے ہی اور کہ کہ وہ آتہ ہی جاتا ہے ایسی طرح غزالی
 علیہ خزانۃ اوقانہ طول عمرہ فینبغی لہ ان یجھد فی تعمیرہا ولا یدعما نازعۃ عن الکنز التي ہی
 عریک ساعت کی بیش آتی جائیگی اب اور نہ اور کہ وہ اوقات عمر کو یاد کری اور ہر اوسکی حالی بچو رہی جو کہ باعث اسکی سعادت اور نہ کہ ہر
 سعادتہ وذلکہ ویسعی فی حفظ جوارحہ السبعة التي ہی العین والاذن واللسان والبطن والفرج
 اور ستران اعضا کی حفاظت کری کہ وہ نگہ ہے اور کان اور زبان اور ریت اور سر مکان اور نہ
 والرجل لانہ ان فیل براحد منہا معصیۃ یكون کافر النعمۃ اللہ تعالیٰ فی جمیع کاسباب التي لا یدلہ منہا
 اور یاو کہ کہ نہیں ہی اگر کسی ہی گاہ کہ وہ کہ فتنہ کی فتنہ کا تمام سبب میں ستر شہر کہ جن میں سبب کی عورتیں ضرورت ہو ہی ہی
 فی قدرایہ علی العمل کان المراد من خلق الدنیا وما فیہا ان یستعین الانسان علی الوصول الی طاعة اللہ
 کہ مقصود دنیا اور دنیا کی سامان کی پیداوار ہی ہی کہ انسان اللہ تعالیٰ کی طاعت میں حاصل کری
 ولا یکن الوصول الی طاعة اللہ تعالیٰ الا بدوام البدن ولا یبقی البدن الا بالغذاء ولا یحصل الغذاء
 اور طاعت الہی کا سبب ہوا جو دن قیام حن کی ممکن نہیں ہی اور ہر دن دل غذا کی قائم نہیں رہتا اور غذا بدل جاتی

انه قال ينظر لانسان يوم القيمة في كتابه فيرى في اوله المتكوف في آخرها حسنات فلداحم في اوله

اوله كذا في كتابه من حسنات في كتابه ^{من كتابه من حسنات في كتابه} ^{اوله كذا في كتابه من حسنات في كتابه} ^{اوله كذا في كتابه من حسنات في كتابه}

سراي كل حسنات لادري عن ابن عباس انما اذا ان العبد تاب الله عليه والسي الحظمة ما كانوا على من

انكاد ايكبتا هي كسر سر حسنات من اوله عاصم روى عن النبي صلى الله عليه وسلم ان العبد اذا تاب الله عليه والسي الحظمة ما كانوا على من

عمله والسي جارية فاعلم من الخطايا باواسى مقامه من الامر بضع اونه من السماع في يوم القيمة وليس

من المحلة قاتني يبيد عليه قيل هي في ذنوب كانت لله وبين الله تعالى واما ما كان بنبه وبين العباد ولا

فما من القصاص المحسنا لادري عن ابن عباس انه عليه السلام قال من كانت عنده مظنة لاحد من

عرض اموال فلينقل منه اليوم قبل ان يوجد منه يوم لا دينار فيه ولا درهم ان كان له على صلح اخذ

مه بقدر مظنته وان لم يكن له حسنات احدا من سيات صاحبه فحمله عليه وروى عن ابن عباس

ايضا انه عليه السلام قال اريدون من الغلس قالوا الغلس من لا درهم معه ولا متاع ولا مال للغلس من

امتي من ياتي يوم القيمة بصلوة وزكوة وياتي من شتم هذا ودين هذا وصبر هذا واكل مال هذا فيعطى

هذا من حسناته وهذا من حسناته فان فئت حسناته قبل ان تقضى فاعليه احدا من خطاياهم

فطرح عليه ثم طرح في النار فاذا انقضى هذا من علي كل مسلم ليدل الى النار حاله فنظر هل عليه من

حقوق الله تعالى وحقوق الناس شي عام فليتدارك ما فات من حقوق الله تعالى فيقضيها ويرد المظالم

حبة حبه وليس تحتل من تعرض له ببدل ولسانه وساخر حارحه وطيب قلوبهم حتى يمتثلوا له ولم يبق عليه

فرضة ولا مظنة ويدخل الجنة تغير حسابه لان فان قبل رد المظالم بحيث به حصاة وبشئ

فيه فاعلم فم هذا يقول صرحتني وهذا يقول استخذه مني وهذا يقول تسقني وهذا يقول استمررتني

وهذا يقول اغتبتني وهذا يقول احببني الى الله وهذا يقول ابايعتني واخفيتني عن عيب صانع وهذا

وهذا يقول اغتبتني وهذا يقول احببني الى الله وهذا يقول ابايعتني واخفيتني عن عيب صانع وهذا

وهذا يقول اغتبتني وهذا يقول احببني الى الله وهذا يقول ابايعتني واخفيتني عن عيب صانع وهذا

وهذا يقول اغتبتني وهذا يقول احببني الى الله وهذا يقول ابايعتني واخفيتني عن عيب صانع وهذا

وهذا يقول اغتبتني وهذا يقول احببني الى الله وهذا يقول ابايعتني واخفيتني عن عيب صانع وهذا

يقول كان بيتي في نعم ما علة هذا يقول وجاني مظلوما ولنت قادر على دفع الظلم فما دفعته عنى اظلم
 كميكا فان كان بيتي في نعم ما علة هذا يقول وجاني مظلوما ولنت قادر على دفع الظلم فما دفعته عنى اظلم
 وهذا يقول لاني بيتي على منكر فانا نهيته عنه فبينا هو كان فيهم من منكره الخصماء اذ لم يبق في عمره
 اذ لم يبق في عمره فبينا هو كان فيهم من منكره الخصماء اذ لم يبق في عمره
 احدهم عامله بدرهم او جالس في مجلس الا وقد استحق عليه مظلة فبينا هو كان فيهم من منكره الخصماء اذ لم يبق في عمره
 اتهم عمن من منكره الخصماء اذ لم يبق في عمره
 يعين حقا قرة وقد عجز عن مقاومتهم ومد عني الرجاء الى المولى الغفار لعله ينجيه من ايديهم اذ يقرع
 سمعه نداء الجبار اليوم تجزي كل نفس ما كسبت لظلم اليوم فندد ذلك بخلم قلبه ويوقن بهلاكه فندد كثر
 اكل من بهر آواز آدمي كآج لا داويكا هر جيلا كاي ظلم اين آج
 ايها الغافل ان الله به في كتابه حيث قال ولا تحسبن الله عافيا عن الظلمين فما اشد فرحك
 باليوم يكسر اعراض الناس وتناول املهم وما اشد حسرتك في ذلك اليوم اذ اوقفت على بساط العدل وتوقفزت
 بخطاب السياسة وانت مفلس فقير عاجز لا تقدر ان ترد حقا او تظهر عدلا فندد ذلك توخذ من خشناك
 التي صرفت فيها عمره ونقطي الى خصماءك عوضا عن حقوقهم كما ورد في الاحاديث فانظر الى مصيبتك
 في مثل ذلك اليوم اذ قلبا يوجد لك حسنة تسلمت من افات الربا ومكائيل الشيطان وان سلمت حسنة
 واحدة في مرة طويلة بيتت بها اخصاءك وديانك بها وقد قيل لو كان ثواب سبعين نبيا وكان له خصم واحد
 بنصف دانق لا يدخل الجنة حتى يرضى خصمه وقيل بوخن بدانق قسطا سبعائة صلوة مقبولة فقط
 للخصم ذكره لفتيحه في التجرد وقال الامام الغزالي في انقضاء ولعلنا وحاسبت نفسك وانت مواظب على قيام
 الليل وصيام النهار لعلنا انك لا تنقضي عليك يوم الا ويجري على اسنانك من عذبة المسلمين وايستوف في جميع
 حسنا تلك فكيف يبقية السيار من اكل الحرم والشبهات والمقصود في العبادات وكيف الخلاص من المظالم
 يوم يقتصر فيه للعباد من القرناء ويقول الكافر بلبتي كنت تزايا فائق الله ايها المسكين في مظالم العباد فان
 جبر ولا منه في جانوك سبك والى جوارحك اذ لا يملكها الا في كبره من ميثي هو ساء ما سبكه حقوق العباد من خا خوف كبره

فاسعی وانت تعرض عنها اعراض المغرور المستفقد وليس هذا من علامات الايمان فلو كان الايمان باللسان
كما كانا اوردا في سبيل برهاني كذا في حقه من غير شكارت كذا في حقه من غير شكارت كذا في حقه من غير شكارت
يكفي فلما فاني كنت النافق في الدرك الاسفل من الناس فاجرتك على معصية الله تعالى ان كان من غير شكارت
كفانيت كذا في حقه من غير شكارت كذا في حقه من غير شكارت كذا في حقه من غير شكارت
الله تعالى لا يتركها اعظم كفر وان كان من حلك بانه تعالى يتركها الشتم قباحتك وه الشتم قباحتك
كذا في حقه من غير شكارت كذا في حقه من غير شكارت كذا في حقه من غير شكارت كذا في حقه من غير شكارت
فياي جسارة تعرض لقتله وعصيه وشديد عقابه واليه ضايه اقلن انك تطيق عزايه وعقابه
ليس فوسم ليرك بر خاكي بفض اور غضب اور عقابه به اور مدك عذابك سامي كذا في حقه من غير شكارت كذا في حقه من غير شكارت
هيات هيئات كانت كذا في حقه من غير شكارت كذا في حقه من غير شكارت كذا في حقه من غير شكارت
سبها افسوس افسوس تو كذا في حقه من غير شكارت كذا في حقه من غير شكارت كذا في حقه من غير شكارت
لصبرت عنه وفركه افكان قول الله تعالى في كنهه للزلة وقول الانبياء المريدن بالمجرة اقل عندك
وكذا في حقه من غير شكارت كذا في حقه من غير شكارت كذا في حقه من غير شكارت كذا في حقه من غير شكارت
تأثير من قولهم كذا في حقه من غير شكارت كذا في حقه من غير شكارت كذا في حقه من غير شكارت
تجوزي كذا في حقه من غير شكارت كذا في حقه من غير شكارت كذا في حقه من غير شكارت
في ثوبك عقر بالرميت ثوبك في كذا في حقه من غير شكارت كذا في حقه من غير شكارت كذا في حقه من غير شكارت
تيري كذا في حقه من غير شكارت كذا في حقه من غير شكارت كذا في حقه من غير شكارت
قول صبي واصار نار جهنم واخلاها وافاجها وعقارها الحقر عندك من عقرها كذا في حقه من غير شكارت كذا في حقه من غير شكارت
ما اور كذا في حقه من غير شكارت كذا في حقه من غير شكارت كذا في حقه من غير شكارت
واقل منه فان كنت تعرف حجم ذلك وتعلم به فبا بالاك لشغل الشهوات وتسوق العمل والموت بالاك باله
الكثر هرة كذا في حقه من غير شكارت كذا في حقه من غير شكارت كذا في حقه من غير شكارت
فلفعل بخطفك من خيل من استعجاله فكم من مستقبل يوم لم يستكمل وكمن من حول عدله
او من من عاينه كذا في حقه من غير شكارت كذا في حقه من غير شكارت كذا في حقه من غير شكارت
يبغاه وعلى تقدير انك وصرت بالامهال مائة سنة واخرت العمل اخرها فما ظنك ان من لم يطعم الميت
ان يمين بتركه كذا في حقه من غير شكارت كذا في حقه من غير شكارت كذا في حقه من غير شكارت
الا في حضيض الحقيقة هل تقدر على قطع العقبة بها وهل الممانعة من المباحرة والباعث على التسليم بسبب غير
كثير شوي سوي من كذا في حقه من غير شكارت كذا في حقه من غير شكارت كذا في حقه من غير شكارت
عجزك عن مخالفة هذا في ذلك من التمسك بالمشقة وهل تجد يوم يا نيك ولا يفسد فيه مخالفة الهوى هذا اليوم
كذا في حقه من غير شكارت كذا في حقه من غير شكارت كذا في حقه من غير شكارت كذا في حقه من غير شكارت
لم يخلق الله تعالى ولا يخلق له الا في الجنة والجنة محقرة بالمكثرة والمكثرة لا تكون خفيفة على النفس
الله تعالى ان كذا في حقه من غير شكارت كذا في حقه من غير شكارت كذا في حقه من غير شكارت
قطعت اعمال وجرد فان كنت لا تفهم هذه الامور الجلية فترك الالم للتسليم فاي خافته تزيد على هذه
كذا في حقه من غير شكارت كذا في حقه من غير شكارت كذا في حقه من غير شكارت كذا في حقه من غير شكارت

ليس لها غاية ولا نهاية وفيها النعمية القيمة والملك العظيم في فرائضها العبد عليه السلام المجلس السادس

المجلس السادس من المستون في بيان ان الله يقبل توبته العبد عليه السلام

المجلس السادس من المستون في بيان ان الله يقبل توبته العبد عليه السلام

المجلس السادس من المستون في بيان ان الله يقبل توبته العبد عليه السلام

المجلس السادس من المستون في بيان ان الله يقبل توبته العبد عليه السلام

المجلس السادس من المستون في بيان ان الله يقبل توبته العبد عليه السلام

المجلس السادس من المستون في بيان ان الله يقبل توبته العبد عليه السلام

المجلس السادس من المستون في بيان ان الله يقبل توبته العبد عليه السلام

المجلس السادس من المستون في بيان ان الله يقبل توبته العبد عليه السلام

المجلس السادس من المستون في بيان ان الله يقبل توبته العبد عليه السلام

المجلس السادس من المستون في بيان ان الله يقبل توبته العبد عليه السلام

المجلس السادس من المستون في بيان ان الله يقبل توبته العبد عليه السلام

في بيان قوله عليه السلام ان الله يقبل توبة العبد

حال فعلوا وایم یعلما اولاد جزا ویم مغفرت من اعلم وچست بجز من تحتها الاخر خلدین فیها و نعم اجر
 انکری خلدی بختش اوکی سبک اورایج جنگی شیخی جی برین له پژوی اوین اوغوبه موزور کی

[illegible]

المصيبة في الحال والثالث العزم على ان لا يعود الى مثلها في الاستقبال والرابع ان يكون ذلك خفا من الله تعالى
في غير ترك كتمان تيسر شرطت كرتي كويسا رايتو كوهر كيسي كيون كا

[illegible][illegible]

استغفار من اجله الى استغفار قال القرطبي هذا قول في زمانه فكيف في زماننا هذا الذي يرى فيه الانسان مكيا
 قولي كقولي بين حسن وكره كما قال قول دولي زمانه من يجرى زمانه وكما حال يجرى من انسان ظلم بآونة في يوم
 على الظلم حريصا عليه لا ينقل عنه والسيرة في الدنيا عزاه يستغفر منه وذلك استغفار عنده واستغفار الماري
 ادب انما هو كسبح با حقين ادين خيال كسبح كرتي بين كورسبه اكل كرتي اور استغفار كورسبه كرتي

[illegible]

وقال الله تعالى اني اخذ منكم ميثاقا ان تشركوا بي شيئا من دمي فاستوفيتكم به فاستوفوا عهدي وشركاءكم

خزانة عليه السلام قال ان العيد اذا اعتزفت ثم تاب تاب الله عليه يعني ان آخر يكون له من تاب ثم تاب وندم
 من تاب عليه في يوم العيد وانه اذا اعتزفت ثم تاب تاب الله عليه يعني ان آخر يكون له من تاب ثم تاب وندم

على ما فعل من الذنوب والتسبب في السيئات وعز من لا يعذر الى مثلها فقبل الله تعالى توبته ونحوه من
كثير من ذنوبه او كما في حاشية التفسير ما دام به اودع في حاشية التفسير ما دام به اودع في حاشية التفسير
تسببه لكن ينبغي ان يعلم ان الذنوب على نوعين فبعضها لا يقبل التوبة وبها يهلك الانسان وبغيرها لا
يكون محجباً له كما في قوله تعالى ولا تقبل من الله التوبة الا عما مضى من السيئات فالتوبة التي لا يقبلها الله تعالى
فالتوبة التي لا يقبلها الله تعالى وبها يهلك الانسان والتوبة التي يقبلها الله تعالى وبها لا يهلك الانسان
بما ذكرناه من قوله تعالى ولا تقبل من الله التوبة الا عما مضى من السيئات فالتوبة التي لا يقبلها الله تعالى
او ربما يكون في حاشية التفسير

فاذا فعل ذلك لم يضره من كانه حتى يعفوا عنه الا ان يكون شيئاً من المراض فان السر لا يكتفي فيه
بما فعل من الذنوب بل لا بد من ان يكون له من الله عفو عن ذنوبه فلو لم يكن له عفو عن ذنوبه لم يكن له عفو
بما ذكرناه من قوله تعالى ولا تقبل من الله التوبة الا عما مضى من السيئات فالتوبة التي لا يقبلها الله تعالى
او ربما يكون في حاشية التفسير

الا مصيبين فلا بد من ان يصيبها الى مستغفرا فان لم يوجد رايهم تصدقوا عنهم بنية ان تكون وجبة
العفو من الله تعالى في بعض حقوقه كما في قوله تعالى ولا تقبل من الله التوبة الا عما مضى من السيئات
عند الله تعالى يوصلها الى اصحابها اي يوم القيمة فمن لم يجد السبيل لخروجه عما عليه من السعادات
بما ذكرناه من قوله تعالى ولا تقبل من الله التوبة الا عما مضى من السيئات فالتوبة التي لا يقبلها الله تعالى
او ربما يكون في حاشية التفسير

فعليه ان يكثر من اعمال الصلوة ويسعمر من ظلم من المؤمنين والمؤمنات في اكرام الوفاة فانه اذا فعل
بما ذكرناه من قوله تعالى ولا تقبل من الله التوبة الا عما مضى من السيئات فالتوبة التي لا يقبلها الله تعالى
او ربما يكون في حاشية التفسير

كذلك يرحم من فضل الله تعالى ان يرضى خصاً في يوم القيمة قبل بعض العلماء هل للتائب من علة يعرف
توبته على ان يرضى الله تعالى ان يرضى خصاً في يوم القيمة قبل بعض العلماء هل للتائب من علة يعرف
بما ذكرناه من قوله تعالى ولا تقبل من الله التوبة الا عما مضى من السيئات فالتوبة التي لا يقبلها الله تعالى
او ربما يكون في حاشية التفسير

كل دنس مقبل على الطاعة والالتزام بالدين بذهاب من قلبه فرح الدنيا ويرى حزن الآخرة دائماً في قلبه ولذا
او ربما يكون في حاشية التفسير

ان يرى نفسه فارغاً من الله له من امر الرزق ويكون مشغولاً بما اريد به فاذا وجد فيه هذه العلامات
او ربما يكون في حاشية التفسير

او ربما يكون في حاشية التفسير

ان الغرور يسقط على اخر هذه الامة قال الامام الغزالي قد كان من الخير عليه السلام فان الناس تروا
 على من يكرهه ولا يكرهه من غير ان يكون له من الخير عليه السلام في غير حق ولا يكرهه من غير ان يكون له من الخير عليه السلام في غير حق
 الاول كانوا يظنون على الطاعات والعبادات ويبالغون في الاحتراس من الشبهات والشبهات ومع ذلك كانوا
 قامت اعداءهم من مشركيهم حتى
 وشبهات اعدائهم حتى
 اذ لم يبق لهم من حال
 يخافون على انفسهم ويكفون في الخلو وتاما لان قدر الخلق امتين فحين غير خائفين مع اصرارهم على
 اذ لم يبق لهم من حال
 اذ لم يبق لهم من حال
 المعاصي فانهم اكرم في الدنيا واعراضهم عن طاعة الله تعالى ويزعمون انهم واقفون بكم الله تعالى وفضله و
 اذ لم يبق لهم من حال
 اذ لم يبق لهم من حال
 سراجون لعقوبه ومغفرة ويقولون ان نعمته واسعة ورحمته شاملة واين معاصي العباد في بجل مغفرة به
 اذ لم يبق لهم من حال
 اذ لم يبق لهم من حال
 تبيينهم وانقر ابراهيم رحله ويقولون ان الرجاء مقام محمدي في الدين فكانهم يزعمون انهم عرفوا من الله تعالى و
 اذ لم يبق لهم من حال
 اذ لم يبق لهم من حال
 فضله ولم يعرفه الاكدياء والصحابه والسلف الصالح المجلس الثامن والستون في بيان فضيلة التقوى
 اذ لم يبق لهم من حال
 اذ لم يبق لهم من حال
 قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذكروا ما يدخل الناس الجنة تقوى الله وحسن الخلق هذا الحديث
 اذ لم يبق لهم من حال
 اذ لم يبق لهم من حال
 من حسان المصالح مراد ابراهيم ربه وعقائه ان اكثر اسباب السعادة الابدية انما يحصل بالجمع بين هاتين الفضيلتين
 اذ لم يبق لهم من حال
 اذ لم يبق لهم من حال
 فان التقوى اشارة الى حسن المعاملة مع الخلق وحسن الخلق اشارة الى حسن المعاملة مع الخلق فكل هذا يلبغي
 اذ لم يبق لهم من حال
 اذ لم يبق لهم من حال
 لمن علم ان سعادة الدنيا فانية وان سعادة الآخرة باقية ان يختار سعادة الآخرة على سعادة الدنيا وسعادة
 اذ لم يبق لهم من حال
 اذ لم يبق لهم من حال
 الآخرة لا تحصل الا بتقوى الله تعالى لان حسن الخلق وان ذكر معهما اهتماما بايشانه لانه داخل فيهما عبارة عن
 اذ لم يبق لهم من حال
 اذ لم يبق لهم من حال
 احتساب المنكرات والمنهي عنها واتيان المعروفات والمأمور بها انما يحصل خيرات الدنيا والآخرة اما الخيرات الدنيوية
 اذ لم يبق لهم من حال
 اذ لم يبق لهم من حال
 فمنها الحفظ والحراسة كما قال تعالى ان تصبروا واتقوا الا يضرهم شيئا ومنه الفداء من الشدائد والرزق من
 اذ لم يبق لهم من حال
 اذ لم يبق لهم من حال
 الجلال كما قال الله تعالى ومن يبتغ الله يجعل له مخرجا ويرزق من حيث لا يحتسب وقال النعمان بن حازم
 اذ لم يبق لهم من حال
 اذ لم يبق لهم من حال
 فمنها اصل العمل كما قال الله تعالى يا ايها الذين امنوا اتقوا الله وكونوا على اسس ثابتة لا يزعزعلكم بها
 اذ لم يبق لهم من حال
 اذ لم يبق لهم من حال

ولا حيلة فيه إلا التمسك بالرواية الضعيفة عن أبي يوسف المتعسر الجمع بين العدد والوزن خصوصا

اور ہمیں کوئی حیلہ نہ ہو سکتا اس صیغہ کے ساتھ کہ حوالہ سے سی ہا

في حق الفقهاء واولهم ابا الصوفى بن يحيى المحضوت والثاني طلبة الطبري على الناس بحجث تزي الشيرا

ولا ضيق حقه ولا يقنعن محظوظا يتجاوزن الكرامة والثالث ظلم الظلمة الخ

ایہی احمق ہے رامی اس ہوں اور رامی ہی حصہ ہے قاعدہ میں کرتی لکھرام تک شوالی میں اور تشری حلقہ میں حکم کا بیسیل

من النصب والسرقة والخيانة والتموير ونحوها والرابعة طلبة الجهل على التجار والصناع والاهل والشرع

چو لیا حیات کرنی و خاکری اور سدا سکی
خجری اصل یاسد ہی بیعت کا علم سودا گرنی اور مردانہ اودم کما

الأصل والعلّة فلا راعى شراكت الشريك في المعاملة كما هو شأن معاملة الممّلة المحتوم ما ينسب لجليل

فَكَانَ مَكْبَدٌ وَأَوْتَقَسُ مِنْكَ وَجَدْنَا أَوْلَادَنَا لَا يَكُنْ لَكَ الْقَضَاءُ إِنَّ أَكْبَرَ الدُّعَى

ہذا سب اور مکرر ہونے کی اس وجہ کی کئی خفیہ مشکوک ہوگی اور حرام چیز کھانے سے بیکہ بہن ہوجاتی ہے اگر کسی ملک تک

صاحبه يجب الرد اليه ويحصل الاثون غيرة ولا يجوز لاحد اخذ به بشرأ او اجارة او هبة او صدقة او

۱۵۸
از آنکه هر چه در این کتاب است از کتب معتبره و قدسی است

درواذا يصير واحدا وان تعدى رد الى صاحبه فسيبيله التصرف لا غير بحيث وان كان

الحمد لله رب العالمين

جواب میں فرمایا کہ صدقہ دہی اور سوا صدقہ کے کنگار سہنایا ہے اور کنگار دھکیلا جا رہا ہے یہی ان کو صدقہ دہی اور سوا صدقہ کہتے ہیں۔

تسكن لك فكيف يمكن المعاملة بالناس في عهد الزمان مع الاحترار عن الشهوات فان كثرة ما في ايديهم

یہ سہی واس نامہ میں لوگوں کی شہادت کی ہر جگہ معاہدہ کیا کیونکہ ہمیں ہر جگہ یہ

الاموات ما حرام وحبليت بسبب ظلم بعضهم بعضا بالعصب والمسلمين والنجانية والرواية وحسبها

سبب عدم مراعاة الشرائط الشرعية في معاملاتهم فالأخذ بالعدل والاحتراز في الشرائط وهذا

معاملات میں سرکاری مسئلہ اہل کی رعایت کرنی سی

فان يستدعي ان لا يعامل مع الناس ويقضي الغرائزهم والفرار الى الجبال وسكنى المغارات ويطلب الاكل

میں یہ سہ ماہی کمپنیوں کی سپاہ کوی معائنہ کیجیگی اور ان کی سرسراہٹ کے ہر کر پھیلاؤ میں سہاگ جانی اور حادقین کو دراصلوں کی مدد ملے گی

عن القسبي رحمه الله في هذا خرج عديم ولا يفي بما لا يطاق ولا هما منقيان في اسمهما بل هو ان الانسان

في الطول والك : هاء بعثت وجر ويا لا اله الا الله بعثت فم : يا لا اله الا الله بعثت

ساری برکت ہوگی کہ اے گدا گداں کری مکہ انظر اور کی گداں آدموں میں ہوگی میں اس میں صبر و ادرازی و شہدائی ایسی جاہلی

الخرج ومن تبعه من المشائخ من جواز اخذ مال الغير باذنه ورضائه بعض وغيره عرض ما لم يعلم كونه

میں کوئی ایسا اور ادنیٰ نسل بھی مستحقِ کفر و کفر کا مال و کچا حذر اور خوشی ہی نہ ہوں اور فی ہر حال جب تک مافوق معلوم ہو

يستقصون في السرقة ثم يبيعون كذا من المال فقليل لبعضهم ثم تقصى في ذلك حتى لا يسير ثم يبيع كذا
 من بين حرمه يورثون لينا كذا في بيعه كذا في بيعه كذا في وقت يورثون حرمه يورثون حرمه يورثون حرمه
 فلا يتألى فقال ان الوهاب يعطى فضله والمغبون يضع عقله والثالث في استيفاء الثمن وسائر الذين
 في كذا من حرمه يورثون حرمه يورثون حرمه يورثون حرمه يورثون حرمه يورثون حرمه يورثون حرمه
 والاخصان فيه يكون تأثره بالمساحة وتأثره بالامهال والتأخير وتأثره بالسهولة في طلبه خردة النقر وكذا
 من احسان كذا في حرمه يورثون حرمه يورثون حرمه يورثون حرمه يورثون حرمه يورثون حرمه يورثون حرمه
 ذلك مندوب اليه محتوف عليه لقوله عليه السلام رحم الله امرأته من البيع من القضاء من اجل اقتضاء
 حرمه يورثون حرمه يورثون حرمه يورثون حرمه يورثون حرمه يورثون حرمه يورثون حرمه
 فبلغه ان يغتم دعاء رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي حديث اخر انه عليه السلام قال امرني رسول الله
 في حديث اخر انه عليه السلام قال من انظر معسر او ترك له حاسبه الله حاسبه اياي ابراهيم عليه السلام في ذلها
 او تركه حديث اخر انه عليه السلام قال من انظر معسر او ترك له حاسبه الله حاسبه اياي ابراهيم عليه السلام في ذلها
 الله تحت ظله يوم لا ظل الا ظله فهذا هو طرف التجارة في السلف فقد اندرست فمن قام بها في هذا
 الاموال التي عرفت كذا في حرمه يورثون حرمه يورثون حرمه يورثون حرمه يورثون حرمه يورثون حرمه يورثون حرمه
 الزمان يكون من اجلي هذه السنة ويرجى له من فضل الله تعالى جزاء لرحمة المجلس السبعون
 حرمه يورثون حرمه يورثون حرمه يورثون حرمه يورثون حرمه يورثون حرمه يورثون حرمه
 في بيان حرمه الاحتكار وسائر ما يتعلق به من الأحكام الشرعية قال رسول الله
 صلى الله عليه وسلم من احتكر فهو خاطي وهذا الحديث من صحيح المصابير رواه عمر بن عبد الله ومعه
 ان من يجمع الطعام الذي يجلب الى البلد ويحبسه ليبيعه وقت الغلاء فهو آثم لتعلق حق العامة به و
 هو بالحبس الامتناع عن البيع يريد اربطال حقه وتضييق الامر عليهم وهو ظلم وصاحبه طعن لما
 رد في الله عليه السلام قال الجالب المروق والمحترک ملعون فانه عليه السلام يبين في هذا الحديث ان الذي
 يجمع البضاعة ولا يوزعها في بيعها يحصل له الربح ولا اثم عليه لان الناس ينتفعون به فيا له ببركة
 دعاءهم والذي يبيعه في الطعام الذي يجمع الى البلد ويحبسه ليبيعه وقت الغلاء فهو ملعون بعيد رحمة
 الله تعالى ولا يحصل له البركة فادام في ذلك الفعل فادام في القاضيه بامر القاضيه يبيع ما يبيع
 من انما

ومن عاة القلوب والخوف من نفرتها وحسنها فيظن الغني الاحق منه بنظر الرحمة ومحو ذلاد انه ان
 اور دلدار کا کہی اور نفرت اور رحمت سے خوف کرتا ہے خیاں کرتا ہے کہ میری طرف تو رحمت ہی دیکھتا ہے اور اس کے استحقاق سے بہرہ اگر
 کان بترجمہ علیہ عند جنایہ علی حقہ وبقول ہذا شیء قد قدر لہ کیفک لا یفعلہ والغدر لا یفعم منہ الخوذ
 یہ حال ہو گا کہ وہ بہتر خیانتی قدر کرے گا کسی رحمت کرے کہتا کہ قدر سے ہی ہوں یا ہوتا ہے یہ کہہ کر نہ کہتا اور قدر سے نہیں ہوتا کا جاتا
 یصلہ ان ینترجم علیہ عند جنایہ علی حقہ اللہ تعالیٰ وان کان یفناظ علیہ عند جنایہ علی حقہ ویتترجم علیہ
 ترجمہ انہ نہیں کہ وہ بہتر حق تعالیٰ میں نہ کہی کرتی پر ترجمہ کرے اور اگر کسی حق تعالیٰ پر غیظ و غضب کرتا ہے اور اسے تعالیٰ کی گاہ پر
 عند جنایتہ علی حق اللہ تعالیٰ فیویدھن مغفور بکبد الشیطان فالتقلیل المصاة والنساق علی مراتب
 رحمت کرتا ہے تو یہ ضعیف الايمان شیطان کی کمر میں نہیں ساہواری اور اگر کوئی بوجھ بھگتا اور فاسق مختلف
 مختلفہ قول اسلک فی جمیعہم مسلک اولہ الام فالجواب ان المخالف لہ امر اللہ تعالیٰ لا یجوز وان یکن فی اعتقاد
 درجہ کی ہوتی ہیں پہر اسب کا ساتھ یکسی طرف تہہ برتی یا نہیں ترجمہ یہ کہ اسے تعالیٰ کی حکم کا مخالف روحانی خالی نہیں ہے یا تو اعتقاد میں ہی
 اوفی عملہ والمخالف فی الاعتقاد ثلثہ اقسام الاول الکافر وہ ان کان حرباً یستحق القتل والاسترقاق وان کان
 داخل میں ہی اور اعتقاد میں مخالفت کا جس قسم یہی اولیٰ کافر اور کافر اگر کسی کو تو ایسے قتل اور غلام بنائی کی جا اور اگر
 شعبہ لا یجوز ان یتوہ الا باعراض عنه والنکف عن محالطہ ومعاملتہ ویکرہ تہہ تشدید تہہ نکاد تہہ علی
 دمی ہی تو اسکا ساتھ جائز نہیں ہے بلکہ اگر کسی سے اور اعتقاد اور معاملہ ترک کر دے اور سخت کجی ہو بلکہ قرب حرام کی ذمی کی
 القریۃ الانبساط معہ ولا ستر سال الیہ کالاسترسال الی الاصدقاء والثانی المبتدع الذی یدعی علی بدعتہ فان
 ساتھ خوشیاں منائی اور غصہ پہنچا جیسی دوستوں کو بھیجی کرتی ہیں اور دوسرے بدعتی جو اور بدعت سکھادی پیشک
 بدعتہ ان کانت بحیث یکفر بها فامرہ اشد من الذمی لانہ لا یقر بحجۃ ولا یسام بعقل الذمۃ وان کانت مما
 اولیٰ بدعت الہی ہی کہ اس کی کافر جو بنائی ہو تو اسکا حال ہی میں بہتری اسکی کہ بدعتی شاعر اور جزیرہ کا تاراجی اور تہہ وادی ہوں کہ کتابی اور اگر بدعت
 لا یکفر بها فامرہ بیدہ و بین اللہ تعالیٰ اخف من امر الکافر لان حالہ الا ان لا نکار علیہ اشد منہ علی الکافر لان شر
 ایسے نہیں ہی جو کافر کوئی تو اسکا معاملہ ایسی بدعت کافر کی بہت سہل ہے مگر اتنا ہی کہ بدعتی میں مشارکت نہ نسبت کافر کی زیادہ کرنی چاہی اسکی تو کافر
 الکافر غیر متعدد لان المسلمین لا یلتفتون الیہ ولا یقبلون قولہ لکن نہ کافر واما المبتدع الذی یدعی علی بدعتہ و
 کافر اور میں اکثر نہیں کہ اگر یہ مسلمان اور مرتد نہیں ہوتی اسکا کفر بھیج کر اسکا کہا جاتی ہیں اور بدعتی حواری کو بدعت سکھادی اور
 یرتفعان ہا یدعوالیہ حق فیہ وسبب الفویۃ الخلق فشرع متعدد فلاستحیاء فی اظہار بغضہ ومعادانہ والانتظام
 کہیں میں کہتا ہوں حق ہی وسبب شخص غفلت کو گرا کر لگا اسکی یہ بدعتی والی ہی ایسی ہی بعض اور عداوت کا خبر دیتی اور اسکو ترک کرنا
 عنہ والتمشیع علیہ بدعتہ و تنفیذہ امر عنہ وان سلم فی اللذات ترک الجواب اولیٰ تنفیذہ للناس عنہ و تقبیحہ البدیۃ
 اور بدعت میں اسکی شاعت کرنی اور لوگوں کو اس سے متشکر کرنا مستحب ہی اور اگر جو جمع میں کسی کو توحید یا تہہ بدعتی تا لوگوں کو نفرت اور بدعت کی راہی تہہ
 لان جبر السلام وان کان واجباً لکن یسقط ہادی غرض و غرض الزجر عن البدعۃ اہم والثالث المبتدع العامی الذی
 اسکی کو سلام کا جواب اگر واجب ہی ہوتی ہی غرض ہی ساقط ہو جاتا ہی اور بدعت کی ممانعت تو ہی ضروری غرض ہی اور تہہ بدعتی جو
 لا یقبل علی البدعۃ فالاولیٰ ان لا یفانح بالغلوط والاهانۃ بل ینتظربۃ فی النحر لان قلب العلم سرعۃ
 اور کہیں میں سکھاتا تو بہتر یہی کہ سبیل ہی اسکا تکلیف اور انت کرنا بلکہ یوں چاہی کہ اسکو نہ ہی ضعیف کرین کہ کو عوام کی دل جلد
 المتقلب فان لہ ینفع النصح وکان فی الاعراض عنہ تنقیح لبدعتہ فی عینہ یتا کالاستحیاء فی الاعراض عنہ لان
 پٹ جاتی ہیں بہرہ کہ صحبت نہائی اور اسکی نظریں کہ تو جیسی بدعت کی امانت ہوتی ہو تو بدعتی و ہر مرتد ہو تا زیادہ تر متشیع ہی اسوا سلی

کثیر الداء سها يقتل وقال في الاحياء اعلم ان الطبيب الحاذق كما يطلع في المعالجات على اسرار يستوعها
 كروا كثر من مضي وقت ما دوس في اوارضها من كبرها سمير في حادتي جسمي معالجات من السه السه اسرارها فانها في كذا وا قد نكروا من كبرها من
 من لا يعرفها فكذلك الانبياء اطباء القلوب والعلماء باسباب الخلق الاخرية فلا تتعك على سنتهم بعقلك
 يستنبطه دونك الطبيب بين دور اخر في زندگي كسبها يداهن من سرور او من وضع بر عقلی من تحت كذا

[illegible][illegible]

عن اكمال المقرئ الى الله تعالى والمبعد عنه وكان العقائد وذلك اما لمطهر فيه فكيف يك من منقعة العقل
لو لم يكن احوال الله تعالى في خفا كبري حيا اور كوشى دور والورثى من بين اور لوسى عقايد اور اس كى كوشى اسب نبين بى اب عقل ك استافا ك اور بى هت بى
ن يهديك الى صدق النبى عليه السلام ويفهمك مؤرد اشاراته ثم اعزله عن التصرف ولا تزم الاتباع فانه
مخرجى ولسنى تصديق حى عليه السلام ك هدايت كرتى بى اور مؤرد اشارات سمجها بى بى پير عقل ك تصرف حى بيجار كبر ك اتباع انهم كنى تيرى
لا تسلم الا به قال بعض العلماء العقل يوصل الى صدق النبى عليه السلام ثم تزك و تقندى بالنبى عليه السلام
النبى اسب بى بى بعض علماء كرتى بى عقل سمجها ك بى بى حى عليه السلام ك التصرف ك سمجها بى بى پير اور اس كوشى اور افعال اور ترك افعال من بى بى

فی افعاله وترکه کالفرس فی سفرک الظاهر فانید صلاح الی البحر شترکه وترکه فی السفینه ونقتدی بالماله فی
 میری کی جیسی کبریا اظہار میں سفر میں دریا میں نہایت ہی ہر تھراؤ کو جو در کشتی میں سوار ہو رہا اور اس کی جہاز میں اور شران میں تلوع کی میری کی
 میری ہر ماورسہما وقال الشیخ الکلبادی ان الله تعالى لم یکن امر الدین علی عقول العباد ولم یقل ولم یؤید
 اور شیخ کلبادی کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نہ امر دین کی عقلوں پر نہیں رکھی اور نہ وعدہ کیا ہے اور نہ وعید
 علی ما یحکمہ عقولہم وینہ کونہ بافہامہم اولیس یسونه بارائہم بل وعدہ ووعید علی عیشیہ ولامرتہ ولامرہ
 موافق عقل احتمالات کی کار کو کہہ رہے ہیں اور میری کی سمجھ میں اور جامع میں بلکہ وعدہ اور وعید اپنی مشیت اور ارادہ کی موافق اور امر اور نہی

وعلیه و لو کان کل یأکل لک العقل مرد و لکان اکثر الشرایع مستحیلاً علی موضوع عقل العباد و

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَعَا إِلَىٰ وَجِبَ بَعْلٍ جَرَّوْجَ الْمَيِّ الَّذِي طَافَ سُرُكُلَ بَعْضِ الْحَاكِمَةِ وَلِيَّزِ سُرُكُلَهُ ۝۸۵

النعم المقيم لاهل الهداية والعمل الصالح في الآخرة وبوعدها لاهل الضلالة والعمل السيئ فيها وذلك ما
 اورده عليه السلام في قوله تعالى ان الله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم اورده عليه السلام في قوله تعالى ان الله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم
 اتفق عليه الرسول من اولهم الى اخرهم واما المصائب التي تصيبهم في الدنيا فان لم يكن لهم ذنب تكون تلك
 تمام رسل اول سائر انبياء من اولهم الى اخرهم اورده عليه السلام في قوله تعالى ان الله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم
 المصائب لفرقة العجوات في العقبي على اجزاء في الحديث ان الرجل لتكون له عند الله منزلة فما يبلغها بعمله
 من رفع درجات ورجاء اورده عليه السلام في قوله تعالى ان الله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم
 فما يزال الله تعالى يبتلي به ما يكبره حتى بلغه اياها والا حاديت في هذا المعنى كثيرة وان كان قد تم ذنبك
 ببرائة فقال ببراءة او لم يبرأ من ذنبك حتى يبرأ من ذنبك اورده عليه السلام في قوله تعالى ان الله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم
 تلك المصائب لذنوبهم كما قال الله تعالى وما اصابكم من مصيبة فبما كسبت ايديكم فتكون تلك
 مصيبتكم الذي كان منكم اورده عليه السلام في قوله تعالى ان الله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم
 المصائب كفارة لذنوبهم على كل امرى عن ادم المؤمن عاثة انه عليه السلام قال اذا كثرت ذنوبك العبد
 او كثرت عاصيتك فاعلم ان الله تعالى قد غفر لك ذنوبك اورده عليه السلام في قوله تعالى ان الله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم
 ولم يكن له ما يكفرها ابتداء لله تعالى بالخز ليعفها وفي حديث اخر رواه ابو هريرة انه عليه السلام قال
 اذا كفاه بربنا من ذنوبه قال غفر له اورده عليه السلام في قوله تعالى ان الله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم
 لا يزال العبد بال مؤمن والمؤمنة في نفسه وواله وولده حتى يلقى الله تعالى وما عليه من خطيئة الا ان بعض
 منهم من مر من عورة من عورة اورده عليه السلام في قوله تعالى ان الله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم
 منهم من كونه مستورا بالانام يظن انه قائم على الدين الحق بالانام ويستمع به ليعلم احسانه اليه
 ليس بواقف بكونه مستورا اورده عليه السلام في قوله تعالى ان الله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم
 ويقول اذا اصابه نزع من الابد يامر بماضي حتى فعلت في اعداء واعتقد ان السلاوة والراحة في الدنيا لا تصح
 ولا الجنة والمشقة فيها للظالمين ويعتبر على ذلك الاعتقاد وذلك الاعتقاد فتن عظيمة صدقت كثير من الخلق
 صلى الله عليه وسلم اورده عليه السلام في قوله تعالى ان الله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم
 عن القيام على الدين الحق واصله الجمل يحققه الدين الحق ومن شذ الجمل يتولد له اعراض عن القيام على
 الدين الحق حتى يفسد بذلك الاعتقاد كثير من جليل جاهل لا بصيرة له في امور الدين واسلك منهج السالكين
 العلم لا معرفة بل تحقيق الدين اذ من العلوم قطعا ان العبد ان كان مؤمنا بما جاءه النبي عليه السلام
 الا انه محتاج الى الاكابر لانه من اجل النعم ودفعة الضر اذا اعتقد ان القيام على الدين الحق ينال في ذلك ومن يتفكك
 به يتعرض للايقار عليه من الابد ويعفوه خطيئته ومما افوه العاجلة ويلزم من ذلك اعراضه عن حال
 سلكه في نفي انفسه الى ما لا يجوز حتى لا يفتن بغيره او لا يفتن بغيره اورده عليه السلام في قوله تعالى ان الله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم

بنفسه و الله تعالى یعرف عن کثیر منها فلا یعاقب علیها فی الدنیا و اما فی العقیقی فهو فی مشیئة الله تعالى
 اوله تعالى بهتیر کی گنده سوار کردیتا ہی سوار دیند و یامین عذاب نہیں کرتا اور عقیقی ہیں اگر توبہ نہیں کی تو مشیت الہی میں ہی
 ان لم یذب عنها فانہ تعالى ان شاء یعقوب عنه و یدخله الجنة بلا عذاب وان شاء بعد به فی جہنم
 ایک ایک آدمی کی چاہی سب کر کے عذاب جہنم میں داخل کر دی
 اور چاہی گناہوں کی کو موافق دوزخ میں عذاب کر دی
 بقدر ذنوبہ ثم یخرجہ منہا و یدخله الجنة قال علی المؤمن عند الله تعالى خمس نعمات فاولها المرض
 پر دوزخ میں نکال کر جہنم میں داخل کر دی حضرت علی کہتی ہیں مومن کی حق میں اللہ تعالیٰ کی ان پانچ عقیقت ہیں پہلی تو کہہ
 ثم المصائب فان كانت ذنوبہ الثمر من ذلك یعذب فی قبع فان كانت اکثر من ذلك یحبس علی الصراطون
 پھر عقیقتیں پھر اگر اس کی گناہ اس سے بھی زیادہ ہوئی تو اگر مومن عذاب ہوگا پھر اگر مومن ہی زیادہ ہو تو پھر صراط پر رکھے گا اور اگر
 کان اکثر من ذلك یعذب فی جہنم علی قلب ذنوبہ ثم یخرجہ منہا بالترجید المجلس الحاد و التسعون
 اس میں سے بھی زیادہ ہیں تو ان گناہوں کی موافق دوزخ میں دے کر پھر تو عیب کی برکت سے نکالے گا

فی بیان ان الشیطان یجرى من لا یشعر من الدم قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا
 ان الشیطان یجرى من الانسان یجرى الدم من هذا الخرنیث من صحل المصابیر و من ذلہام المؤمنین صفیة
 ایک شیطان انسان کی اندر خون کی مثال پھر بتا ہی یہ سہ حدیث صحیح کی صحیح حدیث میں ہی ام المؤمنین صفیہ کی روایت کی
 و المصابیر من الشیطان ہذا و سوسستہ لافسہ ثم الجری یحقن ان یكون اسمہ کان فیکون المعنی ان یکید
 اور شیطان سے مراد اس کے شیطان نامی و سوسستہ صیغہ شیطان نہیں ہی پس اب لفظ جری میں احتمال ہی کہ اگر تلفظ یہودی اسم یعنی اول و سوسستہ کان
 الشیطان و سوسستہ یجرى فی الانسان جریان الدم فان الدم لکثیر فی اعضاء الانسان من غیر احساس الانسان
 شیطان کا کمر اور سوسستہ انسان میں تو ہر طرح پھر بتا ہی شے کہ یہ جری انسان کی اعضا میں پڑتا ہی اور ان کی کوئی خبر نہیں ہوتی
 یجرى انہا و کذلک و سوسستہ الشیطان یجرى فی اعضاء الانسان من غیر احساس الانسان یجرى انہا و قبل جری
 سے ہی شیطان و سوسستہ انسان کی اعضا میں پھر بتا ہی اور آدمی کو خبر نہیں ہوتی
 ان لیراہ الشیطان نفسه لا و سوسستہ صناعہ لیکونہ غیر کثیف لیسعدان یجرى فی عروق الانسان لا غیر
 کہ نہیں شیطان مراد نہیں و سوسستہ مراد نہیں بلکہ کہ شیطان ہادی جو نہیں ہی تو کیا تعجب ہی کہ انسان کی رگوں میں پھر بتا ہی اس کی کوئی مادیاتی
 الکشف یدخل فی کثیف کالحواء النافذ فی البدن ثم یجرى الشیطان فی الانسان یجرى الدم و یصلد و نفسه
 آدمی میں پس ہوتا ہی جیسی ہوا میں شیطان پہنچتا ہی اندر خون کی طرح پھر بتا ہی اور ان کی جان کی پاس ہو کر
 و سائلہا عما تحب و ترید فاذا لم یفقد مقصودہا و ما رہا یستعین بہا علی الانسان فی اضلالہ و اخراجہ
 پھر بتا ہی مجھ کو کیا پسند ہی تیرا کیا آدمی پھر اس کا مقصد اور مراد پا کر راہ کا بچل کر نہیں اور طریقہ مستقیم سے نکال دین

عن الطریق المستقیم فانہ یومرہ الموارم التي یخیل الیہ ان فیہا منفعة ثم یصلد المصار التي فیہا علیہ
 انسان کہ دیکر بتا ہی پس وہ شیطان آدمی کو ایسی کھٹ گھاڑتا ہی جہاں سب خیال ہو کہ اس میں سہ فائدہ ہی پھر ایسی ہی کھٹ گھاڑتا ہی جہاں عطا ہوتا ہی
 ثم یتبرأ منہ و یسلہ و یلقی یشمت بہ و یصفیک منہ فانہ یأمر بالسرقة و ان و قتل النفس ثم یدل علیہ
 پھر اس کی ناک ہو کر آدمی کی حوا کہ دیکر بتا ہی اور سب شیطان مارتا اور ہمتا ہی آدمی کی پہلی تو چوری اور زنا اور بھگت کے اور بتا ہی پھر بتا ہی ہر کر کے
 و یفضیہ کا فعل بالارهاب الذی نہ با مرارة فلما ولدت امرء فقتلہا و قتل ولدا ثم دل علیہ اھلہ و کشف
 نصیر کر دیتا ہی جیسی ایک راہب کی ساق پر کیا کہ آدمی کی صورت ہی نہ لیا کہ پھر وہ بھی تو آدمی ہو کہ آدمی کی بچہ کو قتل کر یا پھر عورت کی لہو کو کھتا دیا

و ان الشیطان یجرى من لا یشعر من الدم قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم ان الشیطان یجرى من الانسان یجرى الدم من هذا الخرنیث من صحل المصابیر و من ذلہام المؤمنین صفیة و المصابیر من الشیطان ہذا و سوسستہ لافسہ ثم الجری یحقن ان یكون اسمہ کان فیکون المعنی ان یکید و المصابیر من الشیطان ہذا و سوسستہ صیغہ شیطان نہیں ہی پس اب لفظ جری میں احتمال ہی کہ اگر تلفظ یہودی اسم یعنی اول و سوسستہ کان الشیطان و سوسستہ یجرى فی الانسان جریان الدم فان الدم لکثیر فی اعضاء الانسان من غیر احساس الانسان و سوسستہ الشیطان یجرى فی اعضاء الانسان من غیر احساس الانسان یجرى انہا و قبل جری

في قوله فيمن ترك اخوه بهم اجمعين وتشبيل اليوسسته اليهم وتسويله عليهم ما يمكنه وقدر عليه اذا من
 جواس عبادت بين يديه ثم ترك عزت كمين سكر كره وخطا وتشبيل اليهم كمين سكر كره وخطا وتشبيل اليهم كمين سكر كره وخطا
 طريق خذل الشيطان فاصد عليه يقطعه على السالكين فيه بانواع مكائده وغروره فانته يشام بنفس الانسان
 حركته يستي سكر كره وخطا وتشبيل اليهم كمين سكر كره وخطا وتشبيل اليهم كمين سكر كره وخطا
 يعلم ان القوتين غالب عليهما هل هي قوة الاقدام ام هي قوة الاجسام فان راى ان الغالب عليهما قوة الاجسام ياخذ
 معلوم كتابي في ردود قوت بين يديه سكر كره وخطا وتشبيل اليهم كمين سكر كره وخطا وتشبيل اليهم كمين سكر كره وخطا
 في تشبيله واضعاف همته وامراده عن المأمور به وينقله عليه ويثقل عليه تركه حتى يتركه جملة
 عت يثقل سكر كره وخطا وتشبيل اليهم كمين سكر كره وخطا وتشبيل اليهم كمين سكر كره وخطا
 او يقتصر فيه ويهملون به وان راى ان الغالب عليهما قوة الاقدام ياخذ في تقليل المأمور به حذره ويومئذ
 يا اوصى قوت كتابي في ردود قوت بين يديه سكر كره وخطا وتشبيل اليهم كمين سكر كره وخطا وتشبيل اليهم كمين سكر كره وخطا
 لا يكتفي به بل يجتهد في مبالغة ومزياة وقصر بالاولى ويجاوز بالثاني وقد قال بعض السلفا ما امر الله بامر الا
 كره حركه كافي في شواكره ما جرت مبالغة اذ يات كمين سكر كره وخطا وتشبيل اليهم كمين سكر كره وخطا وتشبيل اليهم كمين سكر كره وخطا
 والشيطان فيه من زفتان امالي تقريط وتقصير والاولى فرط وخلو ولا يبالي باليهما فخر قد قطع كثير من
 الحكمي سكر كره وخطا وتشبيل اليهم كمين سكر كره وخطا وتشبيل اليهم كمين سكر كره وخطا وتشبيل اليهم كمين سكر كره وخطا
 الناس في هذين الاوليين وادى التقريط والتقصير وادى الافراط والتجاوز والثابت منهم على الطريق
 لكون الشيطان في اوله واوله من الذين ربه في كمين سكر كره وخطا وتشبيل اليهم كمين سكر كره وخطا وتشبيل اليهم كمين سكر كره وخطا
 الذي كان عليه رسول الله عليه السلام واصحابه قليل جدا منهم الذين يثبتون المساجد والدارس
 رسته بقرام جبر رسول الله عليه وسلم اوراد كمين سكر كره وخطا وتشبيل اليهم كمين سكر كره وخطا وتشبيل اليهم كمين سكر كره وخطا
 والقناطر والرباط من اموال جمعوها من الظلم والغصب والذهب والرشوة والجهات المظومة ووطن انفسهم
 اوراد كمين سكر كره وخطا وتشبيل اليهم كمين سكر كره وخطا وتشبيل اليهم كمين سكر كره وخطا وتشبيل اليهم كمين سكر كره وخطا
 المستحقون لك منكم من الله تعالى وثوابا كثيرا ولا يعرفون انهم يفرغون السطح الله تعالى في جمعها والفتاوى
 كمين سكر كره وخطا وتشبيل اليهم كمين سكر كره وخطا وتشبيل اليهم كمين سكر كره وخطا وتشبيل اليهم كمين سكر كره وخطا
 اذ كان الواجب عليهم الامتناع عن جمعها في هذا الوجه فلما عصوا الله تعالى في جمعها على هذا الوجه كان الواجب
 بهي اسما على كمين سكر كره وخطا وتشبيل اليهم كمين سكر كره وخطا وتشبيل اليهم كمين سكر كره وخطا وتشبيل اليهم كمين سكر كره وخطا
 عليهم التوبة والرجوع الى الله تعالى وارجاعها الى اصحابها ان امكن ولا فالي مرثية ثمان وجروا والا كان الواجب
 كمين سكر كره وخطا وتشبيل اليهم كمين سكر كره وخطا وتشبيل اليهم كمين سكر كره وخطا وتشبيل اليهم كمين سكر كره وخطا
 عليهم تقريظا على الفقراء بنية ان تكون وديعة عند الله تعالى يوصلها الى اصحابها يوم القيمة وهم لعدم
 كمين سكر كره وخطا وتشبيل اليهم كمين سكر كره وخطا وتشبيل اليهم كمين سكر كره وخطا وتشبيل اليهم كمين سكر كره وخطا
 تقريظا على الفقراء بيقين عليهم وتوخذ من اعمالهم يوم القيمة ومنهم من يستغفر الله تعالى ويسئله في ملكه
 تقريظا على كمين سكر كره وخطا وتشبيل اليهم كمين سكر كره وخطا وتشبيل اليهم كمين سكر كره وخطا وتشبيل اليهم كمين سكر كره وخطا
 بلسانه في اليوم مائة مرة ثم لا يزال يغتاب الناس ويشتمهم ويشتري اعراضهم وينكلمهم بالارضاء الله تعالى
 سكر كره وخطا وتشبيل اليهم كمين سكر كره وخطا وتشبيل اليهم كمين سكر كره وخطا وتشبيل اليهم كمين سكر كره وخطا

طول زمانه من غیر حصر ولا در نظر آن حسنااته اکثر من سیئاته لعدم محاسبة نفسه و عدم تفقد مواصیه تمام آن فی انشاء و بیان یکی جاتی بین او گمان برسد بر کسی چون که برای حسناات گنا پرستی یا بدی من کیو که گناهی نفس را که حساب دارد گنایان و شریکین کرد و بیرون نظر الی عدد تسبیحه و تهلیل و یغفل عن هدایاته الذی لو کتب لکان مثل تسبیحه و تهلیل هائة اب لای تسبیح او تسبیح گشتی بر تو کجاست و او بر سوره و آیتون کا گنهی کا وین تو تسبیح او تسبیح کی را بر سوار میگردد بر او و جادین

فرقی بین الفرمه و قد کشته کرام الکاتبین و وصل الله قتلی علی کل کلمة عقابا حیث قال ما یلفظ من قول الا لربه کج خیال بین او و شیک کرام الکاتبین او کبر عتبی که بین او و الله قتلی بر هر کلمه بر عقاب کا و صد که کجی چای خفرا یا بین بودت اکیسات کجی بین او پس

مرقیب عتید فهو ایدر ایتا طلی فی فضائل التسبیحات و التهلیلات ولا یلتفت الی ما ورد فی عقوبة تلغتا بین التما کبر را و یکتا طلیار سوره مخض بر دم شبیهات او تسبیحات کی فضائل او تسبیحات یا او و بر خیال بین که کذیب کثر خیالون او سخن چیتون

واللکن ایدن و غیر ذلک من لا یختر من افات اللسان و لعن الله لکوان الکرامون الکاتبون یطلبون منه اجرة لما او بر هر کون کی لای عیاق تجوز بر او ای او رسوا اسکی او رسوا فی آفات بین ای او شریکین ای او قسمی ای او گنم کتب ای او برت لیکر فی کجی او

یکتبون له من هدایاته الذی نزل علی تسبیحه و تهلیل الفرمه لکان یکلف لسانه حتی حذر حجة من محماته و کما بعد او کجی سوره و آیتون کجی او بر هر کون که بر او رسوا اسکی او رسوا فی آفات بین ای او شریکین ای او قسمی ای او گنم کتب ای او برت لیکر فی کجی او

ما نطق به فی فرائضه و یحسبه و یواریه به تسبیحاته حتی لا یفضل علیه اجرة الکتابه فیما عجب اهل بیاسه نفسه بین انفس من کتب کتاب حساب کرا او شریکین کی بر هر کتب ای او رسوا کجی بت کی مروری زاده و منی آجادی بر هر کتب ای او شریکین کی بر هر کتب ای او رسوا کجی بت کی مروری زاده و منی آجادی

و یحیط خوفه من ذهاب قراط فی الاخره و یکجی طر حفره من فوات فردوس الا حجة لکادی فی الاخره و لیس هذه او رسوا کجی اس خوف کما مارا کجی کجی او شریکین کی بر هر کتب ای او رسوا کجی بت کی مروری زاده و منی آجادی

الغفلة الا مصیبة عظيمة لمن یتفکر فیها و قد وقعنا فی امران شگلتنا فیها نکل من الذکره الجاحدین وان صدقا غفلت فی بزی مصیبة ای اسکی کجی کجی او شریکین کی بر هر کتب ای او رسوا کجی بت کی مروری زاده و منی آجادی

به نکل من الجهملة المعروفین و لیس هذا عمل من صدق بما جاد به القرآن و رسول رب العالمین فی تصدیق کتابی باورین مجلس

التسعون فی بیان عدم الموازنة بالوسوسة ما لم تعلم بها و اوتکتکم قال رسول الله صلی الله علیه و سلم اس بیان من

ان الله تعالی تجار من امتی فالتسوس به صدورها ما لم تعلم بها و اوتکتکم هذا الحديث من صحیح المصابیر و ای ویکتکم الله قتلی فی امری امت کرمات کجی ای او شریکین کی بر هر کتب ای او رسوا کجی بت کی مروری زاده و منی آجادی

ایوه ایه و کجی دلیلی علی ان المرفوع عن هذه الامة لم یکن مرفوعا من الامة السالفة لان التخصیص الذکره لا بد له بر هر کجی و آیتین ای او شریکین کی بر هر کتب ای او رسوا کجی بت کی مروری زاده و منی آجادی

من فاذلة و لکنی انه تعالی عفی عن هذه الامة ما یحیط فی قلوبهم من الخواطر اللئيمة و احادیث النفس فان ما یقع فی او شریکین کی بر هر کتب ای او رسوا کجی بت کی مروری زاده و منی آجادی

القلب من الخواطر اللئيمة الذی مویة یسمى وسوسة و ما یقع فیها من الخواطر المرضیة الحسنة یسمى الهام یا الوسوسة بر کجی کجی او شریکین کی بر هر کتب ای او رسوا کجی بت کی مروری زاده و منی آجادی

اما ضروریة او اختیاریة فالضروریة هی الخواطر التي تدخل فی القلب من غیر اختیار و هذا معفو عن جمیع الامة لکنه یا ضروریة بر هر کجی و اختیاریة یا اختیاریة جاتی بین او شریکین کی بر هر کتب ای او رسوا کجی بت کی مروری زاده و منی آجادی

و ان يترك خدمه مسكين ويستغل بعباده غيره واجبه عليه الا ان ياذن له سيده فيها حتى لو احرمت
 كبريائي في خدمه مهر ذكر هبات غير واجبي كرتي گلي

الحج بغير اذن سيدك ان يكون السيد ان يخرج من الاحرام ويعتقه عن تمام الحج ولو حج وفاته عنه خدعة
من احرام الله او مولى كوازيه كذا وكذا احرام من ياتي الكمال في حرمه كذا

سیدہ کیوں اٹھاؤ کہ بیچو؟ سیدہ کا نایمنی سے صلوة النفل و صوم النفل ولا یجوز لہ ان ینعیہ

عن نعم الشاهد والناحية وعنه سوس من القرآن وفرائض الصلوة والصوم لأن هذه الاستيلاء واجبة

لا ينجوا منها المانحون ولا يتبعي العبد ان يغتفر ايام رقه لما تركي انه عليه السلام قال اذا نصح العبد

وَأَحْسِبُ عِبَادَةَ قَرِيْبِهِ كَأَنَّهُ لَمْ يَلْحَظْهُ تَبَسُّمٌ وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ أَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ نِعْمَ الْمَلِكُ أَنْ يَتَوَقَّعَ الْوَلَدُ

مجلس عبادۃ ربہ کی سب سے اہم بات اپنی سبکی اور اگر تیری توانا کو دوسرا شائبہ ہوتا تو یہی اور ایک اور حدیث میں یہی کوئی خطیہ السلام نے فرمایا کہ اچھا نہیں جس کی جگہ خدایا وفات دینی

[illegible]

ابو ایک اور حدیث میں ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا جو شرمسہ رنگ جاتا ہے اس میں دوسری ہی اور تیسری کو

میں نے کہا کہ اگر وہ اس کے لئے جہاد کرے گا تو اس کو لڑنے کی کیا عیب ہے؟ اس نے کہا کہ اس سبب اس کی طرف سے اس کا سامنا ہے۔ اس نے کہا کہ اس کے لئے جہاد کرنا اس کے لئے ایک عظیم کام ہے۔ اس نے کہا کہ اس کے لئے جہاد کرنا اس کے لئے ایک عظیم کام ہے۔ اس نے کہا کہ اس کے لئے جہاد کرنا اس کے لئے ایک عظیم کام ہے۔

مراسم ولع الله تعالى يعق بكل عضو منه عضو من همارى اسن ابى هر پقان زه عليه السلام ق
 شاهه كواند قلى غلام كاهل اسكه اعضا كواندوى كونه كواندوى روى دوات همارى خيلى علم قى فرما

من اعتق رتبة مسلمة اعتق الله تعالى بكل عضو منه عضوا من الناحية فوجه بفرجه وبقية اشارة

إلى استعجاله استعجال كامل الأعضاء بان لا يكون عجيبا أو خصبيا التماثل المقلد له أو فزهم منه انه نقاد

بعتق فرج المعنق من الناس بمقابلة اعتناق فرج مهلوله من الرفا ولكن قيل المستحب ان يعتق الرجل

[illegible]

اور عورت لڑائی تاکہ مقابلہ ثابت ہو جاوے اور ایسی ہی سیدکے نام کی جب غلام کہہاں لگا کر لڑی تو کوکاپنی سانبہ پرستہ خراپہ پیشانی

[illegible]

لَا إِذَا صَنَعَ لِأَحَدٍ خَادِمَةً لَمْ يَجْعَلْ لَهُ حُرَّةً وَدَخَانَهُ فَلْيَقْدِرْ مَعَهُ فَلْيَاكُلْ مِنْ
 وَهَبَ لِكُلِّ نَفْسٍ غَلَامَةً كَمَا يَكُونُ وَهَبَ لِكُلِّ نَفْسٍ غَلَامَةً كَمَا يَكُونُ وَهَبَ لِكُلِّ نَفْسٍ غَلَامَةً كَمَا يَكُونُ

100

وان كان الاصل فيه ان يطلق على القرابة لكن يطلق على الاتباع ايضا ولا بعد ان يكون المراد هنا هذا
اگر اصل من قرابت واربر بولجی این بکن اتباع کسی کنی این او که یکا العبد یا کسی که بران عزم کجاست سی

اللعن لعمري فعلی هذا يجب علی المؤمن ان یعلم عبده واهله من احكام الاسلام قدر ما يجب علیهم
الحكام حتى یستقروا فیها ویشیروا فیها وایضا من احكام الاسلام

ثم يامرهم باداء الفرائض والواجبات ويثقفهم عن امر كتاب المعاصي والحرمات بالرفق اذ كان ابوا
الاسم فرائض اردوا اجبتا . اور معاصى اور حرمات بزرگ گنہگار مىگردانند

فیظ الکلام علیهم فان ابوا یضربوهم فمن لم یجد خل من مذهب الصلابة بعد ذلك یدعوه لانه ما دام

بلکہ یہی ہے کہ قاضی نے ان کی فتاویٰ میں یہ لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے مال میں سے کچھ دینا چاہے تو اسے دینا چاہیے۔

عَنْ أَبِي حَبِيبٍ عَلَى الْوَلِيِّ أَنْ يَوْضِيَهُ لَا تَهَادُامُ فِي مَلِكِهِ كَانَ عَلَيْهِ تَعَاهُدُهُ لَكِنْ يَضَعِي أَنْ يَعْلَمَ أَنَّ الْمَوْتُ

ن جاز له ان يضرب عبده اذ اني بمالا يوجب الحدر لكن اذ اني بما يوجب الحدر فليس له ان يضرب عليه

عبد الاكابر بعد المرافعة اليه وشنه عنده فاذا اقام عليه الحرس ولم يفرج يدعيه ولو ان من نجس

روى عن ابي هريرة رضي الله عنه قال انك انت امة احدكم فبين زناها فاذيها بعد ولا يذب عليها بائنه

ت فليبرها وير ولا يترتب عليه ما تضمنه من نعت الثالثة قلوبها ولو قيل من شعره وفي ذكر الامامة على الاطلاق

[illegible][illegible][illegible]

اور

فمن يفتي في ذلك الايمان بقوله عليه السلام اربع الى الولاية وذكر فيها الحورود والولاية خمسة عشر

وإذا أطلق يفتخر إلى من له ولاية عامة وهو السلطان أو نائبه وأما التصريح بالذهي عن الترتيب
فإنه قد مر في حق من له ولاية عامة وهو السلطان أو نائبه وأما التصريح بالذهي عن الترتيب

ما بعد الامر بجلها فلان عقوبة الزنا قبل ان يشترع الجلاء كان التزيب وهو التوبخ والتعيير
التي يترتب في كبره اسرارها كذا في عقوبة ذمة مقره في سجنه قبل ان يشترع الجلاء

ومرر ايضاً انه قال لما غسل الوطى بالبحار السبع لم يجز يوم القيمة لاجبا وذكر في الفناى

الصبر مع سفيان ان الواط لا تكون في الجنة لان الله تعالى استعبد لها واستعبد لها وقال تاسيكم بها

مکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ان کے پیروں نے آپ کو دفن کیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قبر پر بھی آپ کو دفن کیا۔

من جان محمد بن و سہا خلیہ بحیثیت لال و جلیہ من لہذا لہی لک لعل عجاہب است و جلیہ من لہذا لہی لک لعل عجاہب است و جلیہ من لہذا لہی لک لعل عجاہب است

عن اثبات قيل قد بعلم من هذا ان الجنية تكونها طيبة لطيفة في غاية الطرافة اذ كانت لا تقبل اللين
 حانت لها الكرامى كسيرة تفرح بها اى من اهل طب اراعت ذلك كما ذكره في حاشية من احوال من يركب

نكونها فاعلا خبيثا يلزم ان لا يقبل من فعله في الدنيا لكونه خبيثا حسيبيا في غاية الخباسة والخساسة لان

که هر که فعل خست ای تواند آید که گنجایش نه را که جز مایه این لذت که تازی کیو که غایت در صفا کما حد و غیره است

منصف تخت جلیت، لا ان بتزلزلہ اللہ بالتوبہ النصیر الماحیہ، جمیع الذنوب مجلس من
روحانیت کا کام کری وہ ہی جنت، ہر تہی گزشت صورت میں کہ اللہ تعالیٰ توبہ جالس ہی اسکا دل کر دی حسن، بام گناہ، وہم ہو جاتی ہیں
شہر دی محسن

والسبعون في بيان حرص تشرب الخمر وبيان عقوبتها قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اس سال جس اس کی حرمت اور اوستی عقوبت کا اور تمام مکرانیکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرب الخمر فی الذینافات وھدیہ منہا ولہ بیت منہا لیسے یہاں فی الاخرۃ ھذا الحدیث

علیہ السلام سے کہ جس نے شراب پی کر مر گیا اور ہمیں عینہ اور نوہ کی تو قیامتیں اڑنے لگیں یہ حدیث۔

من صالح المصابير مرقاة ابن عمر ومعه ابن من داوم على شرب الخمر مات ولم يترك ماله لا يدحل الجنة

لا يشرب من خمرها لأن نوعا من شراب الخمر لقوله تعالى وانهم من خمر لذة الشاربين يعني ان في

در این شراب نصیب بوی گلستان و گلی که در آن است سبب خردی حلیل است و کسی
 اور بهر زمین سر اسکی حسین مرادی می دانند و اولن کا مرادیه ای که

تست میں مرد راستہ لڑائی کی بہرے ہیں اور کھانزہ اور لو گروہ ہی
اور نہ دیکھ سکتا ہے اور نہ دیکھ سکتا ہے اور نہ دیکھ سکتا ہے

فمن دخل الجنة لا بد ان يشرب منها ولا يكون معروءا عنها فيكون قد نشر به

منها كتابه عن عدم دخوله فيها بسبب شرب الخمر في الدنيا لان خمر الدنيا حرام نجس نجاسة غليظة لا ينحل

کے لیے کہ وہ ایک سراب ہو، اور ایک غلطی ہو اور کہنا ہوا ہے

از چه شخص و طبیب حاضر اگر چه ایک نظر بر روی او سیر کرده ام که بی ادبی لغوی است و نه از او که او را نسبت و اعلام کی اگر اسامین در گفتگی

الدنيا يضربني الآخرة بسياط من النيران في رأس الله ما ويكفر مستعزها ويحرم بيعها وشراؤها وأكل

فہرست نامہ آگ کی درجہ کی سامی گیس کی
 اور جو شخص اس کو دیکھ کر ہی اور اس کا بیجا اور حقیقتاً ادراک کی محبت

میں نے اس کی اور دلی لوگ برطانیسی اہل چھپی سے یاد ہیں اور فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے کہ کچھ لوگ کہہ دیا مشہور ہے کہ اس اور ہادی قریون میں مشرب

یعنی آن شارب الخمر از اسکریمی علی لسانه کلمه الکفر فانه وان لم یعتبر ارتداده فی حال السكر بعد من الخمر
 از هر چه که شراب می خورد و آنرا که در کفر است و یا در حقیقت است و یا در اعتقاد است و یا در اعتنا نیست
 و اعتقاد که بتو لسانه ذلك و غافل علیه عند المثلثان یجری علی لسانه کلمه الکفر و یخرج من الدنیا علی
 بر او که سال می بیند حالت بزمی و یا در حقیقت است و یا در اعتقاد است و یا در اعتنا نیست
 الکفر لان اکثر ما یزعم الایمان من العبد عند الموت لیس الا بسبب ذنوبه التي یفعلها فی حیاته فبقی فی الناس
 که اکثر از آدمی که ایمان می داند و وقت نموده که در حقیقت است و یا در اعتقاد است و یا در اعتنا نیست
 ابدا و قد مر فی ان اهل النار یماقون الی النار فاذا ذوقوا منها یستقبلهم الملائكة بمقامهم من حدید فاذا
 او عیبی که در دوزخ چون کعبه در حقیقت است و یا در اعتقاد است و یا در اعتنا نیست
 دخلوها لا یقیق منهم عضوا لا یزعمه عذاب اما حیة و تنوشه و اما عقر بلسنه انداز تسفوعه او لاد
 و دوزخ من داخل بر حقیقت است و یا در اعتقاد است و یا در اعتنا نیست
 یضربه بمقبع فاذا ضربته الملائكة ضربته یجری فی النار مقدر البعین و اما یبلغ قرحا و قرحها ثم یرفعها
 که در حقیقت است و یا در اعتقاد است و یا در اعتنا نیست
 اللب فاذا بداهه یضربه الملائكة ضربته اخرى فی یجری فیها فاعذب فیها ما استلذذ الله تعالی ان یعدن بولش
 که در حقیقت است و یا در اعتقاد است و یا در اعتنا نیست
 بدعون خزنة جنة فالتین ثم ادعوا لکم یخفف عنا یوما من العذاب فلا یجیبونهم ثم یدعون ما کافلا
 که در حقیقت است و یا در اعتقاد است و یا در اعتنا نیست
 یجیبونهم فیقولون قد دعونا النار و دعونا المالك فلم یجیبونا هلمو الفترع فلا یفتی عنهم ثم یقولون هلمو
 جواب در حقیقت است و یا در اعتقاد است و یا در اعتنا نیست
 فخصر فیصدرون و لا یفتی عنهم فیقولون سواء طینا اخرجنا الم صبرا نالنا من محیض فهد العذاب
 که در حقیقت است و یا در اعتقاد است و یا در اعتنا نیست
 ان کان الکفار لکن المسلم اذا شرب الخمر یجری علی لسانه کلمه الکفر و یعتقد لسانه ان یتکلم بکلمه الکفر
 اگر چه که در حقیقت است و یا در اعتقاد است و یا در اعتنا نیست
 فیلزم عنه الایمان فیصد من جملة الکفار فیبقى اداق عذاب النار فیستغنی المؤمن ان یستغنی عن شربها و
 سوار کا ایوان جانا بهای او که در حقیقت است و یا در اعتقاد است و یا در اعتنا نیست
 یقطع عن شربها و یستغنی فیقول یوم القیمة فان من یتنکری فوله لا دلیل قلبه الی شربها و الی خبیه من
 که در حقیقت است و یا در اعتقاد است و یا در اعتنا نیست
 یشربها لکن کلام معرفه حقیقه تها و هی التي من ماء العین اذا شرب و قد قال الزید و اذا لیر یقذف بالزید
 که در حقیقت است و یا در اعتقاد است و یا در اعتنا نیست
 لا یصیر خمر عند البقیفه و عند هار اذا اشتد یصیر خمر و ان لم یقذف بالزید و اما المثلث و هو ما طعم
 و اما ابو حنیفه که در حقیقت است و یا در اعتقاد است و یا در اعتنا نیست
 من عصا العنب حتی ذهب ثلثاه و بقی ثلثه ثم غلا و اشتد و صلیح مسکرا فغند حمر اکثر الفقهاء قلیله و اکثره
 که در حقیقت است و یا در اعتقاد است و یا در اعتنا نیست

وأما المقتنع بالتبعية عليه السلام من أخذ الزمام لأنه كان فيه لجميع الغانمين شركة وقد تفرقوا ولم يكن إبطال

نصيب كل واحد منهم من ذلك الزمام إلى صاحبه فتركه في يده ليكون آتية عليه لأنه هو الغاصب

فعلى هذا ما يأخذ به غلاة رابطة من الغنائم بلا قسم ولا إخراج الخمس لأجل واحد منهم أن يأكل منها لأن

أخذهم لم يكن على طريق الشرع ومع هذا قسمه كذا لم يمنعهم بقولهم لقد فصلنا من أجل الحرب مال هو حلال

لنا من المال المورث من أباؤنا وأمهاتنا ولا يعرف هؤلاء المورثون أنهم أخذوه على طريق الشرع فلا يكون حلالا

أدفعه حق الفريقين من المستحقين أحدهما إليهم المسكين وأن السبيل لأن الخمس حقه وهو باق فيه والثاني

الغزاة الذين كانوا معهم لأن الباقي بعد الخمس حقه وهو باق فيه لم يقسم بينهم على طريق الشرع فكيف يكون حلالا

بل لو كان لناخفي جارية لأخفى الأخ عن علي هذا الوجه أن يتصل بها لو كانا مشتركة مستقاة البعض ولو

بعد إخراجهم جميعه لبقاء حق باقي الغزاة فيها ولا خلاف أن العاصية المشتركة تجوز وطما على جميع الشركاء ولا فرق

في الحرمتين من قبل نصيبه أو أكثر وقد انفقوا على أن أحدا من الغانمين لا يجزي له أن يطاع جارية من النبي قبل القسمة

وأن حصل منها ولد فهو مولود يرد إلى العتمة فإذا كان لأمر كذلك بخلاف علي من يقتل الكافر يكفره

أن يكفر هو نفسه بالاستحلال الغنيمة المقتسومة والغنم المشتركة لشركائهم

هذا الفساد إلى كل من يملك منه الجارية وغيرها وهذا ذاء عضال عسير الزوال لأن

أكل الجاني كما هو شخص كرومي أو غيره أو حتى هو الجاني

أكثر الأجناد في هذا الزمان نبتوا أحكام الأبي لا مراء ظهروا كآتهم

لهم يكلفوا بما فلا يزلون بما فعلوا فكيف يمكن العدا بجمع ما في أيديهم من الغنائم

كجهنم برأيهم سرور كرهة لهم

أولئك كرهة لهم

واجبا بالنسبة الى غيره من احوال المؤمنين لكن لما كان خرج من بينهم بل اذن من الله تعالى وكان عليه
 ان يصبر وينظر الاذن من الله تعالى عوت وجلس في بطن الحوت مقدار ما شاء الله تعالى وكما حصل
 ان الانبياء في زمان نبوتهم معصومون عن الكبائر مطلقا وعن الصغائر كذلك لكن يخرجون من الصغار عنهم
 نعم هو ادعى سبيل النسيان ادعى سبيل الخطاء في التاويل وتيسر ذلك لانه الصغيرة التي يفعل من غير قصد
 اليها كما قال الامام الشريفي بالزلة فلا يوجد فيها القصد الى عيها وانما يوجد فيها القصد الى اصل الفعل
 لانها مأخوذة من قولهم ترك الرجل في الطين اذ لم يوجد منه القصد الى الوقوع ولا الى الشيات بعد الوقوع
 وان وجد منه القصد الى الشيء في الطريق وانما يؤخذ الانبياء عليهم السلام لا يتخلو عن تركه لقصد ويمكن المكلف
 الاخر ان يفتنه عند التفتت واما العصية حقيقة فهو لم يرام بقصد اليه مع العلم بحرمته فيستحيل صدق
 عنه ثم لا يوجد ايهم صدور الذي ينسبهم في زمان نبوتهم من قصصهم الواقعة في القرآن والاحاديث والاشعار الخ
 عن تلك القصص اجلة ان كان من غير اعتقولا بالاحاديث يجب به لان نسبة الخطا الى الرواة الذين من نسبة
 المعاصي الى الانبياء وكان منها منقول بالقرآن فما دام له عمل اخر على عليه وصرف عن ظاهره لانه لا يفتنه
 وقالا لا يوجد له محض يحمل على انه كان من قبيل ترك الاولى او من الصغائر الصادرة عنهم وهو الانبياء
 فيا في نسبتهم ذنبا كما في قوله تعالى ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر ولا الاستغفار عنهم كما في قصة
 داود النبي ولا اعتبر بكونه ظاهرا كما في قصة ادم النبي لانه وان كان حسنة بالنسبة الى غيرهم لكن
 بالنسبة اليهم بعد ذنبا ويستغفر من عنه ويدين في ذنبه بكونه ظاهرا لكن حسنة لا يراى في المقربين ولهذا
 قال اهل العرفان من كان في مقام القرب هم الله تعالى وحركت همته بالتعبد في نهالة لتدبر ما يفتري في ليلة
 على ان كان الحق به كجو شخص الله تعالى في شرب كذا شرب او لم يثبت ان كان في شرب كذا شرب كذا شرب كذا شرب

في بيان من يجوز له الوعد
 في بيان من يجوز له الوعد
 في بيان من يجوز له الوعد

تكتب له خطبة لان ذلك من قلة الرزق بفضل الله تعالى وقلة اليقين من ربه الموعود وهذه مرتبة الانبياء
 وروى يحيى بن خفاف عن ابي بكر بن الحسين بن فضال عن ابي بصير عن ابي بصير عن ابي بصير عن ابي بصير عن ابي بصير
 والصديقين والاولياء المقربين **المجلس الثالث والثمانون في بيان ان الله يبعث هذه الامة**
 على اس كل مائة سنة من يجدد الدين قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يبعث
 لهذه الامة على كل مائة سنة من يجدد لها دينها هذا الحديث من حسان المصابير رواه ابو بصير والمراد
 من اس كل مائة سنة اولها من هجرة النبوية والمراد من شيخي الدين علامه احياء ما اندلس من العلم بالكتب
 والسنة والامم عقدها فان المبعوث على اس مائة والوجدان ليس قبل يلزم ان يكون رجلا مشهورا بالعلم
 معروف بالفضل مشاهرا اليه في الدين وان ينقص المائة وهو في ذلك المجرى لا يغلبه الظن فمن
 عاصره من العلماء يقرن اسمه ولا يشق العمل به المجدد لان لا بد ان يكون عالما بالعلوم الدينية الظاهرة
 والباطنة ناصر السنة فاعلم المحدث وان يعمله اهل زمانه انما كان التجدد على اس كل مائة سنة
 لاخر ام العلماء فيه غالبا وانما اس السن وظهور البدع فيتم استحيش الى تجدد الدين فياتي الله من
 الخلق بعض من السلف ما و احدا ومتعدد فكان عند المائة الى عمر بن عبد العزيز وعند المائة الثانية
 الامام الشافعي وعند المائة الثالثة ابن شريم والاشعري وعند المائة الرابعة الباقراني وعند المائة الخامسة
 الامام الغزالي وعند المائة السادسة الامام فخر الدين الرازي والافقي وعند المائة السابعة ابن دقيق
 وعند المائة الثامنة الخبزيه البلقيني والحاظي بن الدين وعند المائة التاسعة الامام السيوطي وعند المائة
 العاشرة لم يتبين من هو قال السيوطي ونظيره هذا الحديث ما و ان اس كل مائة سنة يكون عندها
 أمير فكان عند المائة الاولى الحجة الذي عم ظله وفساده في الله تعالى بعمر بن عبد العزيز وكان عند
 سبيل هدي بر توحاج بها جسا قدام فسادها كبرها سواها نقالي في في حجة عمر بن عبد العزيز في
 اورده وسري

حاجتها عليه بحيث ظننت به الكذب وهذا من سوء الظن ايضا فلا ينبغي لشان حسن الظن باحد
 من المؤمنين ان يتوهم انهم يكرهون ان يظنوا به سوء الظن بل ينبغي ان يظنوا به حسن الظن
 ونسبته بالآخر بل ينبغي لشان ان يتحسب عن ظنهم اهل بيته عذرة ومحاسنة وتعتد ان كان بينهما
 دور من بين من يكره ان يظنوا به سوء الظن بل ينبغي ان يظنوا به حسن الظن ونسبته بالآخر
 شقي حتى لا يظنوا به سوء الظن بل ينبغي ان يظنوا به حسن الظن ونسبته بالآخر
 كبره وشره هو ثواب يثبت في رواية اخرى ان يظنوا به سوء الظن بل ينبغي ان يظنوا به حسن الظن
 عليه بالكذب ولا يصدق وتقول ما ذكر من جلاله كان في ستر الله تعالى عنك وكان امره في حق قدرتي
 اورا سكي حال مذکور که کینه چاهي کرده عيسى الله تعالى کی پرده پوشي عيسى اورا وسکا حال عيسى پوشيده عيسى اورده ولباسي
 كان لم ينكشف في امره شيء هذا اذا اخبرك عدل واحد وما اذا اخبرك عدل اثنان فلا مجال لك من علم قصد
 تباينكم حال كونه معلوم انهم يكرهون ان يظنوا به سوء الظن بل ينبغي ان يظنوا به حسن الظن ونسبته بالآخر
 لاها حجة في الشرع لكن ينبغي ان يعلم ان الانسان لا علم كونه خاليا عن الخطاء والنقصان لا يوجد احد
 كبره وشره هو ثواب يثبت في رواية اخرى ان يظنوا به سوء الظن بل ينبغي ان يظنوا به حسن الظن ونسبته بالآخر
 من المؤمنين الاوله محاسن ومساوي فمن غلبت محاسنه على مساويه فهو بعد من الصالحين ولما قال
 ادركي حسنات عبي هو كمي اور جزيم هي پير چكي خوبيان بيايوني زياده هون ده حياي من شمار كيا چاهي اسوي
 الامام الشافعي ما احسن المسلمين يطعم الله تعالى ولا يعصيه ولا احد من المؤمنين يعصي الله ولا يطعمه
 ما شاع في ان كيا هي كوي مسلمان ايسا بنين هي که سسر الله طيع برادر تا فاني كوتا هو اور نه كوي ايسا مون جو سر امر گناه كوتا هو امر طاعت
 فمن كان طاعة الله اكثر من معاصيه فهو عدل في حكم الشرع فاذا كان مثل هذا لا في حق الله تعالى فكله
 بهر چكي طاعت خداي من زياده هون توده شرع من عادل هي جب ايسا شخص حق الله من عادل هو دي قوتيري نظرون من
 صلا عندك اولي واحري وروي ان رجلا اتى علي بن ابي طالب عليه السلام فلما كان من الغد فذمه فقال
 اولي اور سزاوار تر هي که عادل هو دروايت هي که نيك شخص في نبي عليه السلام في سامني
 والله لقد صدقت عليه بالامس فاذنبت عليه اليوم فانه امر ضا لي بالامس فقلت في حقه احسن اعلمت
 هي نكا اور كه شتم خداي بيشك من في كل سچ عرض كيا تبا اور نه آج جهوت كه تبا هون كل تواوي بيخي خوش كيا تبا مون في ادبي حق من جرمك معني تبا
 واغضبني اليوم فقلت في حقه اقيم ما علمت فيه فقال النبي عليه السلام ان من البيان لسحار فكانه عليه السلام
 كهيد تبا اور آوئي ناخوش كيا تو بهر چكي عرضي كنم من تبا كهيد پير نبي عليه السلام في فرماييشك بعني تقرير جادوي كويائي عليه السلام كهيد
 كره ذلك وشبههم بالسر اخذ من شخص الا وكن تحسن حاله وتقبلي بما يوجب فيه من الخصال الحميدة والمن
 كرده معلوم هو اور جادوي مستجاب است دي كيك البسا كوي هي كروكي حال پير ناخوش كيا تبا كهيد في تحسين يا تقبيح هو سكي
 المجلس السابع والثمانون في بيان النهي عن المصاحبة والمأكلة مع الفاسق قاله رسول
 فاسق کی صحبت اوستا چه كيا في نبي
 ما نلت في بيان من
 شاسي مجلس
 الله صلى الله عليه وسلم لا تصحب الا مؤمنا ولا ياكل طعامك الا تقي هذا الحديث من حسان المصابيح
 الله صلى الله عليه وسلم في فرمايشت ساسته جو سوا مؤمن من اور مت كيا ناي سوا پير پير كاري هي حديث مصابيح في حسن حديثون من هي
 امر اذ ابو سعيد والمراد بالمؤمن الذي كور فيه مؤمن الخاص الذي يقابله الفاسق كما في قوله تعالى افمن
 ابره سبيد که روايتي اور مؤمن من هي مراد اس حديث من ده مؤمن خاص هي چكي مقابله من فاسق هو تبا هي عيسى امر كيت من بهلا كيك ج

في صدقة الجبان لأنه يتركه نصرك وإحسانك عند الشدة ويخونك بل يختفي ويغيب عنك والسادسة الوفاء إذا
 ودق بينك فانه أمين بما يكره خوف الله تعالى وأدق تيمر نصرت أرواحه أنت من غير شدة ولا عداوة ولا كبر ولا
 لاختر في صدقة من لا وفاء له ومعنى الوفاء الشبات على المحبة والدارم عليها والمحبة الدائمة فهي التي تكون في الله لأن
 يبروفاك ودعني من كبر فانه أمين بما يكره خوف الله تعالى وأدق تيمر نصرت أرواحه أنت من غير شدة ولا عداوة ولا كبر ولا
 ما يكون الغرض من الأغراض يقول بذلك الغرض فلا يتحقق الوفاء لأن ما لا في الوفاء لا يكون من الوفاء فمن الوفاء
 كبره محبة كبره في كل شيء ودعني من كبر فانه أمين بما يكره خوف الله تعالى وأدق تيمر نصرت أرواحه أنت من غير شدة ولا عداوة ولا كبر ولا
 حق صدقة من لا وفاء له ومعنى الوفاء الشبات على المحبة والدارم عليها والمحبة الدائمة فهي التي تكون في الله لأن
 داري دوست كبره في كل شيء ودعني من كبر فانه أمين بما يكره خوف الله تعالى وأدق تيمر نصرت أرواحه أنت من غير شدة ولا عداوة ولا كبر ولا
 فرجه بتفقد من يتعلق به أكثر لأنه على قدر المحبة التي من يتعلق به حتى قال الزمان الكلد الذي يكون في باطن صدقة
 ابنه سائت كبره في كل شيء ودعني من كبر فانه أمين بما يكره خوف الله تعالى وأدق تيمر نصرت أرواحه أنت من غير شدة ولا عداوة ولا كبر ولا
 ينبغي أن يتعين في قلبه عن سائر الكلاب فمن الوفاء أن لا يصادق من صدقة إلا قال له السلام ثم إذا طام صدقة كذا
 ودعني من كبر فانه أمين بما يكره خوف الله تعالى وأدق تيمر نصرت أرواحه أنت من غير شدة ولا عداوة ولا كبر ولا
 فقد أشك في صدقك ومن الوفاء أن لا يتغير حاله في التواضع مع صدقة وان أرفع شأنه وان تسعد ولا يمتد وعظم جاه
 فإن بره هو ذو قدر تيمر نصرت أرواحه أنت من غير شدة ولا عداوة ولا كبر ولا
 ومن الوفاء أن يتصور عما يوجب الفرق بينهما من تمام الوفاء أن يكون تدليل المحرم من المفارقة وتلك قال بعض الملوك
 أدركه فاداري به من كبر فانه أمين بما يكره خوف الله تعالى وأدق تيمر نصرت أرواحه أنت من غير شدة ولا عداوة ولا كبر ولا
 ورجل جميع مصيبات الزمان هيبة من معارف الاحباب قال ابن المبارك الذي لا يشاءه مجالسة الاحباب ومن الوفاء الموافقة
 من ناهي عن تمام صليته من كبر فانه أمين بما يكره خوف الله تعالى وأدق تيمر نصرت أرواحه أنت من غير شدة ولا عداوة ولا كبر ولا
 فيما لا يخالف الحق زكاه لا يخالف الحق فلهذا يمتحن الذين يخلص من الوفاء الموافقة بل من الوفاء الموافقة والتبعية على ما هو الحق كما
 جرح في الحق فلهذا يمتحن الذين يخلص من الوفاء الموافقة بل من الوفاء الموافقة والتبعية على ما هو الحق كما
 حكم عن الامام الشافعي انه يراعي عهد الحاكم وكان يعبر به ويقبل عليه ويقبل ما يقبله بعصر غيره فلما رأى الناس ذلك
 داري به من كبر فانه أمين بما يكره خوف الله تعالى وأدق تيمر نصرت أرواحه أنت من غير شدة ولا عداوة ولا كبر ولا
 عهد فلهذا يمتحن الذين يخلص من الوفاء الموافقة بل من الوفاء الموافقة والتبعية على ما هو الحق كما
 جرح في الحق فلهذا يمتحن الذين يخلص من الوفاء الموافقة بل من الوفاء الموافقة والتبعية على ما هو الحق كما
 حكم عن الامام الشافعي انه يراعي عهد الحاكم وكان يعبر به ويقبل عليه ويقبل ما يقبله بعصر غيره فلما رأى الناس ذلك
 داري به من كبر فانه أمين بما يكره خوف الله تعالى وأدق تيمر نصرت أرواحه أنت من غير شدة ولا عداوة ولا كبر ولا
 عهد فلهذا يمتحن الذين يخلص من الوفاء الموافقة بل من الوفاء الموافقة والتبعية على ما هو الحق كما
 جرح في الحق فلهذا يمتحن الذين يخلص من الوفاء الموافقة بل من الوفاء الموافقة والتبعية على ما هو الحق كما

الله تعالى ووعده وواعده من الدين الحق قاله تعالى قد ضمن في كتابه وضمنه الحق وضمنه الحق
 اور عيسى اور ابي دين حق کا کہنا ہے کہ میں نے اپنے رب سے دین حق کی اور جو میں پر اعتبار علم اور عمل کی قائم رہا اگر اس کا معاملہ
 وعمل اولہم یمن بصراط الباطل ولو اعتقد صاحبه انه على الحق وكن اكل من العزة والرفعة انما يكون لاهل
 ہر ایامی اور باطل کا مددگار نہیں ہی اگرچہ باطل والا اپنی نہیں حق پر جا تا کا اور ایسی ہی تمام عزت اور نعمت واسطی ونداروں کی ہی
 الذين الذين به بعث الله رسوله وانزل كتبه كما قال الله تعالى ولله العزة ولرسوله وللمؤمنين بوقا
 جسکی واسطی اللہ تعالیٰ نے رسول بھیجی اور کتبیں اوتاریں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی
 الله تعالى وانتم الاحلوان ان كنتم مؤمنين فلهب من العزة والرفعة بحسب ما معه من الايمان وحقائق
 اللہ تعالیٰ نے اترتی ہی غالب رہو گی اگر تم ایمان رکھتی ہو سو اتنی ہی عزت اور نعمت دیتی ہو گی جتنا باعتبار علم اور عمل کی اور اسکا ایمان
 علما وعملاء فاذا فاته حظ من العزة والرفعة ففي مقابلة ما فاتته من حقائق الايمان علما وعملاء وكذا انصر
 اور ایمانی حقائق ہوئی ہیں ہر اگر اسکی عزت اور نعمت کچھ کم گئی جاتی ہی سو دیتی ہی جو اسکی ایمان میں باعتبار علم اور عمل کی فرق آتا ہی اور ایسی ہی تمام
 التمام والتأيد الكامل انما يكون لاهل الايمان الكامل وقد يقع الغلط في كثير من الناس ويعتقد انه تعالى
 اور اس کا کل تا سید اور ایسی ہی کہ جسکا ایمان کامل ہی اور بیشک کٹر و کٹر غلطی ہو جاتی ہی کہ کہیہ اعتقاد کرتا ہی کہ اللہ تعالیٰ
 لا يؤيد صاحب الدين الحق ولا يصير ولا يجعل له العاقبة في الدنيا بوجه من الوجوه بل يعيش في طول
 دین حق والی کی نہ تا سید کرتا ہی اور نہ نعمت اور نہ اسکو سیر حکم دنیا میں ارازم دیتا ہی بلکہ دنیا میں تمام عمر
 عمرة مظلوما مع استمرار بهما امر به ظاهر وباطن وانتهائه عافيه عن ظاهرا وباطنا ونظر ان
 مظلوم اور مغلوب رہتا ہی اور جو کہ امور بہ کی ظاہر و باطن میں اور انکس کرتا ہی اور نہیات میں ظاہر و باطن میں یکساں ہی اور یہ خیال کرتا ہی
 اهل الدين الحق يكونون في الدنيا اذلاء عقبه من فاذا ذكر كما وعد في القرآن يقول هذا في الاخرة فقط ولا يؤيد
 کہ دین حق والی دنیا میں خوار اور مغلوب ہی ہوتی ہیں اور جب اسکی سامنے قرآن کا وعدہ بیان کرو کہ جو کہیہ صرف آخرت ہی میں ہی اور اسکی وعدہ
 بوجه الله تعالى يتصوره واهله في الدنيا والاخرة وهذا من سوء الفهم لانه تعالى بين في كتابه انه ينصر
 پر یقین نہیں کرتا کہ اپنی دین اور دینداروں کا دنیا اور آخرت دونوں میں مددگار ہی اور یہ اسکی تا ہی ہی کہ کہیہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہی
 المؤمنين في الدنيا والاخرة قال ان النصر لسلطان والذين امنوا في الدنيا والاخرة قال ان النصر لسلطان والذين امنوا في الدنيا والاخرة قال ان النصر
 کہ مسنون کی دنیا اور آخرت میں مددگار ہی فرمایا ہی مددگار ہیں ایسے رسولوں کی اور ایمان والوں کی دنیا کی حقیق اور جب کہیہ ہوں کی کو اور فرمایا ہی
 ولو قال لكم الذين كفروا بالوعد الا بالحق ولا يجدون وليا ولا نصيرا سنة الله التي قد اخلت من قبل ولن تجد
 اور اگر تو کہی کہ کافر تمہارے ہی پیش پہرہ ہو ویکلی حاکم نہ ہو گا کہ رسم ہی اللہ کی جو چلی ہی آتی ہی اور نہ تو کہی کہ
 لسنة الله تبدلوا وهذا خطاب للمؤمنين الغاثين بمحقات الايمان ظاهر وباطن وقال الله تعالى
 رسم اللہ کی چلتی اور یہیہ خطاب اولن مؤمنوں کو ہی جو حقائق ایمان پر ظاہر و باطن میں قائم ہیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے
 والعاقبة للمتقين والمرد بالعاقبة في الدنيا قبل الاخرة لانه تعالى في سورة الاحزاب في قوله تعالى
 اور آخرت ہی کی شد و اولن کا اور مراد عاقبت ہی دنیا کا انجام ہی آخرت ہی پہلی اسکی کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو سورۃ اعراف میں موسیٰ بنی علیہ السلام کی
 قال موسى النبي عليه السلام ليقبه استعيتوا بالله واصبروا وان الارض لله يومئذ من يشاء من عباده
 رہائی قدم کی بیان فرمایا ہی مددگار اسکی اور ثابت و پور میں ہی اللہ کی اسکا وارث کہیہ جسکو چاہی اپنی بندوں میں سے
 والعاقبة للمتقين بل في صورة هود عقيب قصته نوح النبي عليه السلام ونصرة على قومه
 اور آخرت ہی کی شد و اولن کا بلکہ ایسی سورہ ہود میں بعد قصہ نوح علیہ السلام کی اور ہی قوم پر نصرت کر فرمایا ہی

[illegible]

صلا حامتسا ولا يترجم احد من على الاخر الا بانماز الهوى ولا كلبا على الشيطان وادبنا لغة الهوى ولا اعراض
 بانه يركبوا نيب كود سرى به غلبه بينهم برتا مكر اعجاب بهيرى الهوى اودى شيرت بر اودى اركى في ايا اعتبارها لغت وركى اودى شيرت
 عن الشيطان فان الانسان اذا اتبع مقتضى الشهوة والغضب يظهر تسلط الشيطان على قلبه بزماسة الهوى كيصير
 منه سبيروى كركب سانشان جبه شيرت اودى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت
 قلبه عن الشيطان ومقره لكون الهوى رعى الشيطان وقرعه واذاجاهد نفسه ولم يتبع مقتضى الشهوة و
 شيطان كاصبى اودى مقام هوى كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت
 الغضب يكون قلبه مستقر المثلثة وهم يطمحون كالمالم يكن قلب من القلوب خاليا عن الشهوة والغضب والحرص
 عنسب كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت
 والظلم وغير ذلك من الصفات البشرية المنسوبة عن الهوى كيرتصن ان يوجد قلب خال من ان يكون فيه
 اودى مقام هوى كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت
 للشيطان جو كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت
 كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت
 فيه يعلم ان كان فيه من قبل ان كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت
 قرتى على حاق بهيرى كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت
 فن كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت
 سوسيا اودى كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت
 كثيرة والشيطان يريد ان يدخل فيه من كل باب ويكده ويستولى عليه ولا يترك العبد من حفظه ولا
 اودى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت
 يقدر على حفظه الا بحراسة ابوابه وسد اخله ومواضع ثمره وابوابه وادخله الصفات المذمومة
 اودى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت
 فليس للادنى صفة من صفات المذمومة الا وهى قوت من اقوات الشيطان وسد من اسلحه وابوابه
 سوادى كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت
 ابوابه وادخل من اخله وهذه الابواب والمداخل كثيرة بعضها ظاهرة وبعضها غامضة وكما
 من كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت
 مفتوحة للشيطان وليس للمالك فيه الا باب واحد وقد يلبس ذلك الواحد بهند لكثير فالعبد فيه مثالا
 كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت
 مثال المسافر الذى بقى في بادية كثيرة الطرق غامضة السالك في ليلة مظلمة فلا يركب الا بعين بصيرة و
 جيسى مسافرتها بجول من جهان خارجة يركب كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت
 شمس مشرق والورد بعين البصيرة ههنا اهل العقل المصطفى بالتقى والمراد بالنفس المشرقة هو العلم المستفاد
 سورج كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت كركبى شيرت
 كتاب الله تعالى وسنة رسوله اذ هما يعلم غوامض طرقه وابوابه وادخله الصفات التى يدخل منها فى القلب الا فراض
 كتاب الله وسنة رسوله اذ هما يعلم غوامض طرقه وابوابه وادخله الصفات التى يدخل منها فى القلب الا فراض

اتقی المسلمان بسببها فالقاتل للمقتول في النار قيل يا رسول الله هذا القاتل فبا بال المقتول قال لا نه لمراد
 دوستان خود را بیکدیگر مقابل هر که این تر قاتل مقتول و در جهنم می رسند و حق با حق است و قاتل مقتول کی می خطای فرموده است که در جهنم
 ان یقتل صاحبها و هذا نص فی کون المقتول من اهل النار بجملة الامارة مع انه قتل مظلوما فكيف لا یولخن
 تر و اگر کسی قتل یا بستاند او را به صاف بیان می کند که قاتل و مقتول هر دو در جهنم می افتند و در جهنم می گیرند و اگر مقتول را بخورند
 العبد بالنية والعزم و کون ایدخل تحت اختياره فهو موافق له لان لا یكفره بحسنة ونقض العزم بالندم حسنة
 بزرگوار و جرات اختیار می کند و موافق است با او و اگر عفو کسی حسنه است که او عفو کند تا مسامحه می تواند باشد
 فلان لا یکتب حسنة و ما فوات المراد بعائنی فلیس بحسنة فلان لا یکتب حسنة فی قولن من العبد فكيف لا یولخن
 پسندیدنی است که با او ایام او را کاملاً فرستد و کسی را نه می رسد به حسنه و عفو می کند و اگر عفو می کند باید که عفو می کند
 العبد بعمل القلوب و الذکر العبد و المرید و الحسد و النفاق و حيلة الخبائث من اعمال القلوب و قد قال الله تعالی
 و ما قال غریب یعنی کفر اور غریبی اور یا اور کینه اور نفاق بر که بر مقتول و نه او را شایسته تمام اعمال قریب این او را نه شای قریب این
 ان السم و البصر القواد کل اولئك كان عنه مسئلة فانه تعالی اخبرنا فی هذه الاية ان العبد بكل واحد نقص
 بیک که کان او را کینه اول ان سبکی او می بود چه بزرگ بیک که الله تعالی می فرستد که من به چیزی می گوید که می بویض هر چه خوشی
 تلك الاعضاء یكون مسئلة عنه فیما یدخل تحت اختياره مثلاً و قد بصره علی بحر غیر اختیاره که او را بخورند و نه
 جویان اختیار این بد چه هر که شایسته است که کسی چه بد می اختیار می نماید و ترانس بر که بر مقتول و نه او را شایسته تمام اعمال قریب این او را نه شای قریب این
 النظر فان اتبنا نظره ثانية یكون مؤخذاً فی هذه النظر الثانية لكونه مختاراً فیما یولخن لك خاطر القلوب و قد
 نگاه می ترانس نگاه ثانی که او را موافقه هر دو نگاه بر که بر مقتول و نه او را شایسته تمام اعمال قریب این او را نه شای قریب این
 هذا المعنی بل القلب اولى بالمواخذه لانه الاصل فان من حکم قلبه بشئ و كان مختطفاً فیهِ یصده عن ربه ان خیر
 را بهی بیک دل بر موافقه اولی که کینه سبکی اصل می بیک حکمی دل می بویض که بر عزم می نماید و اگر عفو می کند باید که عفو می کند
 فغیر ان شرافتر من ظن انه متطهر حصصاً و صلواتاً ثم انکر ان یکن غیر متطهر یکن مثلاً با بفعله و ان
 او را که بهی تو بهی جویان که کینه می بیک که بر مقتول و نه او را شایسته تمام اعمال قریب این او را نه شای قریب این
 تركه انهم تذکره معاً فبما یترکه و من و جد فی فرشته اواره فظن انها امراته فوطئها بعد الطن لا یكون حاصیاً بوطئها
 یون بهی ترک که بهی را و اما تو را چه و ترانس نگاه بر که بر مقتول و نه او را شایسته تمام اعمال قریب این او را نه شای قریب این
 وان كانت اجنبیه و ان ظن انها اجنبیه فوطئها بعد الطن یکن حاصیاً بوطئها و ان كانت تزوجه کل ذلك بالنظر
 اگر چه غیر عورت به او را اگر عورت بهی خیال می نماید که بهی را و اما تو را چه و ترانس نگاه بر که بر مقتول و نه او را شایسته تمام اعمال قریب این او را نه شای قریب این
 الى القلب و ان الجوارح فان الوست و انما تكون مرفوعة من هذه الامه انما یبلغ مرتبة العزم فاما اذا بلغت تلك المرتبة
 دل که بهی جویان بهی ترانس نگاه بر که بر مقتول و نه او را شایسته تمام اعمال قریب این او را نه شای قریب این
 فلا تكون مرفوعة بل یولخن بها العبد فی علیه ان یفرضا بالندم و لا تستغفار حتی یقبل حسنة و لا یکره ان
 تو بهی ترانس نگاه بر که بر مقتول و نه او را شایسته تمام اعمال قریب این او را نه شای قریب این
 الشیطان مستویاً علی لکة القلب و یخبر العبد و عن الذی حکاه الله تعالی عنه حیث قال ابن اخرقن الى
 شیطان در کین عقلت بر غالب جویان او را لعین و چنانچه او را که حکایت می کند که شیطان می گوید که تو را که عقلت بر غالب جویان
 یوم القیمة لا تحتک ذمته لاقبله و لو عنی انک ان اخرقن حیالی یوم القیمة لا یتود ثم حیث فانشئت و
 قیامت کی در آن که تو را که او را که عقلت بر غالب جویان او را لعین و چنانچه او را که حکایت می کند که شیطان می گوید که تو را که عقلت بر غالب جویان

لاستين عليهم استيلاء مقربا لا قليلا منهم وهم الخالص من عبادة الصالحين وهذا كقول العبد المذنب
او غير خاب بالذنب المذنب
ثم كبره شوقه الى جوارحه بندي مخلصه على يدي
الرب يسوع المسيح
في الارض ولا غيوبهم اجعين وانسحق العبد حصل هذا المطلب له مع ان له لا يعلم الغيب استدلالا بما روي
وكما سار من ذلك ان كان من بين ادم الى كبره شوقه الى جوارحه بندي مخلصه على يدي
الرب يسوع المسيح
فهم من كون مبدء الشر متعديا او مبدء الخير واحد الذي نفس الانسان قوة بصيغته شبيهة بقوة سبعة
كما ينبغي ان لا يردى في سبب ما في ادم مبدء الخير كالمبدء الذي نفس من قوت يدي شوقه الى جوارحه بندي مخلصه على يدي
الرب يسوع المسيح
غضبية وقوة رهيبة شيطانية وهذه الثلاثة مستوية عليه من اول الخلق لعلية له الى الشر وبعد هذه
اورسب شيون قوت يدي شوقه الى جوارحه بندي مخلصه على يدي
الرب يسوع المسيح
الثلاثة فيه قوة عقلية ملكية وهي ان كانت طاعة الى الخير لكنها انما تكل بعد استيلاء الثلاثة اول على القلب
من كبره شوقه الى جوارحه بندي مخلصه على يدي
الرب يسوع المسيح
فما لم يزل العبد في ذلك علم ان ما يورده يمكن حصوله فان الشهوة والغضب قد ينقادان للانسان انقادا تاما
بهمج يدي من يدي شوقه الى جوارحه بندي مخلصه على يدي
الرب يسوع المسيح
فيمسك على طريقه الذي يسلكه ويحسب ان في سفره الذي هو جسد له وقد يستصيان عليه استصيان
جسد استصيان جسد يدي شوقه الى جوارحه بندي مخلصه على يدي
الرب يسوع المسيح
ولم يزل حتى يملكه ويستعبده فقيه هلاكه وانفكته عن سفره الذي به وصل الى السعادة الابدية فبقي له
او يردى في سبب ما في ادم مبدء الخير كالمبدء الذي نفس من قوت يدي شوقه الى جوارحه بندي مخلصه على يدي
الرب يسوع المسيح
ان ليستعين عليه بالعقل وان ترك الاستعانة به واسطاع على نفسه هلاكه كالبشره خسرنا عظيما
الاستعانة كقولنا قد يتركنا في سبب ما في ادم مبدء الخير كالمبدء الذي نفس من قوت يدي شوقه الى جوارحه بندي مخلصه على يدي
الرب يسوع المسيح
ذلك حالنا كذا الخلق فان عقولهم صارت مسخرة لهم في استنباط الخليل للقضاء الشهوة وكان من جملتهم ان يكلوا
كثير من يدي شوقه الى جوارحه بندي مخلصه على يدي
الرب يسوع المسيح
شبههم مسخرة لعقولهم في استنباط الخليل للعقل فان المزمع قد يقع في قلبه خاطر الهوى فيدعوه الى الشر فلو قلنا
او يردى في سبب ما في ادم مبدء الخير كالمبدء الذي نفس من قوت يدي شوقه الى جوارحه بندي مخلصه على يدي
الرب يسوع المسيح
خاطرنا ان يمتنع عن الشر ويدعوه الى الخير فينبعث الشيطان الى نصرة خاطر الشر فيقع في دائرة الهوى فيحسن القتم
خودنا في سبب ما في ادم مبدء الخير كالمبدء الذي نفس من قوت يدي شوقه الى جوارحه بندي مخلصه على يدي
الرب يسوع المسيح
والاستعانة بمبدء النفس فينبعث العقل الى نصرة خاطر الخير ويوجه النفس فيقيم فعلها وينسحب الى الخير
عيشا وحييا كبره شوقه الى جوارحه بندي مخلصه على يدي
الرب يسوع المسيح
يشبه ما باليه في هجومه على الشر وعدم كثر انشاها بالعواقب فيميل النفس الى منفع العقل فيميل الشيطان على النفس حلقه و
الشره كبره شوقه الى جوارحه بندي مخلصه على يدي
الرب يسوع المسيح
يقول له انا لا تستعين عن هلاكه وهل يوجد احد من اهل عصره يشك في هلاكه هو اما ان كان له ان لا
يتركها ليه في سبب ما في ادم مبدء الخير كالمبدء الذي نفس من قوت يدي شوقه الى جوارحه بندي مخلصه على يدي
الرب يسوع المسيح
يخترن عن الهوى ولو كان شره لا متنعوا عنه افتكره ملاذ الدنيا لا يمتنعون بها وتبقى عندهم انفسهم على
عيش في سبب ما في ادم مبدء الخير كالمبدء الذي نفس من قوت يدي شوقه الى جوارحه بندي مخلصه على يدي
الرب يسوع المسيح

اهم الذين كانوا قبله فلا يوجد في كل قبيلة منهم الا الواحد والاثنتان على الا يوجد واحد منهم في القبائل والبلدان
 سيرة وتكرار من موته حتى سوره قبيد من بين سواك ما ذكر في سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم
 كما كان كذلك في اول الاسلام وفي حديث اخر انهم الذين يصلون اذا قعد الناس لعنى اثمهم قوم صلحوا عالمي بالسنه
 جبريل اسلمهم من بين سوره قبيد من بين سواك ما ذكر في سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم
 في من خالف الناس في حديث اخر انهم الذين يصلون اذا قعد الناس بعديك من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم
 من بين سوره قبيد من بين سواك ما ذكر في سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم
 المعبوطون ولقتلهم في الناس من سوره قبيد من بين سواك ما ذكر في سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم
 سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم
 ما قعد الناس من السنه وهو على القصر بهم القائلون في سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم
 حاوره لكونه في سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم
 في اخر الوطن ولذلك وصفوا بالعرفه لقتلهم كما جاء في بعض الروايات انهم قوم صلحوا قتلهم في سيرة النبي صلى الله عليه وسلم
 بعضهم اكثر من بعض في سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم
 من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم
 الفضل العظيم للعرفه لقتلهم في سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم
 فضل النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم
 عليه الناس في هذا الزمان من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم
 حاله في سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم
 واصحابه ودعاهم اليه وقد عرفنا من المنكرات في سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم
 اوروكي اصحابه في سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم
 عليهم بحيلهم ورجلهم في سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم
 الذي سوره اوروكي في سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم
 الفساد عقائدهم في سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم
 من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم
 فهو غريب في امره وداؤه في سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم
 كونه تم امور دينه في سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم
 على الاثم والعدوان في سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم
 كما هو في سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم
 بين دعاه الى البدع والضلال في سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم
 من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم
 ياتي على الناس في هذا الصار فيه من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم
 وكونه في سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم من سيرة النبي صلى الله عليه وسلم

الذين كانوا قبله فلا يوجد في كل قبيلة منهم الا الواحد والاثنتان على الا يوجد واحد منهم في القبائل والبلدان

والتسعون في بيان نعمة الصحة والفراغ وميان مغيبات صاحبها قال رسول الله صلى الله عليه

وسلم نعمتان مغيبتان فيهما أكثر من الناس الصحة والفراغ هذا الحديث من صحاح المصنفين في أن عباس

ومعناه أن الصحة والفراغ نعمتان عظيمتان لكن لا يعرف كثير من الناس قدرهما إذا ما وافقهما حيث لا يعلمون

الصالحات ولا يتبين أن يوم الممات فإن الإنسان في حال صحته لا يقدر على كسب الخيرات ببدنه وماله

وإذا مرض يضعف ببله عن العمل ويقصر به عن ماله فيما أراد على الثالث فلا يقدر على الطاعة ببدنه ولا على

القصر في ماله إلا مقدار الثلثة فينبغي له أن يفتنم صحته ويجتهد في التماس الخير ببدنه وقوله وكذا في

حال فراغ يقدر على الطاعة ببله ما لم يزدل الفراغ بالاستشغال بغيره المانع فلا يقدر على الطاعة فإن

الإنسان قد يكون صحيحا لكن لا يكون متفرغا بل يكون مشغولا بغيره العايش وقد يكون مستغنيا لكن لا يكون

صحيحا فإذا اجتمع فيه الصحة والفراغ فغلب عليه الكسل عن الطاعة فهو مغيب بآتيان ذلك أن الدنيا دار

الآخرة وغيرها القيامة التي يظهر فيها الآخرة فمن استعمل فراغه وصحته في طاعة الله تعالى فهو النجاة لأن

الفراغ يعقبه الشغل والصحة يعقبها السقم ومن استعمل في الصحة مع نفسه الإدارة بالسوء المخالفة إلى الراحة

فترك المحافظة على الخرد والمواظبة على الطاعات يكون مغيبا وإن كان ذلك إذا كان فارغا فإن المشغول قد يكون

له معدلة بغيره الفناء إذا تفرغ عنه الدوام وقد يعجز عليه الحجة فينبغي له أن يفتنم فراغه ويسعى في

تحصيل الأعمال الصالحة ولا يضيع عمره فيما لا يعنيه فإن كل نفس من أنفاس المرحومة تفتنم لخالقها

صالحا لأن توصله إلى السعادة لا بد ويتفقد من شقاوة المرحوم في نفس من هذه الجهرمة فإذا ضاع

في الغفلة وقد حشر خيرا عظيما وإذا صرنا إلى المعصية فقد هلك هذا المبدأ فإن علم الإنسان مبدل أن الأعمال

توزن في يومها أو بنائها أو بغيرها كونه من كماله

أو بغيرها كونه من كماله

أو بغيرها كونه من كماله

أو بغيرها كونه من كماله

أو بغيرها كونه من كماله

أو بغيرها كونه من كماله

أو بغيرها كونه من كماله

أو بغيرها كونه من كماله

أو بغيرها كونه من كماله

أو بغيرها كونه من كماله

أو بغيرها كونه من كماله

أو بغيرها كونه من كماله

أو بغيرها كونه من كماله

أو بغيرها كونه من كماله

صوته من لآل من فضل الله تعالى من هذا الطير لأن من استحب الحق الدنيا ورضيها أو الخصال
 جوده الذي حواسه تعالى في دنياه كاستبصار كبرياي الذي في حوزته كمن في الدنيا ورضيها أو الخصال
 من حيث لا يشاء سوى الله تعالى ولم يكن محبة لله تعالى ولا كونه معياله على طاعة الله تعالى يحصل
 له سوى الله كمن في حوزته كبرياي الذي في حوزته كمن في الدنيا ورضيها أو الخصال
 له به الضمير سواء ظفريه أو لم يظفر فانه ان لم يظفر به يعيش نفسه ولا يستريح من التعب وان ظفريه
 ما من به كمن في حوزته كبرياي الذي في حوزته كمن في الدنيا ورضيها أو الخصال
 يكون ما حصل له من لآل من قبل حصوله ومن المحقق عليه بعد فاته ما حصل له من اللذة والنعمة
 قديمة من قبل ما حصل له من لآل من قبل حصوله ومن المحقق عليه بعد فاته ما حصل له من اللذة والنعمة
 العبد كل حظ من حظ الدنيا وكل لذة من لذاتها ومضي عمره عليها ولم يسمع في تحصيل سعادة الآخرة فيصير
 ونحوه كمن في حوزته كبرياي الذي في حوزته كمن في الدنيا ورضيها أو الخصال
 عند من تكلم له لم يظفر بشيء من حظها ولذاتها وتعود تلك الحظوظ واللذات حثاياه ويصير معدبا
 كمن في حوزته كبرياي الذي في حوزته كمن في الدنيا ورضيها أو الخصال
 بنفسه فكان منه ما به من جهتين من جهة قوته مع شدة تعلق قلبه به ومن جهة عدم حصول ما هو انفع له
 كمن في حوزته كبرياي الذي في حوزته كمن في الدنيا ورضيها أو الخصال
 وادوم في الحبس لا يحصل يغوث عنه والحبس الاعظم لا يحصل له فهذا اول ما يلحقه عقوبته من
 العذاب فينزل في النار لان الحبس ليس بعدم مضي وقته بل هو مفارقة الدنيا ووقته من حلال الله تعالى
 لا يبقى مع العبد عند الموت الا حشيان العلم والعمل وهما للعبد من الخيرات والباقيات الصالحات وبوصلاته
 الى الله تعالى والى لذة لقاءه وهذه هي السعادة التي تجعل السعادة الموت وتضمير قربة روضة من مباحث
 الجنة الى ان يدين في الجنة والجنة العلم بالله تعالى وصفاته وقبالة وملكته وكتبته ومنازل
 ما يجلب له من الاعتقادات فلهذا العلم والكراد بالعلم العبادة الخاصة لوجه الله تعالى الموافقة لكتابات
 الله تعالى ومنه نرى ان العلم والعمل لا يحصل الا بمبقاء البدن وحسنه وبقائه وحسنه ولا يستعجل
 بالفتور واللباس فليس كل من يتأخر الى مسابغ القدر الذي لا بد منه من هذه الثلثة ان اخذ
 العبد من الدنيا الآخرة لا يكون من ابتغاء الدنيا بل يكون الدنيا في حقه مفرقة والآخرة فان الدنيا والآخرة
 اقترن كمن في حوزته كبرياي الذي في حوزته كمن في الدنيا ورضيها أو الخصال

الحديث انما لحلية اهل النار ويصح على ما ذكره البلال في مختصر الاحياء انه عليه السلام كان يكره الطعام الحظن
 كسنة زود وشون في زهوره ^{اور ما فوق بيان على} مختصر الاحياء من ثابت بن كبري عليه السلام كرم الله وجهه ما كرهه ما جازى
 ويقول ان الله تعالى اوجدها لنا من هذه الدخان اولي بالكراهة ^{اور ما فوق بيان على} مختصر الاحياء من ثابت بن كبري عليه السلام كرم الله وجهه ما كرهه ما جازى
 اور ما فوق بيان على مختصر الاحياء من ثابت بن كبري عليه السلام كرم الله وجهه ما كرهه ما جازى
 الا احببوا سنة الكفار الذين اخرجوه واطهره في بلاد الاسلام توصل الى اضلال اهل الايمان كان باعثا للعاقل
 كبريه سوسه اور فوق طريقه كذا في جنون في ايجاد الله واسوسه من صلايا تاكيد ايمان واولون كما شرع بهوي فتبا على عاقل في واطي استعجاب كبريكو
 على اجتنابه واما غرضه انكاه بل لا يمكن في استماعه الا تسويل الشيا بولا ذلك وكراهة الرجم ولا نسيان كان
 بذا بحث بنا اور اختياره كذا في سوسه ما في تاكيد كذا استحال من كبريه سوسه سوسه في كبريون اور من كبري اور سوسه سوسه كبريه
 من اج العاقل عن استماعه لكن اكثر اهل الزمان طابعهم جامدة صعبة لا تقبل الا لتدنا الى ما لا يعنيه من نفع
 عاقل في استحال كبري سوسه سوسه سوسه سوسه سوسه سوسه سوسه سوسه سوسه سوسه سوسه سوسه سوسه سوسه سوسه سوسه سوسه سوسه
 لا يقبلوا وان علموا انهم يعلمون فهموا وان فهموا لم يعلموا ولم يعلموا فهموا وان فهموا لم يعلموا فهموا وان فهموا لم يعلموا فهموا
 اور اگر سوسه
 لا يتخذ وسيله وان يرأس سبيل النجى من هذه سبيل ليس الله تعالى علاما في الرضا به بلطفه وفضله وكرمه
 وه من سوسه
 المجلس السابع والتسعون في بيان لزوم ترك ما لا يعنيه من القول والفعل قال رسول الله صلى
 ستون مجلس اسر بيان من كبريه سوسه
 حلية وسلم من حسن اسلام المرء تركه ما لا يعنيه هذا الحديث من خسان المصاير مراد به مرة وقعناه ان
 سوسه
 اسلام الرجل لا يكون كاملا وحسنا الا اذا ترك ما لا قال ولا فعل ما لا منفعة فيه اصلا ولا في الدنيا ولا في الآخرة
 من كبريه سوسه
 واما لا منفعة له فيه اصلا الدخان الذي ظهر في هذا الزمان من قبل الكفرة العدة لاهل الايمان وابتنى
 اور سوسه
 بینه كذا في كذا نام من الخواص في احوال الفرق الحادى عشر بصارفة عظيمة على عامة البشر
 سوسه
 اذ شئتوا وله في البلدان بين الرجال والنساء والصبيان فلم على علماء الدين بيان حكمه للسليمان هل يحل استعمال
 سوسه
 ام يحجب اجتنابه فاستعملوا في الباب يقول لكم في هذا الباب قد كثر فيه الاقاويل والخلاف الذي عليه التعويل ان
 سوسه
 الفعل الاختيارى الصادر عن المكلف ان لم يرتب عليه فائدة دينية او دنيوية فهو اثم بين العبث واللعب
 فعل اختياري جو عاقل بالغ في صادر بهر تاثير اگر توسع كذا فائدة دين كا واما كذا بهر كذا تفصيل بهر كذا كبري سوسه
 في كتب الفقه يفرق بين هذه الثلاثة لكن لا بد من الفرق لطيف بعضها على بعض الفرقان وهو على ما ذكره
 سوسه
 كبري سوسه
 بعض

بعض الفحول كان حقيقا بالقبول ان العيش النفع الذي ليس فيه لذة ولا فائدة وأما الذي فيه لذة بلا فائدة
بعضها كان يبرأ من قبلت كي يبرأ من كسبه وفعله من غير ان يبرأ من كسبه فانه هو وذلكت اورب من كسبه من زنت هروى بالامانة
فهو لعب ومثله الله والهوان في زيادة خط النفس بحيث تشغل به عما يهيها ولكن حرام لانهم لم يذكروا في القرآن
توجب بروتها في الدنيا الهوان في الدنيا ليس كسبه من كسبه فانه هو وذلكت اورب من كسبه من زنت هروى بالامانة
الا على طريق النعم فلما علم حرة هذه الثلاثة علم حرة استعمال الدخان لدخوله اذ في اللعب في الهوان وفي
جوانا في سوطه بروتها في الدنيا الهوان في الدنيا ليس كسبه من كسبه فانه هو وذلكت اورب من كسبه من زنت هروى بالامانة
العيش بل هو اللعب انساب لخلع عن اللذة التي في اللعب للهوان الهوان لان يستلزم نفوس بعض المستعملين له
عشمة في كسبه في زيادة تروا سبب في كسبه من كسبه فانه هو وذلكت اورب من كسبه من زنت هروى بالامانة
بستويل شيطاني فيجسد بدخل في اللعب للهوان في الدنيا الهوان في الدنيا ليس كسبه من كسبه فانه هو وذلكت اورب من كسبه من زنت هروى بالامانة
لذت حاصل هو في يد هوان لعب للهوان في الدنيا الهوان في الدنيا ليس كسبه من كسبه فانه هو وذلكت اورب من كسبه من زنت هروى بالامانة
الربوبية ايضا لانه لا يصح لشي من الغدا والذواء اصلا بل هو مضر لا تفاقا لذواءه علان مصلح الدخان مضر
طاني في كسبه من كسبه فانه هو وذلكت اورب من كسبه من زنت هروى بالامانة
قال ابن عسكنا في الدخان والقمام لعاشق ابن ادم الف عام وقال جاسوس ليجتنبوا ثلاثة وعليكم بالربوبية ولا حاجة
يتبع ابن عسكنا في كسبه من كسبه فانه هو وذلكت اورب من كسبه من زنت هروى بالامانة
لكم الى الطبيب اجتنبوا الدخان والغبار والذئب والسم والحلوى والطبيب والحمام وذكر في القانون ان جميع
في كسبه من كسبه فانه هو وذلكت اورب من كسبه من زنت هروى بالامانة
اصبا الدخان نجف في كسبه من كسبه فانه هو وذلكت اورب من كسبه من زنت هروى بالامانة
هذا الدخان نجف في كسبه من كسبه فانه هو وذلكت اورب من كسبه من زنت هروى بالامانة
في كسبه من كسبه فانه هو وذلكت اورب من كسبه من زنت هروى بالامانة
النفس عن حقوق الضم وقد ذكر في نصنا الاحتساب ان استعمال المضر حرام فان قبل بعض الأطباء قد يعالجون بعض
اورب من كسبه من كسبه فانه هو وذلكت اورب من كسبه من زنت هروى بالامانة
الارض بعض اصناف الدخان ويشاهدون نفعه فكيف يصير المنع عن استعمال جميع اصنافه فالجواب انهم يعالجون
بما يرون كالحلوى في كسبه من كسبه فانه هو وذلكت اورب من كسبه من زنت هروى بالامانة
بالحلوى في كسبه من كسبه فانه هو وذلكت اورب من كسبه من زنت هروى بالامانة
والاستفاد من تجفيفه ايضا وجب المنع عن هذا الدخان فالجواب ان حله لا يستعمله في جميع احوال في معرفة ذلك من طبيب
ورب في كسبه من كسبه فانه هو وذلكت اورب من كسبه من زنت هروى بالامانة
حاذق عارف بالافرنجة والقر الذي ينفع به ولا فائدة في عدم عليه حرام مطلقا لوقوع الزنود بين الصلاة وعدمها فان
عزوا ان كسبه من كسبه فانه هو وذلكت اورب من كسبه من زنت هروى بالامانة
الوزن من استعماله قد اختلفوا فيه فذهب من قال البضرة وذهب من قال بدم خبزه وذهب من يشك فيه لكن
عاش ارك حرة في الدنيا الهوان في الدنيا ليس كسبه من كسبه فانه هو وذلكت اورب من كسبه من زنت هروى بالامانة

المودة في زواجهما استطاعت وتكون معطرة مستظفة في نفسها ومستعدة في الاحوال كلها لاستمتاع الزوج
 خاتمة من ياب خارجها كبرى اورخوشو ادبانه من ادم وقت خاتمة كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى
 بها حتى شاء وتكون قاعدة في قعرها ملازمة لغيرها من حين ذلك اليه الى ان توفى الى القبر ولا يخرج من يدها
 اورخوشو كبرى اورخوشو كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى
 الا باذن من زوجها واذا خرجت باذنه فخرجت خفية في هيئة مشرقة وتطلب الواضع الحالية دون الشوم والاسواق
 به جاك كبرى اورخوشو كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى
 ولا يخرج عطره متبرجة ولا تتخذ مع رجل في الطريق كما روي ان عمر بن الخطاب مع رجل يتخذان في الطريق
 اورخوشو كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى
 فصر بها باليد فقال رجل يا امير المؤمنين هي امي فقال له عمر لو كانت امك فلهم بدخلها في بيتك
 سورودو كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى
 حتى يتصل احد في الطريق ولا يخرج الى الحمام وان اذن لها فخرجها كما روي عن عائشة انه عليه السلام قال للحمام
 خاتمة كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى
 حرام على نساء امتي فان اقتضت الضرورة الى الخروج الى الحمام لعذر من الجن والانس بشرط ان تدخل في منزله
 مير امي كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى
 فيه احد من النساء مكشوفة العورة ولا يخرج بزيئة فاذا لم يوجد احد من هذه الشروط لم يخرج الى الحمام
 عورت كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى
 ولكن لا يصل لها الخروج الى المقابر ما ذكر في نصاب الاحتمال ان القاضي سئل عن جوارح المدة الى المقابر فقال لا
 اورخوشو كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى
 تس عن الجاني في مثل هذا وانما سئل عن مقدار المعقبات من الجن فانما لها ان تخرج كانت في لينة الله
 اورخوشو كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى
 وملئته واذا خرجت تحفها الشياطين من كل جانب واذا زلت القبر بعين امرئ الميت واذا رجعت كانت في
 لينة الله تعالى وملئته حتى توفى الى منزله او الى اخيرا انما اخرجت الى مقبرة يلعبها ملكة السموات
 اورخوشو كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى
 ولا مريضين السبع وتبش في لعنة الله تعالى واما المرأة دعيت للميت فخرجت من بيتها يعطيها الله تعالى
 اورخوشو كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى
 ثواب حجة وعمر وعن سلمان والي هريرة انه عليه السلام ذات يوم خرج من المسجد فوقف على باب دار فأتته
 اورخوشو كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى خاتمة كبرى
 فاطمة فقال لها من اين جئت قالت خرجت من منزلة فلانة التي هانت فقال عليه السلام هل ذهبت
 آبي فريما تركها سي آبي عرق كذا في عودت جودتي آبي او كذا آبي آبي
 فبها قالت معاذ الله افعلا بعد اسمعت منك واسمعت فقال عليه السلام لو نزلت قبرها لم تر حتى اشبه بالجن
 عرق كذا في عودت جودتي آبي او كذا آبي آبي

فيه اعرجاج لا يستطيع احده ان يقيمها او يفرها عما خلقت عليه فلا ينكر اعرجاجها لانها من ابتداء خلقها
 كجسمين من جسمين ينفصلان بين يديها كذا في رواية اخرى ينفصلان بين يديها كذا في رواية اخرى ينفصلان بين يديها كذا في رواية اخرى
 واصل فطرتهما كركب فيها الاعرجاج فلا يمكن الاستغناء عنها الا بعد انما والصدور على مجموعها بالاولوس عتبت ان تقبيلها
 ارض فطرته عتبت عتبت في ذات من كذا في رواية اخرى ينفصلان بين يديها كذا في رواية اخرى ينفصلان بين يديها كذا في رواية اخرى
 وتجعلها مستقيمة في انفسها اذ قولها لا يمكنك الاستغناء عن يديها كذا في رواية اخرى ينفصلان بين يديها كذا في رواية اخرى
 ردت كذا في رواية اخرى ينفصلان بين يديها كذا في رواية اخرى ينفصلان بين يديها كذا في رواية اخرى
 المحذوثة حال النساء في ابتداء خلقهن ازم للرجل حسن المعاملة معهن وحرية حقنهن ولا نفاق عليهن لغزو
 كذا في رواية اخرى ينفصلان بين يديها كذا في رواية اخرى ينفصلان بين يديها كذا في رواية اخرى
 اذ قال الفقهاء يجب على الرجل نفقة زوجته سواء دخل بها او لم يدخل بها وسواء عسلها او ذميمة او فقيرة او غنية
 او سوية او فقيرة كذا في رواية اخرى ينفصلان بين يديها كذا في رواية اخرى ينفصلان بين يديها كذا في رواية اخرى
 لان غناها لا يبطل حقها في النفقة سواء كانت كبيرة او صغيرة قابلة للوطى وان لم تكن قابلة للوطى لا يجب عليه
 اسلم كذا في رواية اخرى ينفصلان بين يديها كذا في رواية اخرى ينفصلان بين يديها كذا في رواية اخرى
 نفقةها والنفقة الوجبة الطعام والكسوة والسكنى على من يشاء ان ينفقها له فاسالت عن النفقة فقال هي الطعام
 كذا في رواية اخرى ينفصلان بين يديها كذا في رواية اخرى ينفصلان بين يديها كذا في رواية اخرى
 والكسوة والسكنى اما الطعام فالدينق والماء والخطير والماء والذهن فان قالت المرأة لا اجبر ولا اخبر قال قاضيا في
 كذا في رواية اخرى ينفصلان بين يديها كذا في رواية اخرى ينفصلان بين يديها كذا في رواية اخرى
 فتاواه لا تجبر على البخل والخير بل على الرجل ان ياتيهما بطعام فمعهما او ياتيهما من يعطيهما على البخل والخير هذا في القضاء
 كذا في رواية اخرى ينفصلان بين يديها كذا في رواية اخرى ينفصلان بين يديها كذا في رواية اخرى
 اما في الديانة فيجب عليها ان تغسل كل خذعة في داخل الدار من البخل والخير وغسل الشارب وغيره حتى لو لم تغسل شيئا
 كذا في رواية اخرى ينفصلان بين يديها كذا في رواية اخرى ينفصلان بين يديها كذا في رواية اخرى
 منها تكون اثمة وان لم تجبر عليها وان كان لها خادم يجب على زوجها نفقة خادمها ان كان الخادم يطبخ ويغسله فان نفقة
 كذا في رواية اخرى ينفصلان بين يديها كذا في رواية اخرى ينفصلان بين يديها كذا في رواية اخرى
 في مقابلته خادمة او ذميمة لا يطبخ له ولا يغسله عليه نفقة بخلاف المرأة فان نفقة اليست في مقابلته الخدم بل في
 كذا في رواية اخرى ينفصلان بين يديها كذا في رواية اخرى ينفصلان بين يديها كذا في رواية اخرى
 مقابلته الاحتماس فقد حبست نفسها حتى زادها فكانت نفقتها على زوجها وبقي ان يوسع عليها في النفقة اذ اوسع الله
 كذا في رواية اخرى ينفصلان بين يديها كذا في رواية اخرى ينفصلان بين يديها كذا في رواية اخرى
 تعالى عليها ويعتدل فيها بالانفة ولا استغناء اذ قال الله تعالى ولا تشرعوا لهم ما يطمعون عليه ان يطعمهم من
 كذا في رواية اخرى ينفصلان بين يديها كذا في رواية اخرى ينفصلان بين يديها كذا في رواية اخرى
 المحلل ولا يدخل من السوء لاجل نفقتها فان ذلك خيانة عليها لاعتقادهما ان ينفق له ان يامرها بالتصدق
 كذا في رواية اخرى ينفصلان بين يديها كذا في رواية اخرى ينفصلان بين يديها كذا في رواية اخرى
 ببقايا الطعام ولا يفسد لئلا يتركها واما الكسوة فنقدت لها من ثيابها ما يسترها من كل سنة وسترها بالدر
 كذا في رواية اخرى ينفصلان بين يديها كذا في رواية اخرى ينفصلان بين يديها كذا في رواية اخرى

في بيان قوله عليه السلام استوصوا بالنساء

[illegible]

[illegible]